بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد دوم

حصہ دوم

**نوٹ:** کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

## الجامع المسند الصحيح المختصر

## من امور رسول الله ﷺ وسنتة وايامه

المعروف

# صحيح البخاری

للامام

ابو عبد الله محمد بن اسماعيل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم (اردو)

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ


https://sunnahschool.blogspot.com

https://sunnahbookslibrary.blogspot.com

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد دوم

حصہ دوم

**نوٹ:** کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے


| نمبر شمار | ابواب | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | کتاب المناقب | 3 |
| 2 | کتاب المغازی | 181 |



https://sunnahschool.blogspot.com

https://sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ. تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

# بَابُ الْمَنَاقِبِ

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. الشُّعُوبُ. النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذٰلِكَ.

۲۰۶ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ.

۲۰۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ.

۲۰۸ ـ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ

دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہود کے سوا ایسا کوئی اور کرتا ہو اور بالوں کو اس طرح جوڑ کر گچھا بنانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (جھوٹ) کا نام دیا ہے۔ اسے غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

# مناقب کا بیان

انسان کی بزرگی تقوٰی سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے (سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)۔ اور ارشاد ربانی ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو، بیشک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے (سورۃ النساء، آیت پہلی) اور دورِ جاہلیت کے دعاوی سے کیا چیز منع ہے۔ شعوب سے دور کا نسب اور قبائل سے نزدیک کا نسب مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شعوب سے (وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ میں) بڑے قبیلے اور قبائل سے ان کی شاخیں مراد ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا، جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا، ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو پھر اللہ کا نبی یوسف سب سے معزز ہے۔

کلیب بن وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ، یعنی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ مضر سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں مضر کی

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظُنُّهَا زَيْنَبُ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

۷۱۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ.

## بَابٌ

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

اس شاخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد ہے۔

کلیب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ، میرے خیال میں جن کا نام زینب ہے، انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور لکڑی کے کھدائی والے برتنوں سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا مضر سے تھے؟ جواب دیا، اور کن میں سے ہوتے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے، جو دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی خاندان دورِ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ اور تم اچھے آدمی کو دیکھو گے کہ عام آدمیوں کو اس سے سخت نفرت ہوگی اور برے آدمی کو دیکھو گے کہ اس کے دو منہ ہوں گے۔ ایک منہ سے کران کے پاس جائے گا اور دوسرا منہ سے کران کے پاس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگ اس شان کے ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع اور کافران کے کافروں کے تابع ہیں اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، زمانۂ جاہلیت میں جو قبیلے بہتر تھے وہی زمانۂ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ تم آج اسے بہترین انسان دیکھو گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت تھی لیکن کیسی شان سے دائرۂ اسلام میں آ کر گرا۔

قرابت اور بعض اچھی بری چیزوں کا بیان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ.

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ.

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ سُمِّيَتِ الْيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ الْمَشْأَمَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرٰى الشُّؤْمٰى وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ الْأَشْأَمُ.

## بَابٌ ۳۵۶ مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا

القربٰی کی تفسیر میں مروی ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ قربٰی سے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے۔ ان کا بیان ہے کہ قریش کی کوئی شاخ (قبیلہ) ایسی نہیں کہ جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نہ ہو اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے درمیان قرابت کو تو قائم رکھو۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا۔ فتنے اس جانب سے اٹھیں گے یعنی مشرق سے اور ظلم و ستم اور سنگ دلی آدمی خیموں والوں میں ہے اور اونٹ گائے کی دم کے پاس کھڑے ہو کر چلاّتا ربیعہ اور مضر میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فخر و غرور اونی خیمے والوں میں ہے، سکون بکری والوں کے پاس ہے۔ ایمان یمن میں اور حکمت یمانی ہے۔ یمن کا نام اسی لیے یمین الکعبہ رکھا گیا ہے اور شام کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ اَلْمَشْأَمَةُ بائیں جانب۔ بایاں ہاتھ۔ اَلشُّؤْمٰى بائیں جانب ہے اَلْاَشْأَم بھی کہتے ہیں۔

## قریش کے مناقب۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی جبکہ یہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ قحطان میں سے عنقریب ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا۔ بیشک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ.

٧١٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

٧١٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٧١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ.

٧١٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ

ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ تم میں جاہل ہیں۔ پس ان من گھڑت باتوں سے بچو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں گی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی، جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلافت اس وقت تک قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے ساتھ بنی زہرہ کے چند آدمیوں کو لے کر حضور عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے سبب وہ ان کے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے آزاد کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی آقا نہیں ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے محبوب

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ. فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ؟ عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ. فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ. فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغَ.

## بَابٌ ۳۵ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ.

۲۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ. وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ.

## بَابٌ ۳۶ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ.

۲۱ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ

حضرت عبداللہ بن زبیر تھے اور وہ بھی ان کے بڑے خدمت گزار تھے۔ حضرت صدیقہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جو بھی انہیں روزی مرحمت فرماتا تو راہِ خدا میں لٹا دیتیں اور اپنے پاس جمع نہیں کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہہ دیا کہ ان کے ہاتھ کو روکنا چاہیے۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ روکتا ہے؟ بخدا میں نذر مانتی ہوں کہ اس سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ انھوں نے قریش کے متعدد افراد سے سفارش کروائی اور خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ننہال والوں سے، لیکن انھوں نے سب کو نظر انداز کر دیا۔ پس زہریوں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال والوں میں سے خاص طور پر عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ جب حضرت صدیقہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کریں۔ تو تم چھپ جانا۔ پس یہی کیا گیا۔ پھر حضرت صدیقہ کے پاس دس غلام بھیجے گئے تو انھوں نے آزاد کر دیے۔ اس کے بعد وہ برابر بھیجتے رہے۔

یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کیے جا چکے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا: کاش میں نے قسم کھاتے وقت عمل کا تعیین کر دیا ہوتا تو اسے پورا کر کے قسم سے فارغ ہو جاتی۔

## قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا، پس انھوں نے قرآن کریم کو مصاحف کی شکل میں لکھا۔ حضرت عثمان نے قریش کے تینوں آدمیوں کی جماعت سے فرمایا کہ جب کسی لفظ کے بارے میں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔

## یمن کی نسبت حضرت اسمٰعیل کی طرف ہے

بنی اسلم بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر بھی ان کے خزاعہ خاندان سے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی جانب تشریف لے گئے تو ان کے کچھ افراد کو بازار میں تیر اندازی کرتے دیکھا، فرمایا، اے بنی اسماعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے جدِ اعلیٰ بھی تیر انداز تھے اور

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں یعنی ان میں سے ایک فریق کے ساتھ پس دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا؟ تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے، ہم کس طرح تیر چلائیں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا، اچھا تیر اندازی کرو۔

## باب ٣٥٩

## نسب بدلنا سخت گناہ ہے

٢٢ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

٢٣ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ.

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے یا ایسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جس کو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے فرمائی نہ ہو۔

٢٤ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں جن کے باعث ہم حرمت والے مہینوں کے سوا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے مجبور ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے ان بھائیوں تک بھی پہنچائیں۔ جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا، میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ (١) اللہ پر ایمان رکھنے یعنی اس بات کی گواہی دینے کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أن لا إله إلا الله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة وأن تؤدوا إلى الله خمس ما غنمتم وأنهاكم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت.

(۲) زکوٰۃ دینے اور (۳) مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ کے لیے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۱) کدو کے تونبوں (۲) سبز لاکھی برتنوں (۳) لکڑی کے کھودے ہوئے برتنوں اور (۴) روغنی برتنوں (ظروف شراب) سے منع کرتا ہوں۔

۴۲۵۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو على المنبر ألا إن الفتنة ههنا يشير إلى المشرق من حيث يطلع قرن الشيطان.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پہ فرماتے ہوئے سنا کر خبردار ہو جاؤ فتنہ ادھر ہے، مشرق کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے، یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

## باب ۳۶ ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع.

## اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کا ذکر

۴۲۶۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن سعد عن عبد الرحمن بن هرمز عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قريش والأنصار وجهينة ومزينة وأسلم وغفار وأشجع موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے دوست ہیں، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

۴۲۷۔ حدثني محمد بن غرير الزهري حدثنا يعقوب بن إبراهيم عن أبيه عن صالح حدثنا نافع أن عبد الله أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال على المنبر غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسر منبر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی، قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی مرحمت فرما دی، قبیلہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۴۲۸۔ حدثني محمد أخبرنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سلامتی عطا فرما دی اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرما دی۔

۴۲۹۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن مهدي عن سفيان

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

۷۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ

---

کیا تمہاری نظر میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل سے تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو ذلیل وخوار اور نامراد ہوگئے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ وہ بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

عبد الرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اقرع بن حابس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم، غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب راوی کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی لیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو اسلم، غفار، مزینہ اور غالباً جہینہ کو بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر دیکھتا ہے جو خائب وخاسر ہوگئے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک وہ قبیلے ضرور ان سے بہتر ہیں۔

## باب ۳۶۱ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

## بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا۔ جب وہ جمع ہوگئے تو پھر ان سے فرمایا۔ کیا تمہارے اندر کوئی غیر تو نہیں ہے؟ کہنے لگے۔ ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

## باب ۳۶۲ قِصَّةُ زَمْزَمَ

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ

## آب زمزم کا واقعہ اور حضرت ابوذر کا مسلمان ہونا۔

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا۔ کیا میں تم سے حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ بیان نہ کروں؟

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِي انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ

ہم نے کہا ضرور بیان فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے بتایا کہ میں قبیلہ غفار کا فرد ہوں۔ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ جا کر اس سے گفتگو کریں اور مجھے بھی اس کے متعلق بتائیں۔ چنانچہ وہ گئے اور ملاقات کر کے جب واپس لوٹے تو میں نے حالات پوچھے۔ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم! میں نے ایسے آدمی کو دیکھا جو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا، مجھے آپ کی اس خبر سے اطمینان نصیب حاصل نہیں ہوا۔ میں توشہ اور عصا لے کر خود چل پڑا۔ جب مکہ معظمہ میں داخل ہوا تو وہاں کے کسی فرد سے شناسائی نہ تھی اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا، اس لیے زمزم کا پانی پیتا اور مسجد حرام میں پڑا رہتا۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ میرے پاس سے گزرے اور فرمانے لگے: یہ شخص مسافر معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا میرے ساتھ گھر چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا لیکن نہ میں نے ان سے کچھ پوچھا اور نہ انہوں نے مجھے کچھ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا تاکہ ان کے متعلق کسی سے کچھ دریافت کروں۔ لیکن کوئی ایسا شخص نہ آیا جو آپ کے متعلق کچھ بتاتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر دوبارہ حضرت علیؓ کا میرے پاس سے گزر ہوا اور انہوں نے فرمایا، کیا اپنی منزلِ مقصود کا آپ کو ابھی تک پتہ نہیں لگا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا میرے ساتھ چلیے۔ پھر فرمایا، آپ اس شہر میں کس غرض سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، جو کچھ میں بتاؤں کیا اسے آپ صیغۂ راز میں رکھیں گے؟ جواب دیا، میں ایسا ہی کروں گا۔ میں نے کہا، ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہاں کے کسی فرد نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پس میں نے خود ملاقات کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں خود ان کے پاس جا رہا ہوں لہٰذا آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ جہاں میں جاؤں آپ بھی وہاں چلیں اور اگر میں کسی کو دیکھوں کہ اس سے آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیوار کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا، گویا میں اپنا جوتا درست کر رہا ہوں اور آپ آگے نکل جائیں۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک مکان میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا، مجھے اسلام سے روشناس کیجیے۔ پس وہ بیان کیا گیا تو میں اسی جگہ مسلمان ہو گیا۔ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا،

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أُكْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلٰى بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَجَآءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ. فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِأَمُوْتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ. وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارٍ فَأَقْلَعُوْا عَنِّيْ فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا إِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِيْ مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ بِالْأَمْسِ. قَالَ فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِيْ ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۷۳۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَشَيْءٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَّتَمِيْمٍ وَّهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ.

اے ابوذر! اس بات کو چھپاؤ اور اپنے شہر کو لوٹ جاؤ۔ جب تم ہمارے غلبہ کی خبر سنو تو آ جانا۔ میں عرض گزار ہوا، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو لوگوں میں اس بات کو ڈنکے کی چوٹ کہوں گا۔ پس وہ مسجد حرام کی طرف گئے اور قریش وہاں موجود تھے۔ پس کہنے لگے، اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو۔ پس وہ کھڑے ہوئے اور مجھے مارنے لگے، یہاں تک کہ نیم جان کر دیا۔ حضرت عباس میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے، تمہاری خرابی ہو کیا تم غفار کے فرد کو قتل کرتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور گزرگاہ قبیلہ غفار ہی ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اگلی صبح ہوئی تو میں پھر بیت اللہ میں گیا اور حسب سابق کہا۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو اور جو گزشتہ روز کیا تھا وہی آج کیا گیا۔ حضرت عباس پھر میری مدد کے لیے آ گئے اور میری ڈھال بن گئے اور جو کچھ کل کہا تھا وہی پھر فرمایا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرق رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے اسلام لانے کی منزل اول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ وجہینہ یا فرمایا جہینہ ومزینہ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں یا فرمایا کہ قیامت کے روز اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں۔

. . . . . . . . . . .

## بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ

## قبیلہ قحطان کا ذکر

۷۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

. . . . . . . . . .

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



## باب ٣٦٤ ما ينهى من دعوة الجاهلية.

٣٤ - حدثنا محمد أخبرنا مخلد بن يزيد أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار أنه سمع جابرا رضي الله عنه يقول غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم وقد ثاب معه ناس من المهاجرين حتى كثروا وكان من المهاجرين رجل لعاب فكسع أنصاريا فغضب الأنصاري غضبا شديدا حتى تداعوا وقال الأنصاري يا للأنصار وقال المهاجري يا للمهاجرين فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما بال دعوى أهل الجاهلية ثم قال ما شأنهم فأخبر بكسعة المهاجري الأنصاري قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعوها فإنها خبيثة وقال عبد الله بن أبي بن سلول أقد تداعوا علينا لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل فقال عمر ألا نقتل يا رسول الله هذا الخبيث لعبد الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا يتحدث الناس أنه كان يقتل أصحابه.

## زمانۂ جاہلیت کی طرح بلانے کی ممانعت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور مہاجرین میں سے کتنے ہی افراد اکٹھے ہو گئے تھے۔ ایک مہاجر بڑے خوش طبع تھے۔ انہوں نے مذاق کرتے ہوئے ایک انصاری کی کمر میں مکا مارا۔ اس پر انصاری کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ دونوں اپنوں کو بلانے لگے۔ انصاری نے آواز دی۔ اے گروہ انصار! مہاجر پکارا اے جماعت مہاجرین! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ یہ کیا کر رہے ہو جاہلیت کی طرح پکار رہے ہو پھر فرمایا۔ بتاؤ بات کیا ہوئی ہے؟ پس مہاجر کا انصاری کو مکا مارنا آپ کے گوش گزار کیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں لڑنا چھوڑ دو، یہ تو ناپاک بات ہے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس منافقین) کہنے لگا۔ یہ ہم پر زیادتی ہوئی ہے۔ اگر ہم مدینہ پھر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے اسے نکال دے گا جو نہایت ذلت والا ہے (سورۂ منافقون، آیت ۸) اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ کے اس خبیث بندے کو قتل کر دیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

٣٥ - حدثني ثابت بن محمد حدثنا سفيان عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن سفيان عن زبيد عن إبراهيم عن مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وہ ہم میں سے نہیں جو رخساروں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کی طرح لوگوں کو لڑنے کے لیے بلائے۔ (ان سے یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مروی ہے)

## باب ٣٦٥ قصة خزاعة

٣٦ - حدثني إسحاق بن إبراهيم حدثنا يحيى بن آدم أخبرنا إسرائيل عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمرو بن لحي بن قمعة بن خندف أبو خزاعة.

## قبیلہ خزاعہ کا ذکر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قبیلہ خزاعہ کا جد اعلٰی عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۷۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ الْبَحِیْرَۃُ الَّتِیْ یُمْنَعُ دَرُّھَا لِلطَّوَاغِیْتِ وَ لَا یَحْلُبُھَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَۃُ الَّتِیْ کَانُوْا یُسَیِّبُوْنَھَا لِاٰلِھَتِھِمْ فَلَا یُحْمَلُ عَلَیْھَا شَیْءٌ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ ابْنِ لُحَیٍّ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ۔

## بَابُ ۳۶۶ قِصَّۃِ زَمْزَمَ وَجَھْلِ الْعَرَبِ۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِذَا سَرَّکَ اَنْ تَعْلَمَ جَھْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَاْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِیْنَ وَمِائَۃٍ فِیْ سُوْرَۃِ الْاَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَھُمْ سَفَھًا بِغَیْرِ عِلْمٍ اِلٰی قَوْلِہٖ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ۔

## بَابُ ۳۶۷ مَنِ انْتَسَبَ اِلٰی اٰبَآئِہٖ فِی الْاِسْلَامِ وَالْجَاھِلِیَّۃِ۔

۷۳۹۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَرِیْمَ ابْنَ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ ابْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ وَقَالَ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ یَا بَنِیْ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو اور اس کا دودھ استعمال کرنے کی لوگوں کو ممانعت کر دی جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور ہے جسے کفار اپنے فرضی خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہ لادتے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو جہنم میں دیکھا کہ اپنی آنت گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

## زمزم کا واقعہ اور اہل عرب کی جہالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تجھے اہل عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا ہو تو سورۂ الانعام کی آیت ایک سو تیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر لے یعنی :۔ بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے روزی دی، اللہ پر جھوٹ باندھنے کو۔ بیشک وہ بہکے اور راہ نہ پائی (سورۂ الانعام، آیت ۱۴۰)

## دور اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی جانب منسوب ہونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت :۔ اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا، اے بنی فہر، اے بنی عدی، خاندان

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



یا بنی فہر یا بنی عدی ببطون قریش وقال لنا قبیصۃ اخبرنا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعوھم قبائل قبائل۔

۴۱۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف اشتروا انفسکم من اللہ یا بنی عبد المطلب اشتروا انفسکم من اللہ یا ام الزبیر بن العوام عمۃ رسول اللہ یا فاطمۃ بنت محمد اشتریا انفسکما من اللہ لا املک لکما من اللہ شیئا سلانی من مالی ما شئتما۔

باب ۳۶۸ قصۃ الحبش وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ارفدۃ۔

۴۲۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ ان ابا بکر رضی اللہ عنہ دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ فقال دعھما یا ابا بکر فانھما ایام عید وتلک الایام ایام منی وقالت رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون فی المسجد فزجرھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم امنا بنی ارفدۃ یعنی من الامن۔

باب ۳۶۹۔ من احب ان لا یسب نسبہ

۴۳۔ حدثنی عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا عبدۃ عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت استاذن حسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھجاء المشرکین

قریش کی شاخیں۔ حضرت ابن عباس سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائل کو ان کا نام لے کر بلایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے والدۂ زبیر بن العوام یعنی رسول اللہ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے بچاؤ۔ مجھے اللہ کی طرف سے تمہارا بھی ذاتی اختیار نہیں ہے ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔

حبشیوں کا ذکر اور رسول خدا کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ نا ذ ج کے باعث میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھ کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابو بکر نے لڑکیوں کو ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چہرۂ انور سے کپڑا اٹھا کر فرمایا، اے ابو بکر ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے اور حج کے دن ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابو بکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم تسلی سے اپنا کام کرتے رہو۔

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو برا بھلا نہ کہا جائے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کہنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا:۔ میرے نسب

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ. وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب ۲۷ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

۴۴، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

۴۵، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

## باب ۲۸ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى

کا کیا بنے گا؟ حسان عرض گزار ہوئے: میں آپ کے نسب کو یوں ان سے باہر نکال لونگا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد ماجد سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگے تو انہوں نے فرمایا۔ حسان کو برا نہ کہو کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔

## رسول خدا کے اسمائے گرامی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں (سورۃ الفتح، آیت ۲۹) اور ارشاد ربانی ہے:۔ میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (سورۃ الصف، آیت ۶)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد و احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

## رسول خدا کا آخری نبی ہونا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا۔ اسے بالکل مکمل کر دیا اور بڑا

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَكَمَّلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ.

خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب سے کہتے کہ کاش اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا، وہ اینٹ میں ہوں۔ میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

ف: خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم یہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس حدیث اور اس جیسی کتنی ہی احادیث مطہرہ میں بیان فرمایا ہے کہ آپ قصرِ نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ یہ ختمِ نبوت کی بہترین مثال ہے جو آپ نے سمجھانے کے لیے خود بیان فرمائی اور ذہن نشین کرا دیا کہ آپ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی لڑی میں سب سے آخری نبی ہیں۔ نہ آپ کے زمانے میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔

تیرہ سو سال تک مسلمان اسی عقیدے پر قائم رہے لیکن متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو انہوں نے اس کے خلاف سید احمد بریلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ء) سے اس کے خلاف فتنہ کھڑا کروایا جس کو صرف بعض اہلِ علم ہی محسوس کر سکے اور منزلِ مقصود پر پہنچنے سے پہلے جلد ہی یہ فتنہ بالاکوٹ کی سرزمین میں دفن ہو کر رہ گیا۔ پھر اسی فتنے کو زندہ کرانے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے دار العلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) کو تیار کیا۔ جنہوں نے حصولِ مقصد کے لیے ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں تحذیر الناس نامی کتاب لکھی اور کہا کہ ختمِ نبوت کا جو مفہوم مسلمان لیے پھرتے ہیں یہ تو جاہل اور بے وقوف لوگوں کا خیال ہے جبکہ اہلِ فہم کے نزدیک بلحاظ زمانہ آخری نبی ہونے میں فضیلت ہی کوئی نہیں۔ بتایا کہ اہلِ فہم یعنی برٹش گورنمنٹ کے پجاریوں کے نزدیک صورتِ حال یہ ہے کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دیگر انبیائے کرام بالعرض نبی ہیں۔ ان سب کی نبوت آپ کا فیض ہے جیسے سورج سے چاند تاروں میں روشنی پہنچتی ہے۔ لہٰذا آپ کے زمانے میں بھی اور انبیاء کا ہونا ختمِ نبوت کے منافی نہیں اور آپ کے بعد بھی خواہ ہزاروں نبی پیدا ہو جائیں ان سے ختمِ نبوت کے عقیدے کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

نانوتوی صاحب کا یہ عقیدہ سراسر غیر اسلامی ہے لیکن اس کے باوجود علمائے دیوبند مغالطے اور مکر کی صفائی سے مسلمانوں کو یہی باور کرانے میں کوشاں ہیں کہ یہ عقیدہ نہ کفریہ ہے اور نہ پوری کتاب کا کوئی بھی جملہ عقیدۂ ختمِ نبوت کے ذرا بھی خلاف ہے بلکہ تحذیر الناس تو ایسی کتاب ہے کہ ختمِ نبوت کی تائید میں ایسی پرمغز کتاب اور کوئی کم از کم اردو لٹریچر میں تو ہے نہیں۔ پاک و ہند کے اندر بسنے والے اور سُنّی حنفی کہلانے والے تقریباً سوا سو سال سے آپس میں ٹکرا رہے ہیں لیکن فتنے کو مٹانے اور حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے علمائے دیوبند اسے دھوکے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اور طاقت کے ذریعے اسے درست منوانے میں کوشاں ہیں۔

نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس پر پورے ملک میں شور برپا تھا۔ جس نے سنا وہی حیران تھا کہ یہ کیا قیامت آرہی ہے۔ اکثر علماء اس کی مخالفت کر رہے تھے بلکہ اس کی کھل کر کسی تائید کرنے والا پورے ملک میں ایک عالم نہیں تھا۔ نانوتوی صاحب انتظار میں تھے کہ موافقین کی کچھ تعداد ہو جائے تو نبوت کا دعویٰ کر دیں جس کے لیے یہ چور دروازہ بنایا تھا لیکن حمایت کا انتظار کرتے ہوئے ۱۲۹۷ھ میں ملک عدم کی طرف سدھار گئے اور گورنمنٹ برطانیہ کا مقصد پورا نہ ہو سکا۔ اور اس کام کے لیے تیسرے صاحب ہمت کی تلاش شروع کر دی۔

جو زندہ پائندہ، جلد ہی مرزا غلام احمد قادیانی اور تین مزید مولوی مل گئے۔ حالات سے بتایا کہ ان تینوں مولویوں کی نسبت جہنم میں چھلانگ لگاتے وقت مرزا صاحب سبقت لے گئے۔ انہوں نے بھی دعویٰ نبوت کے لیے وہی چور دروازہ استعمال کیا جو نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس کے ذریعے بنایا تھا لیکن دروازے کے نام اور کام میں لفظی تبدیلی کر دی۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دوسرے انبیاء بالعرض جن کی آمد کے باعث عقیدۂ خاتمیت پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ حضور تشریعی نبی ہیں اور دیگر آنے والے غیر تشریعی ہوں گے لہٰذا ان کی آمد کے باعث عقیدۂ خاتمیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ نانوتوی صاحب نے کہا کہ نئے آنے والے نبی چونکہ حضور سے اکتساب فیض کر کے نبی بنیں گے لہٰذا ان کے سبب حضور کی خاتمیت کو کوئی ضعف نہیں پہنچے گا۔ مرزا صاحب نے بتایا کہ آنے والے نبی چونکہ حضور کی مُہر سے نبی بنیں گے۔ لہٰذا ان کے آنے سے حضور کی خاتمیت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور کی مُہر کے باعث آپ کے بعد آنے والے ظلی نبی ظلی اللہ بروزی ہوں گے ______ یہ تھی عقیدۂ خاتمیت کے خلاف برٹش گورنمنٹ کی شرارت جو سید احمد بریلوی، مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے پروان چڑھائی۔ خاتمیت کے بارے میں سیدھا سادا اسلامی عقیدہ یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصرِ نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے کوئی اور نبی پیدا نہیں کیا اور نہ قیامت تک کسی اور نبی کو پیدا کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ وَقَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَاَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ مِثْلَہٗ۔

## رسولِ خدا کی عمر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک ترسیٹھ سال تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ سعید بن المسیب نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

## بَابٌ ۳۷۲ کُنْیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۳۹ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ۔

## رسولِ خدا کی کنیت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو کسی شخص نے کہا، اے ابو القاسم! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا:۔ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۵۰، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي۔

۵۱، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي۔

## بَابُ ۳۴

۵۲، حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي۔

## بَابُ ۳۵ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ۔

۵۳، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ حَمْزَةَ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

## بَابُ ۳۶ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- میرا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

## رسولِ خدا کی دعا کا اثر

جعید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چورانوے ۹۴ سال کی عمر میں تندرست و توانا دیکھا۔ پھر فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے فیض یاب ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

## مہرِ نبوت کا ذکر۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت دیکھی۔ ابن عبید اللہ کا قول ہے کہ الحجلہ سے مراد گھوڑے کی وہ سفیدی جو دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کا قول ہے کہ حجلہ کے انڈے کی طرح۔

## رسولِ خدا کے اوصافِ عالیہ کا ذکر۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمازِ عصر پڑھ کر نکلے تو چلتے جا رہے تھے کہ امام حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ پس انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا،

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

٧٥٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ.

٧٥٦۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

٧٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ.

٧٥٨۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَيْخًا كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ.

٧٥٩۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا آدَمَ. لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَ

تم رسولِ خدا سے مشابہت رکھتے ہو علی سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن کی شکل وصورت آپ جیسی ہے۔

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی علیہما السلام آپ کے مشابہ ہیں۔ حضرت جحیفہ سے کہا گیا کہ حضور کے اوصاف بیان فرمایئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا رنگ سفید تھا، بعض بال سفید ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تھا۔

حضرت جحیفہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی مبارک میں کچھ بال سفید تھے۔

شیخ نبوت کے پروانے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے حضور کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نے دیکھا تو بوڑھے ہو گئے تھے؟ فرمایا، آپ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ لوگوں میں میانہ قد تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد۔ پھول جیسا کھلا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ گندمی۔ سر کے موئے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ مدینہ منورہ میں آپ دس سال جلوہ افروز رہے۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيْعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِّنْ شَعْرِهٖ فَاِذَا هُوَ اَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيْلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيْبِ ۔

٧٦٠ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللهُ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ۔

٧٦١ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهٗ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ۔

٧٦٢ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ ۔

٧٦٣ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنِهٖ رَأَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ ۔

٧٦٤ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ

نہ تھے ۔ ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ سرخ تھا۔ میں نے اس بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد ۔ آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ گندمی ۔ بال مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے ۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا ۔ پھر مکہ مکرمہ میں دس سال جلوہ فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے ۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو سر اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحاظ صورت سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے لحاظ سے سب میں خلیق تھے ۔ نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب لگایا ؟ جواب دیا نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں میں ذرا سی سفیدی تھی ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے ۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا ۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے ۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا ۔ یوسف بن ابو اسحاق کا قول ہے کہ (گیسوئے مبارک) کندھوں تک تھے ۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِسْحٰقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِيْصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهِمَا وُجُوْهَهُمْ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِيْ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ.

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا كَانَ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَّأُسَامَةَ وَرَاٰى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ.

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور کیا تلوار کی طرح چمک دار تھا؟ فرمایا، نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

.......

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بطحا کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ عون نے اپنے والد سے اور ان سے حضرت جحیفہ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر وہ اپنے ہاتھوں کو حبیب پروردگار کے مبارک ہاتھوں سے لگا کر اپنے چہروں پر مل لیتے میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوتے آپ کے بحرِ سخاوت میں طغیانی آجاتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں حاضر بارگاہ ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایسی مسرت ریز حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرۂ انور کی ہر شکن جگمگا رہی تھی۔ فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے متعلق کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور دوسرا بیٹے کا ہے۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَأَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ.

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا، پھر (توبہ قبول ہونے کے بعد) جب میں نے حاضر بارگاہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ کا پُرنور چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مسرور ہوتے تو آپ کا مبارک چہرہ نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ کے چہرۂ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- مجھے نوع انسانی کے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا زمانے پر زمانے گزرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے اس زمانے میں رکھا گیا جس میں میں موجود ہوں۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیسوئے مبارک کو ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے جبکہ مشرکین کا معمول تھا کہ وہ سر کے بالوں کے دو حصے کرتے اور اہل کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل کتاب کی موافقت پسند رہی جب تک اس بارے میں حکم نازل نہ ہوا سو حکم آنے پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیسوئے مشکبار کے دو حصے کرنے لگے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو اور بد کلامی کرنے والے نہ تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ تم میں بہترین افراد وہ ہیں جن کا اخلاق بہترین ہے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی تو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا.

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ.

۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ.

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ

آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے دوسروں کی نسبت زیادہ دور رہتے۔ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو اس سے بوجہ اللہ انتقام لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباج کو مس نہیں کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور نہ خوشبو یا عطر ایسی نہیں سونگھا جو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خوشبو یا عطر (پسینہ) کی طرح خوشبودار ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی حیا میں بڑھے ہوئے تھے۔

مذکورہ حدیث شعبہ سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے: جب آپ کسی بات کو ناپسند فرماتے تو چہرۂ انور سے اسے پہچان لیا جاتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کسی کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا۔ اگر رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو اتنا علیحدہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغلوں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَنْهُمْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۷۷۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ.

۷۷۹ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ.

بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ

علیہ وآلہ وسلم اتنے اونچے ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنے بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اچانک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابطح میں ایک خیمے کے اندر جلوہ افروز تھے۔ پھر حضرت بلال باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لیے اذان کہی اور اندر چلے گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال اندر گئے اور نیزہ نکال لائے پھر رسول اللہ باہر تشریف لائے گویا میں آپ کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس نیزہ گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔ اس وقت آپ کے سامنے سے گدھے بھی گزرتے رہے اور عورتیں بھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا کیا تمہیں ابو فلاں (ابوہریرہ) پر تعجب نہیں آتا۔ وہ آکر میرے حجرے کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اس وقت میں نماز میں مصروف تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پا لیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرات فر فر بولتے ہیں۔

رسولِ خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

اس سلسلے میں سعید بن میناء نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کتنی نماز پڑھا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

۷۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوْحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوْا لَيْلَةً أُخْرَى فِيْمَا يَرَى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

## بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ.

۷۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ فَأَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ

کرتے تھے۔ انھوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی درستی و درازی کی کیا ہی بات ہے (تہجد کی آٹھ رکعت)۔ اس کے بعد تین رکعت (وتر) پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! وتر پڑھنے سے پہلے تو آپ سو گئے تھے؟ فرمایا! میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا ذکر فرما رہے تھے جو مسجد حرام سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت جبرئیل کے آنے سے پہلے تین افراد (فرشتے) آئے اور آپ مسجد حرام کے اندر محو خواب تھے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا، وہ کون ہیں؟ دوسرے شخص نے کہا، وہ ان میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا بولا، ان کے بہتر کو لے لو۔ پھر وہ غائب ہو گئے اور انھیں دیکھا نہیں گیا۔ یہاں تک کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوئی تھیں لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور جملہ انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ پھر حضرت جبرئیل آپ کو لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

## اسلام میں نبوت کی نشانیاں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس رات بھر چلتے رہے اور صبح کے نزدیک جا کر قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے سب پر ایسا غلبہ کیا کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو گیا۔ ہم میں سے جو سب سے پہلے بیدار ہوا وہ حضرت ابو بکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگانے کی کوئی جرأت نہیں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہوں۔ پھر حضرت عمر جاگے پھر حضرت ابو بکر حضور کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص علیحدہ بیٹھا رہا اور

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النبي صلى الله عليه وسلم فنزل وصلى بنا الغداة فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف قال يا فلان ما يمنعك أن تصلي معنا قال أصابتني جنابة فأمره أن يتيمم بالصعيد ثم صلى وجعلني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ركوب بين يديه وقد عطشنا عطشا شديدا فبينما نحن نسير إذا نحن بامرأة سادلة رجليها بين مزادتين فقلنا لها أين الماء فقالت إنه لا ماء فقلنا كم بين أهلك وبين الماء قالت يوم وليلة فقلنا انطلقي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وما رسول الله فلم نملكها من أمرها حتى استقبلنا بها النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته بمثل الذي حدثتنا غير أنها حدثته أنها مؤتمة فأمر بمزادتيها فمسح في العزلاوين فشربنا عطاشا أربعين رجلا حتى روينا فملأنا كل قربة معنا وإداوة غير أنه لم نسق بعيرا وهي تكاد تنض من الملء ثم قال هاتوا ما عندكم فجمع لها من الكسر والتمر حتى أتت أهلها قالت لقيت أسحر الناس أو هو نبي كما زعموا فهدى الله ذاك الصرم بتلك المرأة فأسلمت وأسلموا.

٨٣ ۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بإناء وهو بالزوراء فوضع يده في الإناء فجعل الماء ينبع من بين أصابعه فتوضأ القوم قال قتادة قلت لأنس كم كنتم قال ثلاث مائة أو زهاء ثلاث مائة.

اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا، جنابت نے مجھے روکے رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔ مجھے رسول اللہ نے چند سواروں کے ہمراہ آگے بھیج دیا تھا کیونکہ ہم سب کو سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہم چلے جا رہے تھے۔ ہم نے ایک عورت سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا، تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی، ایک رات دن کا۔ ہم نے کہا، تو رسول اللہ کے پاس چل۔ کہنے لگی، کون اللہ کا رسول؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے ہوئے اسے نبی کریم کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپ نے بھی اس سے وہی گفتگو فرمائی جو ہم نے کی تھی۔ ہاں اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ دو یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپ نے دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیر دیا۔ پس ہم چالیس پیاس سے تڑپتے ہوئے آدمیوں نے پانی پیا، یہاں تک کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر لیے، ماسوائے اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ بہرحال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے باعث اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لیے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جائے (گاؤں میں جا کر) اس عورت نے کہا کہ میں نے بہت بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ اس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے۔ پس اس گاؤں والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دی کہ یہ مسلمان ہو گئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا، آپ کتنے تھے؟ جواب دیا، تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



٤٨٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا ہے۔ لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی ضرورت ہے لیکن انہیں مل نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سارے وضو کرچکے۔

٤٨٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّؤُونَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَتَوَضَّؤُوا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوَضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی سفر کے لیے نکلے اور تسبیح نبوت کے ساتھ اس کے کچھ پروانے بھی تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہوگیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا:۔ کھڑے ہوجاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ سارے وضو کرچکے اور وہ ستر یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔

٤٨٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوگیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد رہ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھلتا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ میں نے پوچھا وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا، اسّی آدمی تھے۔

٤٨٧ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



العزيز بن مسلم حدثنا حصين عن سالم بن
أبي الجعد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما
قال عطش الناس يوم الحديبية والنبي
صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ
فجهش الناس نحوه فقال ما لكم قالوا ليس عندنا
ماء نتوضأ ولا نشرب إلا ما بين يديك فوضع يده
في الركوة فجعل الماء يثور بين أصابعه كأمثال
العيون فشربنا وتوضأنا قلت كم كنتم قال
لو كنا مائة ألف لكفانا كنا خمس عشرة
مائة۔

۴۸۸، حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا إسرائيل
عن أبي إسحاق عن البراء رضي الله عنه قال
كنا يوم الحديبية أربع عشرة مائة والحديبية
بئر فنزحناها حتى لم نترك فيها قطرة فجلس
النبي صلى الله عليه وسلم على شفير البئر فدعا
بماء فمضمض ومج في البئر فمكثنا غير
بعيد ثم استقينا حتى روينا ورويت أو صدرت
ركائبنا.

۴۸۹، حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك
عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة أنه سمع
أنس بن مالك يقول قال أبو طلحة لأم سليم
لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ضعيفا أعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء قالت
نعم فأخرجت أقراصا من شعير ثم أخرجت
خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت
يدي ولاثتني ببعضه ثم أرسلتني إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به
فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد
ومعه الناس فقمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه

سکے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا، پھر لوگ آپ کے گرد آکر جمع ہوگئے۔ دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ عرض گزار ہوئے، ہمارے پاس وضو کے لیے پانی نہیں ہے، بس یہی ذرا سا پانی ہے جو آپ کے حضور رکھا ہوا ہے پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔ پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (سالم راوی) نے دریافت کیا، آپ اس وقت کتنے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب بھی پانی سب کے لیے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنوئیں کی منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی کی اور وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے مویشی بھی سیراب ہوگئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم (والدۂ حضرت انس) سے فرمایا، میں نے رسول اللہ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور چند جَو کی روٹیاں نکال لائیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے سپرد کرکے باقی دوپٹہ مجھے اُڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ کی جانب روانہ کر دیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ کو مسجد میں پایا شمع رسالت کے گرد چند پروانے بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو رسول اللہ نے فرمایا: کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ فرمایا کھانا دے کر؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ پس رسول اللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ چل پڑے۔ میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

ابو طلحہ کو بتا دیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا: اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئیں:۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت طلحہ فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ رسول خدا کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر جلوہ فرما ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت ام سلیم نے سالن کی جگہ کپی سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول خدا نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلا لو۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا اور دس آدمی کھانے کے لیے اور بلا لو۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کے لیے اور بلا لو۔ پس انہیں بلایا گیا۔ وہ بھی شکم سیر ہو کر کھا چکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح جملہ حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ جملہ مہمان ستر یا اسی افراد تھے۔

ف: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھوک کا احساس کر کے چند روٹیاں خدمت عالی میں ارسال کر دیں۔ قربان جائیں اس آقا کی سیرت طیبہ پر جس نے اپنی اختیاری بھوک پر شمع رسالت کے پروانوں کی بھوک کو ترجیح دے کر رہنماؤں کو درس دیا کہ وہ اپنی بھوک پر اپنوں کی بھوک کو ترجیح دے کر اس آقا کے نائب ہونے کا ثبوت پیش کیا کریں۔

روٹیاں تو چند تھیں جو صرف ایک یا دو حضرات کو شکم سیر کر سکتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تقسیم کرنے والی سرکار نے ان چند روٹیوں سے اپنے ستر، اسی اصحاب کو شکم سیر کر دیا۔ جو ان حضرات نے کھانا کھایا وہ کہاں سے آ رہا تھا؟ کس راستے سے آ رہا تھا؟ یہ کسی کو نظر نہیں آیا لیکن اتنے حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا ضرور کھا لیا تھا۔ آپ کے اصحاب بھوکے تھے۔ غذائی قلت انہیں مصیبت میں مبتلا کر رہی تھی۔ یہ مشکل رفع ہو، انہیں اس بات کی بڑی حاجت تھی۔ آپ جب اور جس موقع پر چاہتے بھوک، پیاس، بیماری اور دیگر مصائب میں ان کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمایا کرتے تھے۔ پروردگار عالم نے آپ کو یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی۔ آپ خود بھی ان مصائب سے دوچار ہوتے۔ بھوک اور فاقوں کی نوبت آتی لیکن یہ تمام باتیں اضطراری نہیں بلکہ اختیاری تھیں۔ فرمان رسالت ہے۔ یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ ۔ یعنی اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔ سبحان اللہ اس عدیم المثال آقا کے اس ارشاد میں جو لَوْ شِئْتُ وارد ہوا ہے۔ اگر منکرینِ شانِ رسالت اس پر غور کریں تو جتنا غور کریں گے اتنے ہی اُن کے خانہ ساز نظریات کے جال یکے بعد دیگرے ٹوٹتے چلے جائیں گے۔ پھر انہیں راسخ العقیدہ سُنّی مسلمان کبھی بھی مشرک نظر نہیں آئیں گے اور وہ بھی سُنّی مسلمانوں کی طرح شانِ رسالت کے قصیدے پڑھتے ہوئے جھوم جھوم کر کہنے لگ جائیں گے۔

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

٧٩٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علقمہ نے روایت کی، فرمایا: ہم برکت والے معجزات کو گنتے رہتے ہیں جبکہ تم خوف دلانے والے معجزوں کو شمار کرنے میں لگے رہتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے اُبل رہا تھا۔ علاوہ بریں ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

٧٩١۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر بار قرض تھا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے پیچھے قرضہ ہی چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ پس آپ کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد گھومے اور دعا کی پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی کھجوریں ہی بچ رہیں جتنی قرض میں دی تھیں۔

٧٩٢۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ [illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّۃِ
کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَرَّۃً . مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ
بِثَالِثٍ وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْھَبْ
بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ اَوْ کَمَا قَالَ وَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ
جَاءَ بِثَلَاثَۃٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِعَشَرَۃٍ وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَثَلَاثَۃٌ قَالَ فَھُوَ اَنَا
وَاَبِیْ وَ اُمِّیْ وَلَا اَدْرِیْ ھَلْ قَالَ امْرَاَتِیْ وَ
خَادِمِیْ بَیْنَ بَیْتِنَا وَبَیْنَ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَاَنَّ اَبَا
بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
لَبِثَ حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشّٰی
رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا
مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللہُ قَالَتْ لَہٗ امْرَاَتُہٗ
مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ اَوْ ضَیْفِکَ قَالَ اَوَ
عَشَّیْتِہِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ قَدْ عَرَضُوْا
عَلَیْہِمْ فَغَلَبُوْھُمْ فَذَھَبْتُ فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ
یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ کُلُوْا وَ قَالَ لَا
اَطْعَمُہٗ اَبَدًا قَالَ وَاَیْمُ اللہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ
مِنَ اللُّقْمَۃِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِہَا اَکْثَرُ مِنْہَا
حَتّٰی شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ
اَبُوْ بَکْرٍ فَاِذَا شَیْءٌ اَوْ اَکْثَرُ قَالَ
لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّۃِ
عَیْنِیْ لَھِیَ الْاٰنَ اَکْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ
مَرَّاتٍ فَاَکَلَ مِنْہَا اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا کَانَ الشَّیْطَانُ
یَعْنِیْ یَمِیْنَہٗ ثُمَّ اَکَلَ مِنْہَا لُقْمَۃً ثُمَّ حَمَلَہَا اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ وَ
کَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَھْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا
اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ کُلِّ رَجُلٍ مِنْہُمْ اُنَاسٌ اَللہُ
اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ غَیْرَ اَنَّہٗ بَعَثَ

نے فرمایا۔ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا ان میں سے لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچواں یا چھٹا لے جائے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکر تین آدمیوں کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر کے تین افراد تھے یعنی میرے والد، میری والدہ اور میں۔ ابوعثمان راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور ہمارا خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ نماز عشاء سے لوٹے تو وہیں رہے۔ یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو گھر پہنچے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا۔ کیا تم نے انھیں کھانا کھلایا؟ عرض کی، انھوں نے کھانا آپ کی آمد پر موقوف رکھا، حالانکہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا، مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔ (حضرت عبدالرحمٰن) فرماتے ہیں کہ میں جا کر ایک طرف چھپ گیا۔ لیکن آپ مجھے برا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا۔ تم لوگ کھاؤ، میں کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، ہم جو بھی لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا ہو جاتا، یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ بچ رہا۔ حضرت ابوبکر نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر آیا۔ اپنی بیوی سے فرمانے لگے، اے بنی فراش کی بہن! (یہ کیا ہے؟) عرض گزار ہوئیں قسم میری ٹھنڈی آنکھ کی، پہلے کھانے سے یہ تین گنا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا، وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے

ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بارگاہِ نبوت میں رہا۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی آج مدت ختم ہو گئی۔ بارہ آدمیوں کی سرکردگی میں لشکر تیار کیا گیا، ہر ایک کے ساتھ کافی آدمی تھے، جن کی گنتی اللہ تعالیٰ نے ہی بہتر جانتا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مَعَهُمْ قَالَ اَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا
قَالَ۔

بیان ہے کہ اس کھانے میں سے ساری فوج نے کھایا، یا جو کچھ فرمایا۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ
جُمُعَةٍ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ
الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ
يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ
فَهَاجَتْ رِيْحٌ اَنْشَاَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ
اَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ
حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ
الْاُخْرٰى فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللّٰهَ
يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا فَنَظَرْتُ
اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَاَنَّهٗ
اِكْلِيْلٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک دفعہ اہلِ مدینہ قحط سے دوچار ہو گئے۔ اسی دوران آپ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے۔ کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر آئے اور جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں، لہٰذا اللہ سے دعا کیجیے کہ اسے روک دے۔ آپ نے تبسم ریزی کے دوران فرمایا: ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرد اگرد برسو۔ راوی نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف رہے گویا وہ تاج ہیں۔

ف: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ نے بادلوں سے حَوَالَيْنَا فرمایا قربان جائیں اس تاجدارِ دوجہاں، سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جس کے حکم کو بادل بھی محسوس کر لیتے اور تعمیلِ ارشاد کرتے تھے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ یعنی جس نے رسول کا حکم مانا اس نے یقیناً اللہ کا حکم مانا۔ لہٰذا آئیے سب مل کر کہیں:۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ وَاسْمُهٗ عُمَرُ
بْنُ الْعَلَاءِ اَخُوْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ
اِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهٗ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب اسے چھوڑ کر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس آپ نے اس کے پاس آ کر دستِ شفقت پھیرا۔

اس حدیث کو عبد الحمید بھی عثمان بن عمر، معاذ بن العلاء

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

٧٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار میں سے کسی عورت یا مرد نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کر دیں۔ فرمایا، جو تمہاری مرضی ہو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کے روز آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو کھجور کی وہ لکڑی بچوں کی طرح رونے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے سینے سے لگا لیا جیسے روتے ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اس وجہ سے رویا کہ اپنے پاس ذکر سنا کرتا تھا۔

٧٩٦۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد نبوی کی چھت جب کھجور کی شاخوں کی ڈالی ہوئی تھی تو خطبہ دیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک ستون سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو میں نے سنا کہ اس ستون سے اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز آ رہی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر اس پر اپنا دستِ شفقت رکھا تو وہ خاموش ہوا۔

٧٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اصحابِ رسول سے دریافت کیا کہ تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی کس کو یاد ہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ فرمایا، بیان کرو واقعی تم جرأت مند ہو۔ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کا فتنہ (آزمائش) اس کے اہل و عیال اس کے مال اور اس کے ہمسایوں میں ہے، جو اسے نماز، خیرات اچھی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهِ، وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ، قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ.

۹۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ.

۷۹۹ ۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

بات کہنے اور بری بات سے روکنے میں حائل ہوتے ہیں۔ فرمایا، میں نے اس فتنہ کی بات نہیں کی بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں جو موج دریا کی طرح لہرائے گا۔ عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنے کا کیا خوف ہے جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ موجود ہے۔ فرمایا، بتاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ جواب دیا، بلکہ اسے توڑ دیا جائے گا۔ فرمایا، پھر تو وہ اس قابل نہیں رہے گا کہ اسے دوبارہ بند کیا جا سکے۔ ہم نے پوچھا، کیا انہیں دروازے کا علم تھا؟ حضرت حذیفہ نے جواب دیا، ہاں اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے، کیونکہ اس کے متعلق میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں لیکن ڈر کے مارے اس کے متعلق ہم نے سوال نہ کیا۔ ہم نے مسروق سے اس دروازے کے متعلق پوچھنے کو کہا تو حضرت حذیفہ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری لڑائی نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو، جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور اس وقت تم جس کو بہترین آدمی شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا ماسوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو دورِ جاہلیت میں اچھے تھے وہی عہدِ اسلام میں اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے جنگ نہ کر لو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ ان کے جوتے بالوں کے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بِغَالِهِمُ الشَّعَرُ. تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

۳۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلٰى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَقُولُ وَقَالَ هٰكَذَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ.

۳۰۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

۳۰۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ.

۳۰۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

ہوں گے۔ ان کے سوا اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین سال متواتر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا۔ مجھے اپنی سابقہ عمر میں حدیثیں یاد کرنے کا اس درجہ شوق نہیں تھا۔ جتنا ان تین سالوں میں رہا۔ میں نے آپ کو دست مبارک کا اشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ بھی بازری ہیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ وہ بازر کے رہنے والے ہیں۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چپٹی ڈھالوں کے مانند ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے لڑائی کرو گے تو ان پر غالب آجاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دیں گے ہاں۔ پس وہ دشمن پر فتح پائیں گے۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی صحبت سے مشرف ہوا ہو؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح سے نوازا جائے گا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۳۰۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر فاقے کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ پس آپ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا، دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ فرمایا، اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانۂ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلۂ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو جائے گا جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا، کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک تنہا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس روز تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے میرے احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا، کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے وافر مال نہیں دیا تھا؟ عرض کرے گا، ضرور دیا تھا۔ وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک چھلکا خیرات دے کر ہی سہی۔ جس سے کھجور کا ایک چھلکا بھی نہ دیا جا سکے وہ اچھی بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانۂ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر نے اگر وفا کی تو نبی کریم ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا، ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔ اس

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حدیث کی دوسری سند میں محل بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی سے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں اور بیشک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے

ف: اس حدیث میں چار باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی ـــــ بزرگوں نے فرمایا کہ اس حدیث سے لفظ صلوٰۃ کا دعا کے معنی میں ہونے پر اجماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام نے اسے آپ کے خصائص میں شمار کیا ہے اور ایسا آپ نے اُن حضرات پر کمال شفقت فرماتے ہوئے کیا۔

۲۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: "خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔" سبحان اللہ! زمین پر ہوتے ہوئے جنت کا حوض کوثر کو دیکھ لیا کرتے تھے اس سے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک کی کوئی چیز کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے کیونکہ یہ چاروں اطراف تو حوض کوثر کی نسبت بہت نزدیک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ سے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور آپ سے کوئی پوشیدہ ہو بھی کیوں جبکہ سب کچھ بنایا ہی آپ کی خاطر گیا ہے۔ یہ ساری دنیا تو چھوٹی سی اور اپنی جملہ متاع سمیت قلیل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب پر تو فضل عظیم ہے یعنی وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا حوض کوثر کو ملاحظہ فرمانے کی بات آپ نے خدا کی قسم کے ساتھ مؤکد کرکے فرمائی ہے تاکہ منکرین شانِ رسالت پر حجت تمام ہو جائے جو اتنی کہلاتے ہوئے آپ کو دیوار کے پرے والے حالات اور اشیاء سے بھی بے خبر بتایا کرینگے

۳۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: ـــــ "مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں" ـــــ سبحان اللہ! اور صرف زمین ہی کی نہیں دیگر احادیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز اور ہر خیر و برکت کی کنجیاں عطا فرمادی ہیں۔ آپ کو شہنشاہِ دو جہاں اور سردار کون و مکاں بنا دیا تھا۔ خلافتِ مطلقہ کا تاج آپ کے سر اقدس پر سجا دیا تھا۔ اسی لیے تو کہا جاتا ہے:

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

۴۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ـــــ "بے شک خدا کی قسم! مجھے یہ خطرہ نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا کے جال میں پھنسنے کا خدشہ ہے" ـــــ جائے غور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو اپنے بعد امت کے شرک کرنے کا کوئی خدشہ نہیں تھا جبکہ قیامت تک کے جملہ حالات آپ کو کف دست کی طرح نظر آتے تھے لیکن اب تیرہویں صدی سے ایسے مسلمان بھی اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جنہیں قدیم عقائد و نظریات والے مسلمان اپنی ماڈرن خارجیت کے باعث مشرک نظر آتے ہیں کیونکہ ان ایسے مسلمانوں نے توہینِ رسالت

sunnahbookstlibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



کو توحید کے وحدت کی علائی سمجھا ہوا ہے۔ مسلمانوں کو مشرک گردانتے جاتے ہیں یہ مہربان اس درجہ اپنی قوتِ امتیاز کھو بیٹھے ہیں کہ بت پرستوں یعنی خبیث مشرکوں سے انہیں کوئی عار نہیں بلکہ دلی پیار ہے۔ وہ ان کے امام اور یہ ان کے بندۂ بے دام ہیں۔ خدائے ذوالمنن جملہ مدعیانِ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین ـــــ یہ ارشادات لفظی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۱۲۱۳ اور ۱۲۵۴ میں بھی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنَ الْآطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

حضرت اسامہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھ کر فرمایا۔ کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے! بیشک میں فتنوں کو تمہارے گھروں پر اس طرح برستے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوف و ہراس کی حالت میں تشریف لائے کہ لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو نزدیک آگیا۔ دیوار میں یاجوج ماجوج نے اتنا سوراخ کر دیا ہے، پھر آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ پس میں گویا ہوئی یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک آدمی بھی موجود ہیں؟ فرمایا، ہاں ہلاک ہوں گے لیکن جب برائی بڑھ جائے گی ــ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہو کر فرمایا: سبحان اللہ! کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں سے محبت ہے اور انہیں پالتے ہو پس ان کی دیکھ بھال کرو اور ان کی بیماریوں کا خیال رکھو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ ان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر پہاڑوں کی کسی چوٹی یا بارش کے مقامات پر جا رہے گا کیونکہ وہ اپنے دین

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ — وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ.

۸۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ.

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَ

کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عنقریب فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنے اسے اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے لیکن اس میں ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور مال و منال سب چھن گئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور بعض ایسے کام ہوتے دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، تمہارے اوپر جو حقوق ہوں وہ ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ تعالٰی سے مانگتے رہنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے، پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، کاش! لوگ ان سے کنارہ کش رہتے۔ محمود، ابوداؤد شعبہ، ابوالتیاح نے بھی ابوزرعہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أبي هريرة فسمعت أبا هريرة يقول سمعت الصادق المصدوق يقول هلاك أمتي على يدي غلمة من قريش فقال مروان غلمة قال أبو هريرة إن شئت أن أسميهم بني فلان وبني فلان۔

٨١٢۔ حدثنا يحيى بن موسى حدثنا الوليد قال حدثني ابن جابر قال حدثني بسر بن عبيد الله الحضرمي قال حدثني أبو إدريس الخولاني أنه سمع حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر؛ قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير؛ قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه؛ قال قوم يهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر؛ قال نعم دعاة إلى أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا فقال هم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت فما تأمرني إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم قلت فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض بأصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك۔ حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى بن سعيد عن إسماعيل حدثني قيس عن حذيفة قال تعلم أصحابي الخير وتعلمت الشر۔

٨١٣۔ حدثنا الحكم بن نافع حدثنا شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة أن أبا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے رہتے لیکن میں شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھ سے وابستہ نہ ہو جائے۔ پس میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! عہدِ جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا، ہے تو سہی لیکن اس میں کدورت ہوگی۔ میں نے دریافت کیا۔ بھلا کیا چیز جائے گی؟ فرمایا ایک قوم راستہ بتائے گی لیکن میرے راستے کے علاوہ تم ان میں بھلائی اور برائی کا مجموعہ دیکھو گے۔ میں عرض پرداز ہوا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں کچھ مبلغ ہوں گے جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلائیں گے۔ جو ان کے پاس آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ہمیں ان کا کچھ حال بتائیے۔ فرمایا، وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے، ہماری ہی بولی میں گفتگو کریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا۔ عرض کیا، اگر مسلمانوں کی اس وقت نہ جماعت ہو اور نہ امام؟ فرمایا، پھر تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ سے چمٹ جاؤ، یہاں تک کہ موت آئے اور تمہیں درخت سے وابستہ پائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتیں آپس میں جنگ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ

۳۱۸ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ

۳۱۵ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّي فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهِ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ

نہ کر لیں حالانکہ دونوں کا موقف ایک ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے۔ پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ (موقف) بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجال اور کذاب منظر عام پر نہ آ جائیں، جن کی تعداد تیس کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ بس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! انصاف سے کام لو۔ آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا! اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے اور بھی ساتھی ہیں تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے بالمقابل یہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر ان کے پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر ان کے پر کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہیں ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا۔ حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ.

۸۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۸۱۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ

ابوطالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکرِ اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت کروں اور جب کوئی ایسی بات کروں جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزانِ عقل پر کھوٹے ہوں گے۔ وہ سرورِ کائنات کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم جہاں بھی انہیں پاؤ دیں قتل کر ڈالو کیونکہ قیامت کے روز ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شکایت کے طور پر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے جبکہ آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیرِ سایہ جلوہ افروز تھے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا، تم سے پہلے اگر کسی آدمی کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آرہ رکھ دیا جاتا، پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے تو یہ سلوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار کی جاتی تھیں،

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ.

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَتَى الرَّجُلُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

۸۱۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَاَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّآبَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَاِذَا ضَبَابَةٌ اَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَاْ فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ.

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ جَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيْ قَالَ فَحَمَلْتُهٗ مَعَهٗ وَخَرَجَ اَبِيْ

لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا۔ تو اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا اور اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف ہوگا لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ برا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے اور جہنمیوں میں میرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس آدمی نے آکر آپ کے گوش گزار کیا کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی اور ان کے گھر گھوڑا تھا، تو وہ بدکنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ فگن ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:۔ اے فلاں! یہ سکینہ تھا جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوا یا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد محترم کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے کجاوہ خریدا پھر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بھیجو تاکہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والد ماجد بھی قیمت کو پرکھنے کی غرض سے نکلے۔ اس وقت میرے والد محترم نے ان سے کہا، اے ابو بکر! مجھے وہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يُحَدِّثُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ

قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ

واقعہ تو بتایئے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی؟ فرمایا، ہاں ہم ساری رات صبح تک چلتے رہے۔ پھر دوپہر ہو گئی تو راستہ سونا پڑ گیا اور کوئی ایک آدمی بھی چلتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ پس ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا جس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ پس ہم اس کے نزدیک اتر گئے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر دی تاکہ آپ وہاں سو جائیں۔ پس میں نے اس جگہ ایک پوستین بچھا دی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! سو جایئے اور میں آپ کے اردگرد کا خیال رکھوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے اور میں پہرہ دیتا رہا۔ اسی عرصے میں ایک چرواہے کو اسی پتھر کی جانب آتے دیکھا، جو اپنی بکریوں کو لے کر اس پتھر سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا، اے لڑکے! اس ریوڑ کا مالک کون ہے؟ اس نے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی شخص کا نام لیا۔ میں نے دریافت کیا، کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ میں نے کہا، کیا تم ہمیں دودھ دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور ایک بکری کو پکڑ لیا، جس کے تھن مٹی، بالوں اور نجاست سے لتھڑے ہوئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر بتایا کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑے اور پھر اپنے پیالے میں دودھ دوہ لیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی جو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے اور وضو کرنے کی غرض سے ہمراہ رکھتا تھا۔ پس میں اس کے اندر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے آپ کو جگانا پسند نہیں کیا لیکن میں نے آپ کو بیدار پایا۔ پس میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈال لیا تاکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے اور عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! نوش فرمایئے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پی لیا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر فرمایا، کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو ہم چل پڑے کیونکہ دن ڈھل چکا تھا۔ اسی اثنا میں ہمارا پیچھا کرتا ہوا سراقہ بن مالک آ گیا۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کوئی ہمارے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تكما أن أرد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى أحدا إلا قال كفيتكم ما هنا فلا يلقى أحدا إلا رده قال ووفى لنا۔

۴۲۱۔ حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد العزيز بن مختار حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على أعرابي يعوده قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على مريض يعوده قال لا بأس طهور إن شاء الله فقال له لا بأس طهور إن شاء الله قال قلت طهور كلا بل هي حمى تفور أو تثور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبي صلى الله عليه وسلم فنعم إذا۔

۴۲۲۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز عن أنس رضي الله عنه قال كان رجل نصرانيا فأسلم وقرأ البقرة وآل عمران فكان يكتب للنبي صلى الله عليه وسلم فعاد نصرانيا فكان يقول ما يدري محمد إلا ما كتبت له فأماته الله فدفنوه فأصبح وقد لفظته الأرض فقالوا هذا فعل محمد وأصحابه لما هرب منهم نبشوا عن صاحبنا فألقوه فحفروا له فأعمقوا فأصبح وقد لفظته الأرض فقالوا هذا فعل محمد وأصحابه نبشوا عن صاحبنا لما هرب منهم فألقوه فحفروا له وأعمقوا له في الأرض ما استطاعوا فأصبح قد لفظته الأرض فعلموا أنه ليس من الناس فألقوه۔

۴۲۳۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن

پیچھے آ گیا ہے۔ فرمایا، ڈرو مت اللہ ہمارے حافظ ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک اس سخت زمین میں دھنس گیا۔ سطح زمین کے بارے میں زہیر راوی کو شک ہے۔ میرے خیال میں آپ دونوں حضرات نے میری ہلاکت کے لیے دعا کی ہے اب میری نجات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے۔ کوئی ڈر نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے گناہ معاف ہو رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے کہا: جی نہیں بلکہ مجھ بوڑھے آدمی میں بخار ایسی تیزی اور زور دکھا رہا ہے کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا ایسا ہی ہو جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا اور اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وحی کی کتابت کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا۔ اور کہتا کہ محمد تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن اگلی صبح اس کی لاش زمین پر باہر پڑی دیکھی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری مرتبہ انہوں نے اس کے لیے اور گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح وہ پھر باہر زمین پر پڑا ہوا تھا کہنے لگے، یہ محمد اور ان کے ساتھیوں کا فعل ہے کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا، لہٰذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ تیسری دفعہ انہوں نے اس کے لیے جہاں تک ہو سکا خوب گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔ اب وہ سمجھے کہ ان کے ساتھ یہ سلوک لوگوں کی جانب سے نہیں ہے۔ پس اسے پڑا رہنے دیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کر کے فرمایا:۔ ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت عہد میں مسیلمہ کذاب آکر کہنے لگا۔ اگر محمد مجھے اپنا جانشین مقرر کردیں تو میں ان کی پیروی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی۔ یہاں تک کہ آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا۔ اگر تم مجھ سے اس لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو تمہیں نہیں دوں گا۔ میں تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا حال مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے اس خواب کی تعبیر دو کذاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ .

ان میں سے ایک عنسی (اسود) اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ کذاب ہے۔

۸۲۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ .

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہلِ ایمان پر جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ پس اس کی تعبیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہلِ ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھلائی دیکھی۔ گائے سے مراد غزوۂ احد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہمیں عطا فرمایا۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ آئیں اور ان کا چلنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھا۔ پس آپ نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رو نے لگیں۔ پس میں نے ان سے رونے کا سبب پوچھا لیکن آپ نے ان سے پھر کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنا نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا۔ تو جواب دیا کہ آپ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ پس خیال ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بیشک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملوگی۔ تو اس بات نے مجھے رلایا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار تم ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار تم ہو۔ پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گا، تو میں ہنس پڑی۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب انہیں اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا۔ ہمارے لڑکے بھی تو ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ یہ دولت علم سے مالا مال ہیں پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آخری وقت سے مطلع فرمایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا جو مطلب میں جانتا ہوں وہی تم جانتے ہو۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں وفات پائی تھی، باہر نکلے اور ایک چکنی پٹی سر سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کار آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ دوسرے لوگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار گھٹ رہے ہیں یہاں تک کہ یہ لوگوں میں اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



شَيْئًا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے اور جو ان میں سے غلط کار ہوں ان سے درگزر کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ آخری مجلس تھی جس میں آپ بیٹھے۔

..............

٨٣١۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہمراہ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر فرمایا، میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

٨٣٢۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر اور حضرت زید کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ف ۵: یہ بات تفصیل سے اسی جلد کی حدیث ٩٥، ٣٠٩، ٩٣٥ اور ١٣٠٣ کے تحت گزر چکی ہے اور ان میں سے کسی حدیث کے تحت اس کا تفصیلی حاشیہ بھی ہے۔ لہٰذا آپ کے اس خبر دینے اور جنگ موتہ کے ان حالات کے بارے میں وہ حاشیہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

٨٣٣۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے! ارشاد فرمایا: یاد رکھو عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا قالین مجھ سے ذرا پرے ہٹا لو تو وہ جواب دیتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یہ نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

٨٣٤۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ عمرہ کی نیت سے نکلے اور امیہ بن خلف ابو صفوان کے ہاں ٹھہرے اور امیہ شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ سے گزرتا تو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلٰى أُمَيَّةَ ابْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوْفُ إِذَا أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ تَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلٰى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِيْ أَنْ أَطُوْفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُوْلُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِيَّايَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمِيْنَ مَا قَالَ لِيْ أَخِي الْيَثْرِبِيُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا أَنَّهُ قَاتِلِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيْخُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِيْ فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ.

۸۳۵ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ

حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا تھا۔ پس امیہ نے کہا کہ ابھی انتظار کیجیے، دوپہر ہو جانے اور لوگ غافل ہو جائیں تو ہم چل کر کعبہ کا طواف کریں گے۔ پس جب حضرت سعد طواف کر رہے تھے تو ابوجہل آکر کہنے لگا: یہ کون ہے جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ حضرت سعد نے جواب دیا: میں سعد ہوں۔ ابوجہل نے کہا: تم اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو سر آنکھوں پر بٹھایا ہے۔ جواب دیا: ہاں۔ پس دونوں کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ امیہ نے حضرت سعد سے کہا: ابوالحکم سے اونچی بات نہ کرو کیونکہ وہ اس وادی میں بسنے والوں کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد نے فرمایا: اگر تو مجھے خانۂ کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں تیری شام کی تجارت بالکل منقطع کر دوں گا۔ امیہ نے حضرت سعد سے پھر کہا کہ آواز اونچی نہ کرو اور انہیں یہی روکتا رہا تو حضرت سعد کو غصہ آ گیا اور فرمایا: تو ہمارے درمیان سے ہٹ جا کیونکہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔ پوچھا: مجھے؟ فرمایا: ہاں تجھے۔ کہنے لگا: خدا کی قسم، محمد جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ پس وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تجھے معلوم ہے ہمارے یثربی بھائی نے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا: بتایئے کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا: وہ کہتا ہے کہ اس نے یہ محمد سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ وہ کہنے لگی: خدا کی قسم محمد جھوٹ نہیں بولتے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب قریش جنگ بدر کے لیے آنے لگے اور اس کا اعلان ہوا تو اس کی بیوی نے کہا: کیا آپ کو اپنے یثربی بھائی کی بات یاد نہیں رہی؟ پس اس نے لشکر قریش میں شامل نہ ہونے کا ارادہ کر لیا لیکن ابوجہل نے اس سے کہا کہ آپ تو اس وادی کے سرداروں میں سے ہیں، ایک دو روز کے لیے تو ہمارے ساتھ چلے چلیے۔ پس وہ ان کے ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پس ابوبکر اٹھے اور انہوں نے (کنوئیں سے) ایک یا دو ڈول کھینچے، ان کے ڈول

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الناس مجتمعين في صعيد فقام أبو بكر فنزع ذنوبا أو ذنوبين وفي بعض نزعه ضعف والله يغفر له ثم أخذها عمر فاستحالت بيده غربا فلم أر عبقريا في الناس يفري فريه حتى ضرب الناس بعطن وقال همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فنزع أبو بكر ذنوبين.

٨٣٦ - حدثني عباس بن الوليد النرسي حدثنا معتمر قال سمعت أبي حدثنا أبو عثمان قال أنبئت أن جبريل عليه السلام أتى النبي صلى الله عليه وسلم وعنده أم سلمة فجعل يحدث ثم قام فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأم سلمة من هذا أو كما قال قال قالت هذا دحية قالت أم سلمة ايم الله ما حسبته إلا إياه حتى سمعت خطبة نبي الله صلى الله عليه وسلم يخبر جبريل أو كما قال قال فقلت لأبي عثمان ممن سمعت هذا قال من أسامة بن زيد.

باب قول الله تعالى يعرفونه كما يعرفون أبناءهم وإن فريقا منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون.

٨٣٧ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك بن أنس عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن اليهود جاءوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له أن رجلا منهم وامرأة زنيا فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تجدون في التوراة في شأن الرجم فقالوا نفضحهم ويجلدون فقال عبد الله بن سلام كذبتم إن فيها الرجم فأتوا بالتوراة فنشروها فوضع أحدهم يده على آية الرجم فقرأ ما قبلها وما

کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لیا اور ان کے ہاتھ میں اس ڈول کا چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں ایسا کوئی جوان مرد نہیں دیکھا جو ان کی طرح چرس کھینچ سکے۔ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے۔ ہمام سے حضرت ابوہریرہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر نے دو ڈول نکالے۔

ابوعثمان فرماتے ہیں، مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ آپ کے پاس موجود تھیں۔ پس وہ آپ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے دریافت فرمایا، یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم، میں نے تو انہیں دحیہ کلبی ہی سمجھا تھا لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ معتمر کے والد نے ابوعثمان سے دریافت کیا کہ یہ حدیث آپ نے کس سے سنی ہے؟ جواب دیا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

آیت کریمہ کا مفہوم، ارشاد باری تعالیٰ ہے، جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا جانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں (سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودیوں نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، تم رجم کے بارے میں توریت کے اندر کیا حکم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم زانیوں کو ذلیل کرتے اور کوڑے لگاتے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پس توریت لا کر اسے پڑھا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com


بَعْضُهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنَا عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

بَابُ ۳۳۰ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

۸۳۸ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا.

۸۳۹ ۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

۸۴۰ ۔ حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۳۳۱

۸۴۱ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ

عبداللہ بن سلام نے کہا :۔ اپنا ہاتھ ہٹاؤ ۔ جب ہاتھ ہٹا یا گیا تو اس کے نیچے آیت رجم موجود تھی ۔ وہ کہنے لگے :۔ اے محمد آپ نے درست فرمایا ، واقعی تورات میں رجم کی آیت موجود ہے ۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو سنگسار کیا گیا ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی پتھروں سے بچانے کی غرض سے عورت

## شق القمر کا معجزہ

مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند کے شق ہونے کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا ، یعنی دو ٹکڑے ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر گواہ رہنا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دئے تھے ۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ۔ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہوئے تھے ۔

## دیگر معجزات رسول عربی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اندھیری رات میں اپنے گھروں کو گئے اور ان دونوں کے ہاتھوں میں چراغ کی طرح کوئی چیز روشن تھی ۔ جب راستے میں وہ دونوں جدا ہوئے تو وہ چراغ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ہو گیا ، یہاں تک کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حتى أتى أهله.

۸۴۲۔ حدثنا عبد الله بن الأسود حدثنا يحيى عن إسماعيل حدثنا قيس سمعت المغيرة ابن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال ناس من أمتي ظاهرين حتى يأتيهم أمر الله وهم ظاهرون.

۸۴۳۔ حدثنا الحميدي حدثنا الوليد قال حدثني ابن جابر قال حدثني عمير بن هانئ أنه سمع معاوية يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال من أمتي أمة قائمة بأمر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى يأتيهم أمر الله وهم على ذلك قال عمير فقال مالك بن يخامر قال معاذ وهم بالشام فقال معاوية هذا مالك يزعم أنه سمع معاذا يقول وهم بالشام.

۸۴۴۔ حدثنا علي بن عبد الله أخبرنا سفيان حدثنا شبيب بن غرقدة قال سمعت الحي يحدثون عن عروة أن النبي صلى الله عليه وسلم أعطاه دينارا يشتري له به شاة فاشترى له به شاتين فباع إحداهما بدينار وجاءه بدينار وشاة فدعا له بالبركة في بيعه وكان لو اشترى التراب لربح فيه قال سفيان كان الحسن بن عمارة جاءنا بهذا الحديث عنه قال سمعه شبيب من عروة فأتيته فقال شبيب إني لم أسمعه من عروة قال سمعت الحي يخبرونه عنه ولكن سمعته يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الخير معقود بنواصي الخيل إلى يوم القيامة قال وقد رأيت في داره سبعين فرسا قال سفيان يشتري له شاة كأنها أضحية.

۸۴۵۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله

گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب ہوں گے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انھیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعوٰی ہے کہ انھوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں ہیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا۔ پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے دو بکریاں خریدلیں۔ پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ دیا اور بکری اور دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے ان کی تجارت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس سے بھی منافع حاصل کر لیتے۔ ـ اسے سفیان حسن بن عمارہ، شبیب، عروہ کا قبیلہ اور وہ حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں ـــ ان شبیب نے براہ راست حضرت عروہ سے یہ سنا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے وابستہ ہے۔ شبیب فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے در دولت پر ستر گھوڑے دیکھے ـــ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو خریدی گئی شاید وہ قربانی کے لیے تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قال اخبرني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخيل في نواصيها الخير الى يوم القيامة.

٨٣٦ - حدثنا قيس بن حفص حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن ابي التياح قال سمعت انسا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل معقود في نواصيها الخير.

٨٣٧ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخيل لثلاثة لرجل اجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر فاما الذي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله فاطال لها في مرج او روضة فما اصابت في طيلها من المرج او الروضة كانت له حسنات ولو انها قطعت طيلها فاستنت شرفا او شرفين كانت ارواثها حسنات له ولو انها مرت بنهر فشربت ولم يرد ان يسقيها كان ذلك له حسنات ورجل ربطها تغنيا وسترا وتعففا ولم ينس حق الله في رقابها وظهورها فهي له كذلك ستر. ورجل ربطها فخرا ورياء ونواء لاهل الاسلام فهي وزر وسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمر فقال ما انزل علي فيها الا هذه الاية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره.

٨٣٨ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ايوب عن محمد سمعت انس بن مالك رضي الله عنه يقول: صبح رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر بكرة وقد خرجوا بالمساحي فلما راوه قالوا محمد والخميس واحالوا الى الحصن يسعون

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ بھلائی قیامت تک وابستہ رہے گی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ گھوڑے تین مقاصد کے لیے ہو سکتے ہیں کسی کے لیے باعثِ ثواب، کسی کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور کسی کے لیے گناہ کا موجب۔ وہ شخص جس کے لیے گھوڑا رکھنا باعثِ ثواب ہوتا ہے جو جہاد کے لیے گھوڑا باندھے۔ پھر کسی چراگاہ یا باغ میں اسے چرنے کے لیے ایک لمبی سی رسی سے باندھ دے تو جس قدر زمین اس چراگاہ یا باغ کی اس رسی کے نیچے آئے گی اسی کے مطابق اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ پھر وہ رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے روندتا ہوا طے کر جائے تو اس کی لید تک مالک کے لیے باعثِ ثواب ہوگی۔ اگر وہ کسی نہر سے پانی پی لے خواہ مالک کا ارادہ اسے پانی پلانے کا نہ ہو تب بھی اس پر اسے نیکیاں ملیں گی۔ اگر کوئی غربت کو چھپانے، پردہ پوشی کرنے اور مانگنے سے بچنے کی خاطر گھوڑا رکھے اور اللہ کے حق کا جو اس کی گردن اور پیٹھ پر رکھا ہے اسے نہ بھلائے تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہوگا۔ اگر تکبر یا ریاکاری کے باعث گھوڑا رکھا یا مسلمانوں کی مخالفت میں تو یہ اس کے اوپر بوجھ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میرے اوپر تو کچھ نازل نہیں ہوا ماسوائے اس آیت کے جو بڑی جامع ہے کہ جو ذرہ برابر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے تو اسے دیکھے گا۔ (سورہ زلزال)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے تو وہ لوگ اپنی کسیاں وغیرہ لے کر نکل رہے تھے۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو "محمد اور ان کی فوج" کہتے ہوئے واپس قلعے کی جانب دوڑے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com


فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.

بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور فرمایا۔ خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ایسے کافروں کی صبح خراب ہو کر رہتی ہے۔

٨٣٩ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لپ بھر کر ڈالی اور فرمایا کہ اسے اپنے جسم سے لگالو۔ پس میں نے لگالی، تو اس کے بعد میں کبھی کسی حدیث کو نہیں بھولا۔

## بَابُ ٣٨٢ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ.

## صحابۂ کرام کے فضائل۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی یا مسلمانی کی حالت میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔

ف: قربان جائیں اس نوازنے کے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چادر پھیلائی پھر اس میں اپنے ہاتھ سے ایک لپ ڈال دیا۔ ڈالا کیا؟ کسی کو نظر نہ آیا۔ کسی نے کچھ بھی نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بانٹنے والے نے کیا عطا فرما دیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا پایا! ہاں حضرت ابوہریرہ کو بغیر طلب کے یہ دولت بے نہایت بارگاہِ مصطفوی سے مل گئی کہ اس کے بعد وہ کسی حدیث کو نہ بھولے۔ اسی لیے تو امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے شانِ مصطفوی کے بارے میں فرمایا ہے۔

وہ خدا ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ بکثرت جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو پس لوگ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ کثیر تعداد میں جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بڑی تعداد میں اکٹھے ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فيكم من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم.

٨٥١۔ حدثني إسحٰق حدثنا النضر أخبرنا شعبة عن أبي جمرة سمعت زهدم بن مضرب سمعت عمران بن حصين رضي الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير أمتي قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين أو ثلاثا ثم إن بعدكم قوما يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن.

٨٥٢۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء قوم تسبق شهادة أحدهم يمينه ويمينه شهادته. قال إبراهيم وكانوا يضربوننا على الشهادة والعهد ونحن صغار.

باب ۳۸۲ مناقب المهاجرين وفضلهم منهم أبو بكر عبد الله بن أبي قحافة التيمي رضي الله عنه وقول الله تعالى للفقراء المهاجرين الذين أخرجوا من ديارهم وأموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله أولٰئك هم الصادقون وقال إلا تنصروه فقد نصره الله إلى قوله إن الله معنا. قالت عائشة وأبو سعيد وابن عباس رضي الله عنهم وكان أبو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم في الغار.

٨٥٣۔ حدثنا عبد الله بن رجاء حدثنا

کے اصحاب کی صحبت سے مشرف ہونے والوں کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو وہ لوگ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب زمانوں سے میرا زمانہ بہتر ہے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے بعد آپ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا گیا ہوگا اور نذریں مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے موٹے تازے ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم سے پہلے ان کی گواہی ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہمیں پیٹا کرتے تھے۔

**مہاجرین کے فضائل و مناقب**:۔ ان میں سے حضرت ابوبکر عبد اللہ بن ابو قحافہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے، اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی سچے ہیں (سورہ الحشر آیت ۸) اور ارشاد ربانی ہے:۔ اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی ...... تا معنا (سورہ التوبہ، آیت ۴۰)۔ حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ
عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ مُرِ الْبَرَاءَ
فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ
صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ قَالَ ارْتَحَلْنَا
مِنْ مَكَّةَ فَأَحْيَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى
أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ
أَرَى مِنْ ظِلٍّ فَآوِي إِلَيْهِ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا
فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ
اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى
مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ
إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ
فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ
قُرَيْشٍ سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ
لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَبَنًا قَالَ نَعَمْ
فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ
يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ
فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَحَلَبَ
لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ
عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ
اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قُلْتُ
قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى فَارْتَحَلْنَا
وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ
سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَقُلْتُ

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (میرے والد) حضرت عازب سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت ابو بکر نے حضرت عازب سے کہا کہ براء سے کہیے کہ کجاوہ کو اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے وہ کہنے لگے کہ یہ اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک آپ ہمیں بتا نہ دیں کہ آپ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بندوبست کیا جبکہ آپ دونوں گھر سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب ہم نے مکہ معظمہ سے کوچ کیا تو ایک رات اور ایک دن چلتے رہے یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا۔ پس میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ کوئی سایہ نظر آئے تو سستانے کو ٹھہریں۔ پس ایک پتھر کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ دیکھا۔ پس میں نے اس جگہ کو ہموار کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام کے لیے وہاں فرش بچھا دیا۔ پھر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! آرام فرمائیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے۔ پھر میں یہ دیکھنے کے لیے ادھر ادھر چل دیا کہ کوئی آدمی نظر آئے۔ اسی اثناء میں ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانک کر اسی پتھر کی جانب آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ بھی اس پتھر سے وہی کچھ چاہتا تھا جو ہم نے چاہا۔ میں نے اس سے پوچھا اے لڑکے! تم کس کے ہو؟ اس نے جواب دیا، فلاں قریشی کا۔ جب اس نے نام بتایا تو میں نے پہچان لیا۔ پھر میں نے دریافت کیا، کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے کہا، کیا تو دودھ دوہے گا؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ میں نے اس سے دوہنے کے لیے کہا تو اس نے اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ کر اس کی ٹانگیں باندھ دیں۔ میں نے کہا کہ اس کے تھن تو صاف کر لو اور پھر ہتھیلیوں کو۔ (اس نے اسی طرح کیا)۔ راوی نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔ پس اس نے ایک برتن میں دودھ نکال دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بیدار پایا۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! دودھ نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر میں عرض پرداز ہوا۔ یا رسول اللہ! چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔ فرمایا، بہت اچھا۔ پس ہم دونوں چل دیے اور قوم ہماری تلاش میں سرگرداں تھی لیکن کسی ایک نے بھی ہمارا کھوج نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



هٰذا الطلب قد لحقنا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا.

۸۵۳. حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن ثابت عن انس عن ابي بكر رضي الله عنه قال كنت للنبي صلى الله عليه وسلم وانا في الغار لو ان احدهم نظر تحت قدميه لابصرنا فقال ما ظنك يا ابا بكر باثنين الله ثالثهما.

باب ۳۸۲ قول النبي صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب الا باب ابي بكر قاله ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۸۵۵. حدثني عبد الله بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فليح قال حدثني سالم ابو النضر عن بسر بن سعيد عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس وقال ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله قال فبكى ابو بكر فعجبنا لبكائه ان يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خير فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان ابو بكر اعلمنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت متخذا خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر ولكن اخوة الاسلام ومودته لا يبقين في المسجد باب الا سد الا باب ابي بكر.

باب ۳۸۳ فضل ابي بكر بعد النبي صلى الله عليه وسلم.

۸۵۶. حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا سليمان عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كنا نخير بين الناس في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فنخير ابا بكر ثم عمر بن الخطاب

جعشم کے جو گھوڑے پر سوار ہو کر آ رہا تھا میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہ طلب کرنے والا ہمیں آ پہنچا ہے۔ فرمایا کوئی غم نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا جبکہ میں غار میں تھا کہ اگر کسی کافر نے اپنے قدموں کی طرف نظر کی تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ پس آپ نے فرمایا۔ ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

## حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت۔

فرمان رسالت ہے کہ تمام دروازے بند کر دو سوائے در ابوبکر کے اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ جو کچھ دنیا میں ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کر لے۔ پس اس بندے نے اسے پسند کر لیا جو اللہ کے پاس ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر رونے لگے۔ ہمیں ان کے رونے پر تعجب آیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی شخص کے متعلق خبر دے رہے تھے کہ اسے اختیار دیا گیا۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو خود اپنے اختیار کے متعلق فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہو گیا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر نے کیا ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو بیشک وہ ابوبکر ہوتے۔ لیکن اسلامی اخوت اور دوستی کا رشتہ تو موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی

## حضرت ابوبکر تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو۔ رضی اللہ تعالیٰ

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ثم عثمان بن عفان رضی الله عنهم.

باب قول النبی صلی الله علیه وسلم لو کنت متخذا خلیلا قاله ابو سعید

۸۵۷۔ حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا وهیب حدثنا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر ولکن اخی وصاحبی. حدثنا معلی وموسی قال حدثنا وهیب عن ایوب وقال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذته خلیلا ولکن اخوة الاسلام افضل.

۸۵۸۔ حدثنا قتیبة حدثنا عبد الوهاب عن ایوب مثله. سلیمان بن حرب اخبرنا حماد بن زید عن ایوب عن عبد الله بن ابی ملیکة قال کتب اهل الکوفة الی ابن الزبیر فی الجد فقال اما الذی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت متخذا من هذه الامة خلیلا لاتخذته انزله ابا یعنی ابا بکر.

باب

۸۵۹۔ حدثنا الحمیدی ومحمد بن عبد الله قال حدثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه قال اتت امراة النبی صلی الله علیه وسلم فامرها ان ترجع الیه قالت ارایت ان جئت ولم اجدک کانها تقول الموت قال علیه السلام ان لم تجدینی فاتی ابا بکر.

۸۶۰۔ حدثنا احمد بن ابی الطیب حدثنا اسمعیل بن مجالد حدثنا بیان بن بشر عن وبرة بن عبد الرحمن عن همام قال سمعت عمارا یقول رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وما معه الا خمسة اعبد وامراتان وابو بکر.

۸۶۱۔ حدثنی هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا زید بن واقد عن بسر بن عبید الله عن

عنہم

## اگر رسول خدا کسی کو خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے۔

یہ حدیث حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انھیں (ابوبکر کو) خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابو ملیکہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے یہ لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بتایا جائے۔ انھوں نے جواب دیا کہ جس ہستی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بناتا، انھوں نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے یعنی حضرت ابوبکر نے۔

## حضرت ابوبکر کے دیگر فضائل۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر کسی روز آنا۔ عرض گزار ہوئی کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کی مراد وفات سے تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وہ وقت میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے ہوئے حاضر ہوئے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَائِذِ اللهِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا۔

۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا۔

۸۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ

یہاں تک کہ ان کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہ صاحب لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور بتانے لگے کہ میرے اور حضرت عمر فاروق کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر نادم ہو کر حضرت ابوبکر کے در دولت پر حاضر ہوئے اور ان کے بارے میں پوچھا۔ جواب ملا کہ وہ گھر میں نہیں ہیں۔ پس یہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرنور چہرے کا رنگ بدل گیا اور یہ صورت حال دیکھ کر حضرت ابوبکر ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھ سے بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ یہ دو مرتبہ عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے لیکن اکیلے ابوبکر نے کہا کہ یہ سچ فرماتے ہیں اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر کو کسی نے اذیت نہیں پہنچائی۔

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کا امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا۔ جب واپس آیا تو آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ آدمیوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟ فرمایا، عائشہ کے ساتھ۔ میں پھر عرض پرداز ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا، ان کے والد ماجد کے ساتھ۔ میں نے عرض کی، پھر ان کے بعد؟ فرمایا۔ عمر بن خطاب اور ان کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کیا اور ایک بکری کو پکڑ کر لے گیا۔ چرواہے نے بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ پس بھیڑیا اسے مخاطب کر کے کہنے لگا،

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الراعي فالتفت إليه الذئب فقال من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري وبينا رجل يسوق بقرة قد حمل عليها فالتفتت إليه فكلمته فقالت إني لم أخلق لهذا ولكني خلقت للحرث قال الناس سبحان الله قال النبي صلى الله عليه وسلم فإني أومن بذلك وأبو بكر وعمر ابن الخطاب رضي الله عنهما.

اس چیر پھاڑ کے دن ان کا محافظ کون ہوگا جس روز میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہیں ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل کو ہانک کرلے جارہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہوگیا۔ بیل نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے اس لیے تو پیدا نہیں فرمایا گیا، بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان واقعات کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی۔

٨٦٤ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال أخبرني ابن المسيب سمع أبا هريرة رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيتني على قليب عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم أخذها ابن أبي قحافة فنزع بها ذنوبا أو ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ضعفه ثم استحالت غربا فأخذها ابن الخطاب فلم أر عبقريا من الناس ينزع نزع عمر حتى ضرب الناس بعطن.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول بھی تھا۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ پھر ابن ابو قحافہ (ابوبکر) نے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کی آب کشی میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول چرس بن گیا اور ابن خطاب نے سنبھال لیا۔ میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح چرس کھینچتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ سب کو سیراب کر دیا۔

٨٦٥ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيمة فقال أبو بكر إن أحد شقي ثوبي يسترخي إلا أن أتعاهد ذلك منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنك لست تصنع ذلك خيلاء قال موسى فقلت لسالم أذكر عبد الله من جر إزاره قال لم أسمعه ذكر إلا ثوبه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ازراہ تکبر کپڑا گھسیٹے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے۔ لہٰذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا ازراہ تکبر نہیں کرتے۔ موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ کہا ہے؟ جواب دیا، نہیں بلکہ میں نے تو ثَوْبَهُ سنا ہے۔

٨٦٦ - حدثنا أبو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري قال أخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِي يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

۸۶۴، حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلٰى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہے اسے جہاد والے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات والے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے ہیں یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا، ہاں اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر مقام سنح میں تھے۔ اسمٰعیل راوی کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا بالائی حصہ ہے۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو کر کہنے لگے، خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا:۔ خدا کی قسم میرے دل میں یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور تندرست کر کے اٹھائے گا۔

اور ضرور ................

آپ کافروں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے پس حضرت ابوبکر آگئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، آپکو بوسہ دیا اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ حیات و ممات دونوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دوبارہ پھر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وقال: إنك ميت وإنهم ميتون وقال
وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله
الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على
أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا
وسيجزي الله الشاكرين قال فنشج
الناس يبكون. قال واجتمعت الأنصار إلى سعد
ابن عبادة في سقيفة بني ساعدة فقالوا منا
أمير ومنكم أمير فذهب إليهم أبو بكر وعمر بن
الخطاب وأبو عبيدة بن الجراح فذهب عمر
يتكلم فأسكته أبو بكر وكان عمر يقول: والله
ما أردت بذلك إلا أني قد هيأت كلاما قد
أعجبني خشيت أن لا يبلغه أبو بكر ثم
تكلم أبو بكر فتكلم أبلغ الناس فقال
في كلامه نحن الأمراء وأنتم الوزراء
فقال حباب بن المنذر، لا والله لا نفعل
منا أمير ومنكم أمير فقال أبو بكر لا
ولكنا الأمراء وأنتم الوزراء هم أوسط
العرب دارا وأعربهم أحسابا فبايعوا عمر أو
أبا عبيدة فقال عمر بل نبايعك أنت فأنت
سيدنا وخيرنا وأحبنا إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فأخذ عمر بيده
فبايعه وبايعه الناس. فقال قائل قتلتم
سعد بن عبادة فقال عمر قتله الله. و
قال عبد الله بن سالم عن الزبيدي قال
عبد الرحمن بن القاسم أخبرني القاسم
أن عائشة رضي الله عنها قالت: شخص
بصر النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال
في الرفيق الأعلى ثلاثا. وقص الحديث
قالت فما كانت من خطبتهما من خطبة

اور فرمایا: اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے جب حضرت ابوبکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: سن لو! جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً وہ وفات پا چکے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، تو اس کا خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا اور اس نے فرمایا ہے۔ بیشک اے محبوب! تم نے انتقال فرمانا ہے اور انھوں نے بھی مرنا ہے (سورۃ الزمر، آیت ۳۰) اور فرمایا ہے:۔ اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے۔ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا۔ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا (سورۃ آل عمران، آیت ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ لوگ بے اختیار رونے لگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انصار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ (مہاجرین) میں سے۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر بولنے لگے تو حضرت ابوبکر نے انھیں روکا۔ حضرت عمر کہا کرتے تھے بخدا میں کچھ نہ کہتا لیکن میرے دل میں ایک ایسی بات آئی جس نے مجھے حیران کر دیا پس میں حضرت ابوبکر تک وہ بات نہ پہنچانے سے ڈرا۔ پھر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی اور بلیغ لفظوں میں کلام فرمایا۔ انھوں نے فرمایا کہ امارت ہماری ہے اور وزارت آپ کی۔ اس پر حضرت حباب بن منذر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا بلکہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ ایسا نہ کیجئے بلکہ امیر ہم میں سے ہوں اور وزراء آپ کی ہو کیونکہ رہائش کے لحاظ سے قریش کی مرکزی حیثیت ہے اور حسب و نسب کی رو سے بھی بہترین شمار ہوتے ہیں۔ پس آپ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجئے پس حضرت عمر نے کہا کہ ہم تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں ہم سب سے بہتر اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ منظور نظر ہیں۔ پس حضرت عمر نے ان کا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ.

۸۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۸۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ لَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي

ہاتھ پکڑا اور بیعت کر لی پھر دوسرے تمام حضرات نے بھی بیعت کر لی۔ اس وقت کسی نے کہہ دیا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قتل ہے تو یہ اللہ نے کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخری ۴

نفاق سے تھا۔ قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔ پھر جب حضرت ابوبکر نے لوگوں کو راہ ہدایت دکھائی اور انہوں نے حق کو پہچان لیا تو آیہ کریمہ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ سے إِلَى الشَّاكِرِينَ تک تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد محترم (حضرت علی) سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا، حضرت ابوبکر ہیں۔ میں نے پوچھا، پھر کون ہے؟ فرمایا پھر حضرت عمر ہیں اور میں حضرت عثمان کا نام لینے سے ڈرا۔ میں نے پوچھا، پھر آپ ہیں؟ فرمایا، میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک عام شخص ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ پس اس کو تلاش کروانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کیسی صورت حال سے دوچار کر دیا کہ رسول اللہ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرنا پڑا جبکہ نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا:۔ تو نے رسول خدا اور لوگوں کو روک دیا حالانکہ یہ پانی کی جگہ نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا، جو اللہ نے چاہا وہ ان سے کہلوایا اور انہوں نے میرے پہلو میں گھونسے بھی مارے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ

سو وقت نبی کریم نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا۔ رفیق اعلیٰ میں۔ پھر باقی حدیث بیان کی گئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان دونوں حضرات کے خطبہ دینے سے اللہ تعالیٰ نے بڑا فائدہ پہنچایا۔ حضرت عمر نے لوگوں کو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



خاصرتي فلا يمنعني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أصبح على غير ماء فأنزل الله آية التيمم فقال أسيد ابن الحضير ما هي بأول بركتكم يا آل أبي بكر فقالت عائشة فبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته.

٨٧٠۔ حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شعبة عن الأعمش قال سمعت ذكوان يحدث عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه تابعه جرير وعبد الله بن داود وأبو معاوية ومحاضر عن الأعمش.

٨٧١۔ حدثنا محمد بن مسكين أبو الحسن حدثنا يحيى بن حسان حدثنا سليمان عن شريك بن أبي نمر عن سعيد بن المسيب قال أبو موسى الأشعري أنه توضأ في بيته ثم خرج فقلت لألزمن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولأكونن معه يومي هذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج ووجه ههنا فخرجت على أثره أسأل عنه حتى دخل بئر أريس فجلست عند الباب وبابها من جريد حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته فتوضأ فقمت إليه فإذا هو جالس على بئر أريس وتوسط قفها وكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر فسلمت عليه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لأكونن بواب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء أبو بكر فدفع الباب فقلت من هذا فقال أبو بكر فقلت على رسلك ثم ذهبت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک آرام فرماتے رہے اور پانی بھی نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا۔ حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے، اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں سوار تھی تو ہار بھی اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو۔ اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو وہ ان کے ایک مُد یا نصف کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبداللہ بن داؤد، ابو معاویہ، محاضر نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے کہ آج میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا اور ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقشِ قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے یہاں تک کہ بئر اریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرما لیا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بئر اریس پر بیٹھے تھے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکا لیا میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہوں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُهُ تُصِيبُكَ. فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، ابوبکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہریئے۔ پھر میں جاکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ابوبکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔ میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر سے کہا کہ اندر آجایئے اور رسول خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب چبوترے پر بیٹھ گئے، اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکالیں اور پنڈلیاں کھول دیں، جیسا کہ رسول اللہ نے کیا تھا۔ میں واپس آکر اپنی اسی جگہ بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا، اگر اب اللہ تعالیٰ کسی پر یہاں بھیجنے کا کرم فرمائے تو کاش! وہ میرے بھائی کو بھی ساتھ لیتا آئے۔ اسی اثنا میں کسی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن خطاب ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پھر میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا اور کہا۔ حضرت عمر اجازت طلب کررہے ہیں؟ فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں گیا اور کہا کہ اندر آجایئے اور رسول اللہ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس یہ اندر آئے اور چبوترے پر رسول اللہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکالیے۔ پھر میں واپس آکر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ فلاں (ان کے بھائی) کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائے۔ پس کسی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، عثمان بن عفان ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سناؤ اور ایک مصیبت انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے لیے کہا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی خوشخبری سنا رہے ہیں اور ایک مصیبت آپ کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چبوترے کو بھرا ہوا دیکھ کر دوسری جانب جا بیٹھے۔ شریک نے سعید بن مسیب کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں مراد لیتا ہوں۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



٨٧٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان ایک روز احد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے باعث اسے وجد آگیا۔ آپ نے فرمایا، احد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

ف: یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق شہید فرمایا۔ معلوم ہوا کہ آپ کو پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ ان دونوں حضرات کو شہید کیا جائے گا۔ یہی بات اسی جلد کی حدیث ٨٨٣ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٨٧٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا وَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ. قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ يَقُولُ حَتَّى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:- کہ دوران خواب میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی آگئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جواں مرد نہیں دیکھا جو ان کا کام کر سکے حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے۔ ابن وہب کا قول ہے کہ العطن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اونٹ سیراب ہو گئے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر بٹھا دیا گیا۔

٨٧٤ - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا۔ پس انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ "تابوت" پر رکھا جا چکا تھا تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالے آپ کو ضرور آپ کے دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو بار ہا فرماتے ہوئے سنتا کہ میں ابوبکر اور عمر تھے۔ میں ابوبکر اور عمر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت و
ابوبکر وعمر فان کنت لارجوا ان یجعلک
الله معهما فالتفت فاذا هو علی ابن
ابی طالب.

٨٧٥ - حدثنی محمد بن یزید الکوفی حدثنا
الولید عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن محمد
بن ابراهیم عن عروة ابن الزبیر قال سالت
عبد الله بن عمرو عن اشد ما صنع المشرکون
برسول الله صلی الله علیه وسلم قال رایت
عقبة ابن ابی معیط جاء الی النبی صلی الله علیه
وسلم وهو یصلی فوضع رداءه فی عنقه فخنقه
به خنقا شدیدا فجاء ابوبکر حتی دفعه
عنه فقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی
الله وقد جاءکم بالبینات من ربکم.

## باب ٣٣ مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه

٨٧٦ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا عبد العزیز
الماجشون حدثنا محمد بن المنکدر عن
جابر ابن عبد الله رضی الله عنهما قال قال
النبی صلی الله علیه وسلم رایتنی دخلت الجنة
فاذا انا بالرمیصاء امراة ابی طلحة و
سمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا
بلال ورایت قصرا بفنائه جاریة فقلت
لمن هذا فقال لعمر فاردت ان ادخله
فانظر الیه فذکرت غیرتک فقال عمر بابی
یا رسول الله اعلیک اغار.

٨٧٧ - حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا اللیث
قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی

نے کہا - میں ابوبکر اور عمر گئے - اسی لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا - جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے -

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے بڑا سلوک جو کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے - اس نے آپ کی مبارک گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا - پس حضرت ابوبکر آ گئے اور اسے ہٹاتے ہوئے - فرمایا:- کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تحقیق تمہارے پاس اپنے رب سے معجزے لے کر آیا ہے -

## حضرت عمر بن خطاب کے مناقب

حضرت عمر ابو حفص قریشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - میں نے (شب معراج) خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابو طلحہ کی بیوی رمیصا کو دیکھا اور میں نے چپل سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی - میں نے پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ حضرت عمر کا - میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آ گئی - اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

٨٧٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمَ.

٨٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ مَبْثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ.

٨٨٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ

کہ آپ نے فرمایا۔ میں سو رہا تھا کہ خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک مکان کے کسی گوشے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ جواب دیا، حضرت عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی، اس لیے الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں سو رہا تھا کہ دوران خواب میں اتنا دودھ پیا جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس (دودھ) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، علم مراد ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرخی لگی ہوئی ہے۔ پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن کمزوری کے ساتھ، اللہ تعالٰی انہیں معاف فرمائے۔ ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول چرس بن گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ جانوروں کو سیراب کر کے ان کے ٹھکانے پر لے گئے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ عبقری سے مراد زرابی ہے۔ یحیٰی کا قول ہے کہ زرابی سے مراد ہے حاشیے اور جھالر والے قالین۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور گفتگو بھی خوب اونچی آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب نے اجازت

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ابن عبد الرحمٰن بن زید عن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال استاذن عمر ابن الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتھن علی صوتہ فلما استاذن عمر بن الخطاب قمن فبادرن الحجاب فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عمر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک فقال عمر اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر فانت احق ان یھبن یا رسول اللہ ثم قال عمر یا عدوات انفسھن اتھبنني ولا تھبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک۔

۸۸۱ - حدثنا محمد بن المثنی حدثنا یحیی عن اسماعیل حدثنا قیس قال قال عبد اللہ ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر۔

۸۸۲ - حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ حدثنا عمر بن سعید عن ابن ابی ملیکۃ انہ سمع ابن عباس یقول وضع عمر علی سریرہ فتکنفہ الناس یدعون ویصلون قبل ان یرفع وانا فیھم فلم یرعنی الا رجل آخذ منکبی فاذا علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی اللہ بمثل عملہ منک وایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک وحسبت انی

طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندان مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انھوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا۔ اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے جواب دیا۔ ہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

- - - - - - - - - - -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر مسلمان ہوگئے اس وقت سے ہم برابر کامیاب ہوتے آرہے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو تابوت پر رکھا گیا تو لوگوں کا جمگھٹا ہوگیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نمازیں پڑھتے رہے اور میں بھی ان میں تھا۔ اچانک ایک شخص نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انھوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں جو مجھے آپ کے برابر محبوب ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم، میں تو یہی گمان کرتا تھا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



كنت كثيرا أسمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول كنت أنا وأبو بكر وعمر وذهبت أنا وأبو بكر وعمر ودخلت أنا وأبو بكر وعمر وخرجت أنا وأبو بكر وعمر.

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابوبکر و عمر تھے میں اور ابوبکر و عمر گئے ہیں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے ہیں اور ابوبکر و عمر نکلے۔

۸۸۳۔ حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد وقال لي خليفة حدثنا محمد بن سواء وكهمس بن المنهال قالا حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: صعد النبي صلى الله عليه وسلم إلى أحد ومعه أبو بكر وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه برجله وقال اثبت أحد فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيدان.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوہِ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ نے ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا:۔ احد ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

۸۸۴۔ حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمر هو ابن محمد أن زيد بن أسلم حدثه عن أبيه قال سألني ابن عمر عن بعض شأنه يعني عمر فأخبرته فقال ما رأيت أحدا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من حين قبض كان أجد وأجود حتى انتهى من عمر بن الخطاب.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر کے بعض حالات پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پا جانے کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔

۸۸۵۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الساعة فقال متى الساعة قال وماذا أعددت لها قال لا شيء إلا أني أحب الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فقال أنت مع من أحببت قال أنس فما فرحنا بشيء فرحنا بقول النبي صلى الله عليه وسلم أنت مع من أحببت قال أنس فأنا أحب النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر وأرجو أن أكون معهم بحبي إياهم وإن لم أعمل بمثل أعمالهم.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ ہو جن سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا۔ جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر سے۔ لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۸۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

۸۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کر کے اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے پیچھا کر کے اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیئے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔ بتاؤ چیر پھاڑ کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وہاں موجود نہ تھے۔

۸۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص تو سینے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ الدِّينُ.

٨٨٩ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا.

٨٩٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ

فرمایا: دین۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس نے کہا۔ گویا وہ تسلی دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے امیر المومنین! اگر یہ وہی وقت ہے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب رہے ہیں اور ان کی صحبت سے اچھی طرح فیض یاب ہوئے ہیں پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر کے مصاحب رہے اور ان کے ساتھ آپ کی خوب اچھی صحبت رہی۔ پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی صحابۂ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت بھی بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حالت میں جدائی ہوگی کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا:۔ یہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ پھر جو آپ نے حضرت ابوبکر کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالے کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر فرمایا۔ جزع وفزع کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ آپ کی اور دیگر اصحاب رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو عذاب الٰہی کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرات پر نثار کر دیتا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے ایک باغ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے۔ پس میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُوبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُقَيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

## بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

فرمایا تھا۔ پس انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی بشارت دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پس جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے انھیں بتلا دیا پس انھوں نے خدا کا شکر ادا کیا پھر ایک آدمی نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انھیں بھی جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت پر جو انھیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، وہ میں نے انھیں بتا دیا۔ انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

## حضرت عثمان کے مناقب

اسم گرامی عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیر رومہ کنوئیں کو کھدوائے اس کے لیے جنت ہے۔ پس اسے حضرت عثمان نے کھدوا دیا اور فرمایا کہ جو تنگی والے لشکر کا سامان مہیا کر دے، اس کو جنت ملے گی تو حضرت عثمان نے سامان فراہم کر دیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کا خیال رکھنے کے لیے فرمایا۔ پس ایک آدمی نے آکر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا۔ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ دیکھی تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت مانگی، تو فرمایا۔ انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ معلوم ہوا کہ وہ حضرت عمر تھے۔ پھر ایک اور آدمی نے اجازت مانگی تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انھیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قال حماد وحدثنا عاصم الاحول وعلي بن الحكم سمعا ابا عثمان يحدث عن ابي موسى بنحوه وزاد فيه عاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قاعدا في مكان فيه ماء قد انكشف عن ركبتيه او ركبته فلما دخل عثمان غطاها۔

۹۳۔ حدثني احمد بن شبيب بن سعيد قال حدثني ابي عن يونس قال ابن شهاب اخبرني عروة ان عبيد الله بن عدي بن الخيار اخبره ان المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث قال ما يمنعك ان تكلم عثمان لاخيه الوليد فقد اكثر الناس فيه فقصدت لعثمان حتى خرج الى الصلوة قلت ان لي اليك حاجة وهي نصيحة لك قال ايها المرء منك قال معمر اراه قال اعوذ بالله منك فانصرفت فرجعت اليهم اذ جاء رسول عثمان فاتيته فقال ما نصيحتك فقلت ان الله سبحانه بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم فهاجرت الهجرتين وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت هديه وقد اكثر الناس في شان الوليد قال ادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لا ولكن خلص الي من علمه ما يخلص الى العذراء في سترها قال اما بعد فان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق فكنت ممن استجاب لله ولرسوله وآمنت بما بعث به وهاجرت الهجرتين كما قلت وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعته فوالله ما عصيته ولا غششته

عفان تھے۔ حضرت ابوموسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن عاصم راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ نے اپنے دونوں گھٹنے کھولے ہوئے تھے یا ایک گھٹنا، لیکن جب حضرت عثمان آئے تو آپ نے اسے ڈھانپ لیا۔

عبیداللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایات ہیں۔ پس میں نے حضرت عثمان سے ملنے کا ارادہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔ میں نے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا ہے۔ فرمایا: بھلے آدمی آپکا! معمر کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا: آپ سے خدا پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آ پہنچا کہ حضرت عثمان کا قاصد بلانے آگیا تو میں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا۔ آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی۔ آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مانی ہجرت کا دو دفعہ شرف حاصل کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپکا اسوۂ حسنہ کو بچشم خود دیکھا، تو اکثر لوگ ولید کے طرز عمل سے شاکی ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپکے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا:۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا پس میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور انکے رسول کی بات مانی اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے جیسا کہ آپ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور آپ سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا، یہاں تک کہ وہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ مِثْلَهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِيْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ لَهُمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَبْلُغُنِيْ عَنْكُمْ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ فَسَنَاْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِدَهٗ فَجَلَدَهٗ ثَمَانِيْنَ.

میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عمر کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنا دیا گیا تو جو حق ان دونوں حضرات کو حاصل تھا کیا مجھے وہ حاصل نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں فرمایا۔ لوگوں کی جو باتیں آپ نے مجھے پہنچائی ہیں جیسا کہ ولید کے بارے میں آپ نے شکایات کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی کو بلا کر درّے مارنے کا حکم دیا اور اسے ولید کو اسّی درّے مارے گئے۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر نہیں سمجھتے تھے، پھر حضرت عمر کے اور پھر حضرت عثمان کے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو ایک دوسرے پر فضیلت دیئے بغیر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ عبداللہ نے عبدالعزیز سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

---

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ

عثمان بن موہب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا، اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ وہ کہنے لگا، اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمایئے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان غزوۂ احد سے فرار کر گئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ عثمان بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب ہی رہے؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، ٹھہریئے میں ان واقعات کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جنگ احد سے راہ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوۂ بدر سے غائب رہے تو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ . وَ اَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَ كَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ .

٨٩٦ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا وَ مَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ قَالَ اسْكُنْ اُحُدُ اَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهٖ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ .

## بَابٌ ۳۹۰ قِصَّةُ الْبَيْعَةِ وَ الْاِتِّفَاقُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

٨٩٧ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ اَنْ يُّصَابَ بِاَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا اَتَخَافَانِ اَنْ تَكُوْنَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا اَمْرًا هِيَ لَهٗ مُطِيْقَةٌ مَا فِيْهَا كَبِيْرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا اَنْ تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِيَ اللّٰهُ لَاَدَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بھی شاملین بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جگہ اسی کو ان کے پاس بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف لے جانے کے بعد ہی پیش آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد اسے دوسرے دست مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا۔ اب جا اور ان ۳ (باتوں) کو ساتھ لے جا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے، تو اسے وجد آگیا۔ پس آپ نے فرمایا:۔ ٹھہر جا احد! میرا خیال ہے کہ آپ نے ٹھوکر بھی لگائی۔ کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

## حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق۔

عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے سے چند روز پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ان سے فرما رہے تھے، آپ دونوں نے یہ کیا کیا؟ فلاں زمین پر اتنا لگان مقرر کرتے وقت جو اس کے لیے ناقابل برداشت ہے، آپ کیوں نہ ڈرے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے جو لگان مقرر کیا وہ قابل برداشت ہے اور اس میں قطعاً زیادتی نہیں کی۔ پھر فرمایا۔ غور کرو، کہیں اتنا بوجھ تو نہیں رکھ دیا جو برداشت نہ کیا جا سکے؟ راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے جواب دیا۔ جی نہیں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا مال دوں گا کہ میرے بعد وہ کبھی کسی شخص کی محتاج ہی نہیں رہیں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چوتھے ہی روز آپ کو یہ صدمہ لاحق ہو

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إلى رجل بعدي ابدا قال فما اتت عليه الا اربعة حتى اصيب. قال اني لقائم ما بيني وبينه الا عبد الله ابن عباس غداة اصيب وكان اذا مر بين الصفين قال استووا حتى اذا لم ير فيهن خللا تقدم فكبر وربما قرأ سورة يوسف او النحل او نحو ذلك في الركعة الاولى حتى يجتمع الناس فما هو الا ان كبر فسمعته يقول قتلني او اكلني الكلب حين طعنه فطار العلج بسكين ذات طرفين لا يمر على احد يمينا ولا شمالا الا طعنه حتى طعن ثلاثة عشر رجلا من المسلمين طرح عليه برنسا فلما ظن العلج انه ماخوذ نحر نفسه وتناول عمر يد عبد الرحمن بن عوف فقدمه فمن يلي عمر فقد راى الذي ارى واما نواحي المسجد فانهم لا يدرون غير انهم قد فقدوا صوت عمر وهم يقولون سبحان الله سبحان الله فصلى بهم عبد الرحمن صلوة خفيفة فلما انصرفوا قال يا ابن عباس انظر من قتلني فجال ساعة ثم جاء فقال غلام المغيرة قال الصنع قال نعم قال قاتله الله لقد امرت به معروفا الحمد لله الذي لم يجعل ميتتي بيد رجل يدعي الاسلام قد كنت انت وابوك تحبان ان تكثر العلوج بالمدينة وكان اكثرهم رقيقا فقال ان شئت فعلت اي ان شئت قتلنا فقال كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم

گیا۔ عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جس روز آپ کو یہ صدمہ پہنچا تو میرے اور آپ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس تھے اور جب آپ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تو صفیں سیدھی کرنے کے لیے فرماتے اور جب آپ کو کوئی خلل نظر نہ آتا تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ اکثر اوقات آپ پہلی رکعت میں سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا ان جیسی کوئی دوسری سورت پڑھتے تاکہ لوگ شامل ہو جائیں۔ ابھی آپ نے تکبیر تحریمہ ہی کہی تھی کہ آواز آئی: مجھے کتے نے قتل کر دیا یا کاٹ کھایا ہے جبکہ اس نے آپ کو زخمی کیا۔ پس وہ غلام دو دھاری چھری لیے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا اور دائیں بائیں جس کے پاس سے گزرتا اسی کو زخمی کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سے سات حضرات تو اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں پہنچ گئے (مسلمانوں میں سے ایک بزرگ نے اسے دیکھ لیا تو اپنا بڑا سا کوٹ اس کے اوپر ڈال دیا اور پکڑ لیا) غلام نے دیکھا کہ اب وہ گرفتار ہو گیا ہے تو اسی چھری سے خودکشی کر لی۔ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے نزدیک تھے۔ پس جو کچھ میں نے دیکھا وہ ان حضرات نے بھی دیکھا جو نزدیک تھے لیکن جو مسجد کے کناروں پر تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہوا ماسوائے اس کے کہ وہ حضرت عمر کی زبان سے سبحان اللہ، سبحان اللہ سن رہے تھے۔ پس حضرت عبدالرحمن نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ابن عباس! ذرا دیکھو تو سہی، مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ وہ تھوڑی دیر دیکھتے رہے، پھر عرض گزار ہوئے کہ مغیرہ کے غلام نے۔ فرمایا: کاریگر نے؟ جواب دیا: ہاں۔ فرمایا: خدا اسے غارت کرے، میں نے تو اس سے اچھی بات ہی کی تھی۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ میری موت کسی مدعی اسلام کے ہاتھوں نہیں آئی۔ آپ اور آپ کے والد محترم یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں بکثرت غلام ہو جائیں، اسی لیے ان کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ایسا کروں اور اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ میں نے جواب دیا۔ جب وہ آپ کی بولی بولنے لگے، آپ کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے اور آپ کی طرح حج کرنے لگے تو انہیں قتل کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر آپ اپنے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور ہم بھی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إلى وصلوا قبلتكم وحجوا
حجكم فاحتمل إلى بيته فانطلقنا
معه وكأن الناس لم تصبهم
مصيبة قبل يومئذ فقائل يقول لا
بأس. وقائل يقول أخاف عليه
فأتي بنبيذ فشربه فخرج من جوفه ثم
أتي بلبن فشربه فخرج من جرحه فعلموا
أنه ميت فدخلنا عليه وجاء الناس
يثنون عليه وجاء رجل شاب فقال أبشر
يا أمير المؤمنين ببشرى الله لك من صحبة
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقدم في
الإسلام ما قد علمت ثم وليت فعدلت
ثم شهادة. قال وددت أن ذلك
كفاف لا علي ولا لي فلما أدبر إذا
إزاره يمس الأرض قال ردوا علي
الغلام قال ابن أخي ارفع ثوبك فإنه
أبقى لثوبك وأتقى لربك. يا عبد الله
ابن عمر انظر ما علي من الدين فحسبوه
فوجدوه ستة وثمانين ألفا أو نحوه
قال إن وفى له مال آل عمر فأده من
أموالهم وإلا فسل في بني عدي. ابن
كعب فإن لم تف أموالهم فسل في قريش
ولا تعدهم إلى غيرهم فأد عني هذا
المال انطلق إلى عائشة أم المؤمنين
فقل يقرأ عليك عمر السلام ولا تقل
أمير المؤمنين فإني لست اليوم للمؤمنين
أميرا وقل يستأذن عمر بن الخطاب
أن يدفن مع صاحبيه فسلم واستأذن
ثم دخل عليها فوجدها قاعدة

کے ساتھ گئے اور لوگوں پر ایسی بڑی مصیبت آئی کہ پہلے کبھی نہیں آئی
تھی۔ پس کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اور کوئی کہتا کہ
حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ پھر آپ کو نبیذ پلایا گیا تو وہ شکم
کے راستے ہی خارج ہو گیا۔ اس کے بعد دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخم
کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت صاف نظر آنے لگا پھر
ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعریف
کرتے ہوئے آئے۔ پھر ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا۔ اے امیر المومنین!
اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو بشارت ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار فرمائی اور اسلام لانے میں پیش قدمی
کی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل فرمایا
اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خواہ ان میں
سے کچھ بھی نہ ہو لیکن میرے اوپر کوئی گناہ نہ رہے۔ جب وہ شخص جانے
لگا تو اس کی چادر زمین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس لڑکے
کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ فرمایا۔ اے بھتیجے! کپڑا اوپر رکھا کرو
کہ ایسا کرنے سے تمہارا کپڑا بچا رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند
ہے۔ اے عبد اللہ بن عمر! ذرا دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ جب
حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم کے لگ بھگ قرض نکلا۔ فرمایا۔ اس کی ادائیگی
کے لیے اگر عمر کی اولاد کا مال کافی نکلے تو ان کے مال سے ادا کر دینا۔ اگر یہ کافی نہ
ہو تو بنی عدی بن کعب میں کسی سے قرض لے لینا۔ اگر پھر بھی پورا نہ ہو تو قریش
میں سے کسی سے مانگ لینا لیکن ان کے سوا کسی دوسرے کے مال سے
میرا قرض ادا نہ کرنا۔ اب ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور
ان سے عرض کرو کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ
آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور عرض کرنا عمر بن خطاب
اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔
پس انہوں نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے
تو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ حضرت عمر بن خطاب
آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے
کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا۔ میں تو وہاں خود دفن ہونے کا ارادہ
رکھتی تھی لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔ جب یہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ
فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ
الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُونِي
فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي
تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ
فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ
يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي
فَأَدْخِلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ
الْمُسْلِمِينَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَ
النِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ
عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ
فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا
مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوا أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ
هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى
عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ
التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ
ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّي
لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أُوصِي
الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ
أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ
وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ
وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ

واپس پہنچے تو کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر یہ آگئے۔ فرمایا: مجھے اٹھاؤ۔ پس ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھا دیا۔ فرمایا کیا جواب لائے ہو؟ عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! جو آپ چاہتے تھے یعنی اجازت دے دی۔ فرمایا، خدا کا شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو اس سے زیادہ اہمیت نہیں ہے اور جب میں وفات پا جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر اجازت مرحمت فرما دیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر رد فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ ام المومنین حضرت حفصہ تشریف لائیں اور ان کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم نے انہیں دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس وہ آپ کے پاس گئیں اور تھوڑی دیر روتی رہیں۔ پھر آدمیوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ ہم اندر داخل ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اے امیر المومنین! وصیت فرمائیں کہ ہم کس کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا۔ میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو خلافت کا اہل نہیں پاتا کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے۔ پھر آپ نے نام گنائے کہ وہ حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ آپ حضرات کے پاس عبداللہ بن عمر حاضر رہا کرے گا لیکن اس کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں، یہ ان کی تسلی کے لیے فرمایا۔ اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے مدد لے اور میں نے انہیں کسی نااہلی یا خیانت کے باعث معزول نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد میں خلیفہ بننے والے کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے سے آباد تھے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی قدر کی جائے اور جو غلطی کر بیٹھیں ان سے درگزر کرنا۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ اسلام کے محافظ، مال کی آمدنی کا ذریعہ اور دشمنوں کو تباہ کرنے والے ہیں۔ ان سے مال نہ لیا جائے مگر ان کی رضامندی سے اور جو بچ جائے از ضرورت ہو۔ اعراب کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہی عرب

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ. وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ. وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْفَعْ

کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ جو مال ان کے امیروں سے لیا جائے وہ ان کے غریبوں کو لوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے وعدے کی طرح پورا کیا جائے۔ اگرچہ ان کی خاطر جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے کام نہ لیا جائے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے تو حضرت عبداللہ بن عمر بارگاہ صدیقہ میں سلام عرض کرنے کے بعد عرض گزار ہوئے۔ کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ فرمایا۔ انہیں اندر لے آؤ۔ پس انہیں اندر لے جایا گیا اور ان کے دونوں ساتھیوں کے پاس رکھ دیا گیا۔ جب ان کے دفن سے فارغ ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ مل بیٹھے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے کہا کہ اس معاملے کو تین حضرات میں لے آئیے۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں حضرت علی کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے حق میں بیٹھتا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو دے دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارا کش ہونے کے لیے کہے گا ہم بار خلافت اسی کے اوپر رکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علی) خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے کہا، کیا آپ دونوں حضرات انتخاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟ خدا کی قسم میں کبھی افضل سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انہوں نے دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا:۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں، جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہوگا۔ اور اگر میں حضرت عثمان کے متعلق فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے ضروری ہوگا۔ پھر انہوں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ.

---

بَابٌ ۳۹۱ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔ جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا: اے حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر ان سے بیعت کر لی، پھر حضرت علی نے بیعت کی، پھر تمام لوگ ٹوٹ پڑے اور سب نے ان کی بیعت کر لی۔

## حضرت علی کے فضائل و مناقب۔

حضرت علی بن ابوطالب قرشی ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ ان کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول خدا نے جب وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح مرحمت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو۔ آپ نے فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا: انہیں بلا کر لاؤ۔ پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ پس وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور جو ان پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا۔ پس خدا کی قسم، اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ مَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ.

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ

کے سبب حضرت علی آنکھیں دکھنے کے باعث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ انھوں نے سوچا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر رہ گیا ہوں۔ پس حضرت علی نکل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔

جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح یہ جھنڈا ایسے فرد ایسے شخص کو دوں گا یا ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح سے نوازے گا۔ اچانک ہماری ملاقات حضرت علی سے ہوئی حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھنڈا انھیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح مرحمت فرمائی۔

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سہل بن سعد سے شکایت کی کہ فلاں شخص حضرت علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انھوں نے دریافت کیا: آخر وہ کہتا کیا ہے؟ جواب دیا۔ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ یہ ہنس پڑے اور فرمایا۔ خدا کی قسم، ان کا یہ نام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور خود حضرت علی کو یہ نام اپنے اصلی نام سے بھی پیارا ہے۔ پس راوی کو حضرت سہل سے پوری حدیث سننے کی طمع ہوئی اور کہنے لگے، اے ابو عباس: واقعہ کیا تھا؟ فرمایا: حضرت علی ایک روز حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور پھر مسجد میں آکر لیٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انھیں دیکھا کہ چادر ان کی پیٹھ سے ہٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ مٹی سے آلودہ ہو گئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور دو مرتبہ فرمایا کہ اے ابو تراب! اٹھو۔

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے شان عثمان کے بارے میں استفسار کیا۔ انھوں نے ان کے نیک اعمال بیان کر کے فرمایا:۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْءُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوْءُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ۔

٩٠٢ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ وَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِيْ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

٩٠٣ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى۔

٩٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ

یہ باتیں تجھے بری لگی ہوں گی؟ اس نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ پھر اس نے شان علی کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور فرمایا وہ ایسے ہیں کہ ان کا گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان ہے اور پوچھا کہ یہ باتیں بھی تجھے بری لگی ہوں گی؟ جواب دیا ہاں۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ جا دفع ہو اور مجھے نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنے کی غرض سے گئیں لیکن دولت خانے پر آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ موجود تھیں انہیں وجہ بتا دی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا، اپنی اپنی جگہ رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان رونق افروز ہو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا؟ جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی (علیہما السلام)۔

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا، پہلے تم جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح کرو، کیونکہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لِلنَّاسِ فَإِنِّي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوْتُ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرٰى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَلٰى عَلِيٍّ الْكَذِبُ.

میں اختلاف کو بُرا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو متحد رہنا چاہیے یا مجھے موت آجائے جس طرح میرے ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ امام ابن سیرین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے متعلق اکثر روایتیں جھوٹی ہیں۔

## بَابُ ۳۹۲ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

## حضرت جعفر بن ابو طالب کے مناقب

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ أَكْثَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حَتّٰى لَا آكُلُ الْخَمِيْرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَفُلَانَةُ وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ هِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتّٰى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ میں بھوک کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ پڑا رہتا تھا، ورنہ مجھے نان کھانے، لباس فاخرہ پہننے یا لونڈی غلام رکھنے کی طمع نہ تھی۔ میں بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ اس کے باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ، حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوتی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کا سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابو طالب تھے وہ ہمیں کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس کپی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔ تو جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو سلام کرتے تو کہا کرتے اے دو پروں یا بازوؤں والے کے صاحبزادے! تم پہ سلام ہو۔

---

## بَابُ ۳۹۳ ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## حضرت عباس بن عبد المطلب کا ذکر۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط سے دو چار ہوتے تو حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



المثنى عن ثمامة ابن عبد الله ابن انس عن انس رضي الله عنه ان عمر ابن الخطاب كان اذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل بنبينا صلى الله عليه وسلم فتسقينا و انا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون.

## باب ٣٩٢ مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم و منقبة فاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة سيدة نساء اهل الجنة.

٩٠٨ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عروة بن الزبير عن عائشة ان فاطمة عليها السلام ارسلت الى ابي بكر تسأله ميراثها من النبي صلى الله عليه وسلم فيما افاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم تطلب صدقة النبي صلى الله عليه وسلم التي بالمدينة و فدك وما بقي من خمس خيبر فقال ابو بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا فهو صدقة انما ياكل ال محمد من هذا المال يعني مال الله ليس لهم ان يزيدوا على المأكل واني والله لا اغير شيئا من صدقة النبي صلى الله عليه وسلم التي كانت عليها في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ولاعملن فيها بما عمل فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فتشهد علي ثم قال انا قد عرفنا يا ابا بكر فضيلتك وذكر قرابتهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وحقهم فتكلم ابو بكر فقال والذي نفسي بيده لقرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الي ان اصل من قرابتي.

اخبرني عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا خالد حدثنا

عمر بن خطاب ہمیشہ حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے۔ وہ کہا کرتے :- اے اللہ! ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، پس ہم پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش ہو جاتی۔

## حضرت فاطمہ کی فضیلت۔

رسول خدا کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب اور آپ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کے طور پر مرحمت فرمایا اور وہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فرمایا ہوا تھا جیسے مدینہ منورہ کی کچھ زمین، باغ فدک اور خیبر کے خمس سے جو باقی بچا تھا۔ حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آل محمد اس مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے۔ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ فرمایا ہوا مال جس طرح آپ کے عہد مبارک میں خرچ ہوتا تھا میں اس میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ پھر حضرت علی بھی آگئے اور انہوں نے فرمایا:- اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا اور حق کا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا:- قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قرابت سے اچھا سلوک

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

۹۰۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

۹۱۰ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

## بَابٌ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ.

۹۱۱ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ وَقَالُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ

کروں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جس نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انھیں قریب بلاکر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤگی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

## حضرت زبیر بن عوام کے مناقب۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ رسول خدا کے حواری تھے اور حواری جنگی یار کو کہتے ہیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مروان بن الحکم نے بتایا کہ نکسیر کے سال جب حضرت عثمان کو ایسی سخت نکسیر پھوٹی کہ وہ حج بھی نہ کر سکے اور وصیت بھی کردی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ فرمایا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا آدمی آیا، میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انھوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ چن دیجئے۔ حضرت عثمان نے پوچھا۔ کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت کیا کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٩١٢- حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام أخبرني أبي سمعت مروان كنت عند عثمان أتاه رجل فقال استخلف قال وقيل ذاك قال نعم الزبير قال أما والله إنكم لتعلمون أنه خيركم ثلاثا.

٩١٣- حدثنا مالك بن إسمعيل حدثنا عبد العزيز هو ابن أبي سلمة عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي حواري وإن حواري الزبير بن العوام.

٩١٤- حدثنا أحمد بن محمد أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن الزبير قال كنت يوم الأحزاب جعلت أنا وعمر بن أبي سلمة في النساء فنظرت فإذا أنا بالزبير على فرسه يختلف إلى بني قريظة مرتين أو ثلاثا فلما رجعت قلت يا أبت رأيتك تختلف قال أو هل رأيتني يا بني قلت نعم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يأت بني قريظة فيأتيني بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه فقال فداك أبي وأمي.

٩١٥- حدثنا علي بن حفص حدثنا ابن المبارك أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه أن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا للزبير يوم اليرموك ألا تشد فنشد معك فحمل عليهم فضربوه ضربتين على عاتقه بينهما ضربة ضربها يوم بدر قال عروة فكنت أدخل أصابعي في تلك الضربات ألعب وأنا صغير.

باب ٣٩٦ ذكر طلحة بن عبيد الله وقال عمر توفي النبي صلى الله عليه وسلم وهو عنه

میں بہترین آدمی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ بڑی محبت تھی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس بیٹھے تو ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم وہ تو تم میں سب سے بہتر ہیں، یہ تین مرتبہ فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بے شک میرا حواری زبیر بن عوام ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں حضرت عمر بن ابو سلمہ اور میں عورتوں کی حفاظت پر تھے۔ میں نے اپنے والد محترم، حضرت زبیر کو دو تین مرتبہ بنی قریظہ کی جانب آتے جاتے دیکھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب میں واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا۔ ابا جان! میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ فرمایا، میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے کہ جو بنی قریظہ جا کر ان کی مجھے خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا یعنی ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جنگ یرموک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ پس یہ ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان کے کندھے پر دو زخم آئے اور وہ اس زخم کے ادھر ادھر تھے جو جنگ بدر میں آیا تھا۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب میں کم سن تھا تو ان زخموں کی جگہ میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

**حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے مناقب۔**

حضرت عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت وصال بھی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رَاضٍ.

۹۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا.

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ.

## بَابٌ ۳۹۔ مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ

وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

۹۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ.

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ

ان سے راضی تھے

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جن روائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بذاتِ خود شرکت فرمائی ان میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حضرت طلحہ اور حضرت سعد کے سوا آپ کے پاس کوئی نہ رہتا۔ یہ انھوں نے ان دونوں حضرات سے سنا۔

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوطلحہ کے اس بازو کو شل دیکھا جس کے ساتھ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے حملے کو روکا تھا۔

## حضرت سعد بن ابی وقاص کے مناقب۔

یہ بنو زہرہ سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ننھال ہے۔ ان کا اسمِ گرامی سعد بن مالک ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا یعنی فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں میرا تیسرا نمبر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز میں مسلمان ہوا اس وقت تک دو حضرات کے سوا) اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ میں سات روز اسی حالت میں رہا اور مسلمان ہونے والوں میں تیسرا شخص میں ہوں۔ ایسی ہی ابو اسامہ نے ہاشم سے روایت کی ہے۔

قیس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے تو کھانے کو کچھ میسر نہ آتا تو درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے، یہاں تک کہ ہمارا فضلہ بھی اونٹوں اور بکریوں کے فضلے کی طرح بالکل سخت ہوتا۔ پھر بھی بنی اسد میری مسلمانی پر نکتہ چینی کرتے ہیں،

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ قَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي.

**بَابُ ۳۹۸ ذِكْرُ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ**

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي.

**بَابُ ۳۹۹ مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا.**

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

اگر ایسا ہوتا تو میں بڑا بدنصیب ہوتا اور سب تمام اعمال ضائع ہو جاتے چنانچہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے میری شکایت کی ہے کہ یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے۔

**رسول خدا کے نسبتی فرزندوں کا ذکر۔**

ابو العاص بن ربیع بھی ان میں سے ایک ہیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی کے لیے نکاح کا پیغام دیا جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئیں۔ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے میں کسی سے خفا نہیں ہوتے۔ اسی لیے حضرت علی بھی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے سنا کہ تشہد پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا: میں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے کیا تو اس نے جو بات مجھ سے کہی اسے پورا کیا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ خدا کی قسم رسول اللہ کی اور دشمن خدا کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکیں گی۔ پس حضرت علی نے وہ منگنی چھوڑ دی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس کی رشتہ داری کا ذکر فرمایا اور اپنے نسبتی فرزند کی تعریف فرمائی کہ اس نے خوب رشتہ داری نبھائی۔ جو بات کی اسے پورا کیا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

**حضرت زید بن حارثہ کے مناقب۔** براء کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا: تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوج تیار کی اور اس کا امیر لشکر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کو ان کی سرداری پسند نہ آئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ان کی سرداری ہی ناپسند نہیں کرتے بلکہ اس سے پہلے ان کے والد ماجد کی سرداری بھی تمہیں کب پسند تھی۔ حالانکہ خدا کی قسم، وہ سرداری کے لیے موزوں تھے۔ دوسرے لوگوں کی نسبت ان سے بڑی محبت تھی اور ان (حضرت زید) کے بعد مجھے ان (حضرت اسامہ) سے دوسروں کی نسبت زیادہ محبت ہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



٩٢٣ - حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا ابراهيم بن سعد عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي قائف والنبي صلى الله عليه وسلم شاهد واسامة بن زيد وزيد بن حارثة مضطجعان ان هذه الاقدام بعضها من بعض قال فسر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم واعجبه فاخبر به عائشة.

## باب ٢٣ ذكر اسامة بن زيد.

٩٢٤ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها ان قريشا اهمهم شان المخزومية فقالوا من يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا علي حدثنا سفيان قال ذهبت اسال الزهري عن حديث المخزومية فصاح بي قلت لسفيان فلم تحتمله عن احد قال وجدته في كتاب كان كتبه ايوب بن موسى عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها ان امراة من بني مخزوم سرقت فقالوا من يكلم فيها النبي صلى الله عليه وسلم فلم يجترئ احد ان يكلمه فكلمه اسامة بن زيد فقال ان بني اسرائيل كان اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق الضعيف قطعوه لو كانت فاطمة لقطعت يدها.

## باب ٢٤

٩٢٦ - حدثني الحسن بن محمد حدثنا ابو عباد يحيى بن عباد حدثنا الماجشون اخبرنا عبد الله بن دينار قال نظر ابن عمر يوما وهو في المسجد الى رجل يسحب ثيابه في ناحية من المسجد فقال انظر من هذا ليت هذا عندي قال له انسان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ قیافہ شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن کر بہت مسرور ہوئے۔ یہ بات آپ کو اتنی بھلی معلوم ہوئی کہ حضرت صدیقہ کو بھی بتائی۔

## حضرت اسامہ بن زید کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے (چوری کر کے) قریش کو پریشانی میں پھنسا دیا وہ کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی جرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جا کر ان سے مخزومی عورت کی واردات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ (علی نے) سفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے سنا تو نہیں ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے۔ کسی کو عرض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آخر کار حضرت اسامہ بن زید بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ آپ نے فرمایا: بیشک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے، حالانکہ اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

## حضرت محمد بن اسامہ کا ذکر۔

عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد نبوی کے گوشے میں کپڑے پھیلا رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ کاش! یہ میرے نزدیک ہوتا۔ ایک شخص نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں؟ یہ تو

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَمَا تَعْرِفُ هٰذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ.

۹۲۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## بَابُ ۷۴۲ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۲۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسن کو گود میں لے کر کہا کرتے: "اے اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما"۔ حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ان کے اخیافی بھائی اور انصاری تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ رکوع اور سجدہ درست نہیں کرتے تو فرمایا: اپنی نماز کا اعادہ کرو۔ دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ حرملہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حجاج بن ایمن آئے اور انہوں نے رکوع اور سجدے صحیح نہیں کیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔ پھر حضرت ام ایمن کی اولاد سے آپ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض دوستوں نے سلیمان والی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ ام ایمن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گود کھلایا تھا۔

## حضرت عبداللہ بن عمر کے مناقب۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسے بیان کیا کرتا۔ مجھے بھی تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ کے سامنے بیان کروں۔ چنانچہ رسول خدا کے مبارک زمانے کے اندر میں مجرد لڑکا تھا اور مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب میں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَسَلَّمَ كُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا.

دو فرشتوں کو دیکھا جو مجھے پکڑ کر ایسی دوزخ کے قریب لے گئے جو پیچ دیچ کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو کنارے تھے اور اس کے اندر کتنے ہی لوگ تھے۔ انھیں پہچان کر میں کہنے لگا: میں دوزخ سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں: ان میں سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ ڈرو مت۔ پس میں نے حضرت حفصہ کے سامنے یہ خواب بیان کیا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا۔ آپ نے فرمایا:۔ عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے۔ کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ رات کو نہ سوتے مگر تھوڑی دیر۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ (ابن عمر) نیک آدمی ہے۔

## بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

## حضرت عمار اور حضرت حذیفہ کے مناقب۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام کے ملک میں گیا پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے کوئی اچھا ہمنشین عطا فرما۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی اثنا میں ایک بوڑھا میرے پہلو میں آ بیٹھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب دیا، ابو الدرداء۔ میں نے کہا، بیشک میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالی مجھے کوئی اچھا سا ہمنشین عطا فرمائے۔ پس اس نے آپ کو بھیج دیا ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا، کیا آپ لوگوں کے پاس ابن ام عبد یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں جو رسول خدا کی نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان کے شر سے محفوظ رکھا ہے یعنی حضرت عمار بن یاسر۔ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت حذیفہ نہیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ایسے اسرار کو بھی جانتے تھے جو کسی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ.

دوسرا نہیں جانتا تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا:۔ بتاؤ عبد اللہ بن مسعود سورۃ اللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں ؟ میں نے پڑھ کر سنائی وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى۔ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اسی طرح پڑھائی ہے۔ گویا اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دی۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ شام کی طرف گئے اور جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی:۔ اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہمنشین عطا فرما۔ پھر یہ حضرت ابو درداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا:۔ آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا:۔ کیا آپ لوگوں میں وہ صاحب اسرار نہیں کہ جن کے بھید دوسرا نہیں جانتا تھا، یعنی حضرت حذیفہ۔ میں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ فرمایا:۔ کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا:۔ یعنی عمار بن یاسر۔ میں نے کہا:۔ کیوں نہیں۔ فرمایا:۔ کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں (یعنی عبد اللہ بن مسعود)۔ میں نے جواب دیا:۔ کیوں نہیں۔ فرمایا:۔ عبد اللہ بن مسعود وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فرمایا:۔ ہمیشہ یہ لوگ میرے پیچھے پڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھا ہے۔

## بَابُ ۲۳ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے مناقب

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے لیے ابو عبیدہ ابن الجراح امین ہیں۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ آپ کے اصحاب منتظر رہے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالے عنہ کو روانہ فرمایا۔

## بَابٌ ۳۰۵ ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

## حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر۔

## بَابٌ ۳۰۶ مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

## امام حسن اور امام حسین کے مناقب

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ۔

نافع بن جبیر نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ رسول خدا نے امام حسن کو سینے سے لگا لیا۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالے عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی جانب دیکھتے اور کبھی ان کی طرف۔ چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اور امام حسن کو لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔ یا جو کچھ فرمایا۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ قَالَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھوکے مارنے لگا اور آپ کے حسن و جمال پر نکتہ چینی کی حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے وسمہ کا

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



خطاب کیا ہوا تھا۔

۹۳۷ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے :۔ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے :۔ میرے باپ کی قسم، تم رسولِ خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا :۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہلبیت کی محبت میں ہے۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ مِنَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

ابن ابو نعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالتِ احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اہلِ عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے دو پھول ہیں۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



## باب ٣٠٢ مناقب بلال بن رباح مولى أبي بكر رضي الله عنهما

وقال النبي صلى الله عليه وسلم سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة.

## حضرت بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر کے مناقب

رسول خدا نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

۹۴۲ - حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد العزيز ابن أبي سلمة عن محمد بن المنكدر أخبرنا جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان عمر يقول: أبو بكر سيدنا وأعتق سيدنا يعني بلالا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے: حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

۹۴۳ - حدثنا ابن نمير عن محمد بن عبيد حدثنا إسماعيل عن قيس أن بلالا قال لأبي بكر إن كنت إنما اشتريتني لنفسك فأمسكني وإنما اشتريتني لله فدعني وعمل لله.

حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال نے حضرت ابوبکر سے کہا:۔ اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر رضائے الٰہی کے لیے خریدا ہے تو آزاد کر دیجیے تاکہ میں وہ کام کروں جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔

## باب ٣٠٣ ذكر ابن عباس رضي الله عنهما

## حضرت ابن عباس کا ذکر

۹۴۴ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم إلى صدره وقال اللهم علمه الحكمة.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر دعا کی:۔ اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔

## باب ٣٠٤ مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه

## حضرت خالد بن ولید کے مناقب

۹۴۵ - حدثنا أحمد بن واقد حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن حميد بن هلال عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نعى زيدا وجعفرا وابن رواحة للناس قبل أن يأتيهم خبرهم فقال أخذ الراية زيد فأصيب ثم أخذ جعفر فأصيب ثم أخذ ابن رواحة فأصيب و

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کے بارے میں لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا:۔ اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا، پس شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں۔ یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَهَا سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ .

ایک تلوار نے پکڑا ، یہاں تک کر اللہ تعالےٰ نے فتح مرحمت فرمائی ۔

باب ٤٠ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .

## حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ کے مناقب

٩٤٦ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا اَدْرِىْ بَدَاَ بِاُبَىٍّ اَوْ بِمُعَاذٍ .

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انھوں نے فرمایا کہ وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں ، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو ، عبداللہ بن مسعود سے ابتدا فرمائی ، سالم مولیٰ ابوحذیفہ ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل ۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب کا نام پہلے لیا یا معاذ بن جبل کا ۔

باب ٤١ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .

## حضرت عبداللہ بن مسعود کے مناقب

٩٤٧ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَىَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فضول بات کہنے والے اور فضول کام کرنے والے نہ تھے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے تم میں سے وہ آدمی زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہے اور فرمایا کہ قرآن کریم چار آدمیوں سے پڑھو ، عبداللہ بن مسعود ، سالم ، مولیٰ ابوحذیفہ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے ۔

٩٤٨ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِىْ جَلِيْسًا فَرَاَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِىْ اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِىْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام گیا ، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی : اے اللہ ! مجھے کوئی ہمنشین عطا فرما ۔ پس میں نے ایک بوڑھے کو آتے ہوئے دیکھا ۔ جب وہ میرے نزدیک آیا تو میں نے کہا ، امید ہے کہ میری دعا مستجاب ہوئی ۔ بزرگ نے پوچھا ، آپ کہاں سے آئے ہیں ؟ میں نے کہا ، کوفے سے ۔ انھوں نے فرمایا ۔ کیا آپ میں وہ حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں جو نعلین مبارک ، تکیہ اور چھاگل لیئے ساتھ رکھا کرتے تھے ؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت عمار بن یاسر نہیں ہیں جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے ؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي.

۹۴۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ فَقَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

۹۵۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ، قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۴۱۲ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۹۵۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ، دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ.

حذیفہ انھیں، جو ان اسرار کے بھی جاننے والے ہیں جنھیں دوسرے نہیں جانتے؟ اچھا بتلایئے کہ عبداللہ بن مسعود بھلا سورۂ واللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ بس میں پڑھنے لگا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى! پھر انھوں نے فرمایا کہ مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی۔ لیکن

عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا کہ ہمیں ایسے شخص کا نام بتایئے جو صورت اور سیرت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب تر ہو، تاکہ ہم ایسے بزرگ سے دین حاصل کریں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں کسی ایسے شخص سے واقف نہیں جو صورت اور سیرت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی ہم دونوں یمن سے (مدینہ منورہ) آئے تو ہم یہاں کافی مدت رہے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انھیں اور ان کی والدۂ محترمہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے ہوئے اکثر دیکھا کرتے تھے۔

## حضرت معاویہ کا ذکر۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے نماز عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے پاس حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام بھی تھا۔ اس نے واپس آکر حضرت ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا۔ ان سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آپ کی امیر المومنین معاویہ کے بارے میں کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:۔ بیشک وہ فقیہ ہیں۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۹۵۳ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ ابْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

## بَابٌ ۲۱۳ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۹۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

## بَابٌ ۲۱۴ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۹۵۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا أَرٰى تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۹۵۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

## حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

## حضرت عائشہ صدیقہ کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عائشہ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ لیکن آپ ا یعنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ) جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں میں سے کامل بہت سے افراد ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النساء كفضل الثريد على الطعام.

958 حدثني محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد حدثنا ابن عون عن القاسم بن محمد أن عائشة اشتكت فجاء ابن عباس فقال يا أم المؤمنين تقدمين على فرط صدق على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى أبي بكر.

959 حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن الحكم سمعت أبا وائل قال لما بعث علي عمارا والحسن إلى الكوفة ليستنفرهم خطب عمار فقال إني لأعلم أنها زوجته في الدنيا والآخرة ولكن الله ابتلاكم لتتبعوه أو إياها.

960 حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أنها استعارت من أسماء قلادة فهلكت فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناسا رضي الله عنهم في طلبها فأدركتهم الصلوة فصلوا بغير وضوء فلما أتوا النبي صلى الله عليه وسلم شكوا ذلك إليه فنزلت آية التيمم فقال أسيد بن حضير جزاك الله خيرا فوالله ما نزل بك أمر قط إلا جعل الله لك منه مخرجا وجعل للمسلمين فيه بركة.

961 حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كان في مرضه جعل يدور في نسائه ويقول أين أنا غدا حرصا على بيت عائشة فلما كان يومي سكن.

962 حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد حدثنا هشام عن أبيه قال كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة قالت عائشة فاجتمع صواحبي إلى أم سلمة فقلن يا أم سلمة والله إن الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة وإنا نريد الخير كما تريده عائشة فمري رسول الله صلى الله عليه وسلم أن

تمام کھانوں پر ہے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ بیمار پڑیں تو حضرت ابن عباس عیادت کے لیے آئے اور کہنے لگے: اے ام المومنین! آپ ایسی جگہ جارہی ہیں جہاں سچے پیش خیمے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق موجود ہیں۔

ابووائل فرماتے ہیں کہ جب (جنگ جمل سے پہلے) حضرت علی نے حضرت عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا تاکہ ان لوگوں کو اپنی مدد پر مائل کریں تو حضرت عمار نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ (حضرت عائشہ) دنیا اور آخرت میں رسول خدا کی بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو آزمایا ہے کہ ان (حضرت علی) کی پیروی کریں گے یا ان (حضرت عائشہ) کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ حضرت اسماء سے ہار عاریۃً لیا تھا لیکن وہ گم ہوگیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کئی حضرات کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ پس نماز کا وقت ہوگیا اور بعض حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی نہ ملنے کی شکایت کی۔ اس پر تیمم کی آیت نازل ہوگئی۔ حضرت اُسید بن حضیر نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرمادی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہوگئی۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری ازواج مطہرات میں سے جس کے ہاں ہوتی تو فرماتے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہوگی؟ یہ حضرت عائشہ کے گھر کی طمع کے باعث تھا۔ جب ان کی باری آئی تو آپ کو سکون ہوا۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول خدا کی خدمت میں ہدیے حضرت عائشہ کی باری کے روز پیش کیا کرتے تھے۔ اس پر تمام ازواج مطہرات حضرت ام سلمہ کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اے ام سلمہ! خدا کی قسم لوگ اپنے ہدیے بارگاہ رسالت میں اس روز پیش کرتے ہیں جب عائشہ صدیقہ کے ہاں باری ہوتی ہے حالانکہ ہماری بھی اسی طرح ضرورت ہے جیسی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَأْمُرَ النَّاسَ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا.

طرح عائشہ کو ہے۔ لہٰذا آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ رسول خدا لوگوں کو یہ حکم فرما دیں کہ میری خدمت میں ہدیے بھیج دیا کریں خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کر دیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ جب انہوں نے دوسری مرتبہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف کے اندر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پارہ ــــــ ۱۵

باب ۲۵ مناقب الانصار، والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا۔

انصار کے مناقب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا، دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو وہ دیے گئے (سورۃ الحشر، آیت ۹)

۹۶۳۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا مہدی بن میمون حدثنا غیلان بن جریر قال قلت لانس أرأیت اسم الانصار کنتم تسمون بہ ام سماکم اللہ قال بل سمانا اللہ کنا ندخل علی انس فیحدثنا مناقب الانصار ومشاہدہم ویقبل علی او علی رجل من الازد فیقول فعل قومک یوم کذا وکذا کذا وکذا۔

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے بارے میں پوچھا کہ یہ نام آپ حضرات نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس نام سے موسوم فرمایا ہے؟ جواب دیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام رکھا ہے۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ میری یا قبیلہ ازد کے کسی فرد کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے:۔ آپ کی قوم نے فلاں روز فلاں کارنامہ انجام دیا تھا۔

۹۶۴۔ حدثنی عبید بن اسماعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یوم بعاث یوما قدمہ اللہ لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد افترق ملؤہم وقتلت سرواتہم وجرحوا فقدمہ اللہ لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دخولہم فی الاسلام۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اپنے رسول کی کامیابی کے لیے مقرر فرما رکھا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو ان کی جماعتیں منتشر ہو گئیں اور ان کے بعض سردار مارے گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقرر فرمایا (یعنی انصار کے لیے)

۹۶۵۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت انسا رضی اللہ عنہ یقول قالت الانصار یوم فتح مکۃ واعطی قریشا واللہ ان ہذا لہو العجب ان سیوفنا تقطر من دماء قریش وغنائمنا ترد علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعا الانصار فقال ما الذی بلغنی عنکم وکانوا لا یکذبون فقالوا ہو الذی بلغک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز بعض انصار کہنے لگے کہ مال قریش (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش (کفار مکہ) کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مال غنیمت ان کے سپرد کیا جا رہا ہے، جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا:۔ تمہارے متعلق مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اور تم جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ واقعی آپ تک صحیح خبر پہنچی ہے۔ فرمایا:۔ کیا تم اس بات

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com


قَالَ أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ

بَابُ ۳۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى.

بَابُ ۳۷ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ

پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

## انصار کے بارے میں ارشادِ رسولِ عربی۔

حضرت عبداللہ بن زید نے رسولِ خدا سے روایت کی ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا یہ فرمایا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انصار کسی بھی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ آپ نے یہ خلافِ حقیقت نہیں فرمایا کیونکہ انصار نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی تھی۔ یا صرف دوسری بات کہی۔

## مہاجرین و انصار کی مواخات قائم فرمانا۔

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پس انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ بلحاظِ مال میری حالت انصار میں سب سے اچھی ہے۔ میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ نیز میری دو بیویاں ہیں، پس ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا نام بتائیے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کر لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت دے۔ مجھے تو اپنا بازار بتا دیجئے۔ انہوں نے بنی قینقاع کا بازار بتا دیا۔ جب وہ واپس لوٹے تو کچھ پنیر اور گھی ان کے پاس تھا۔ پھر اسی

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ.

٩٦٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

٩٦٩ ۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُونَا الْمَؤُنَةَ وَتُشْرِكُونَا فِي الثَّمَرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

## بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

٩٧٠ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ

[illegible]

طرح اگلے روز گئے۔ پھر ایک روز جب وہ آئے تو ان کے اوپر زرد نشان تھا لیس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا تو یہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے شادی کر لی ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ جواب دیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمادی تھی اور یہ بڑے مالدار تھے۔ پس حضرت سعد نے کہا کہ انصار اس بات سے واقف ہیں کہ ان میں ... سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ پس میں اپنے مال کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند آئے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ لہٰذا جب وہ حلال ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت فرمائے۔ اس روز جب وہ بازار سے لوٹے تو منافع میں کچھ گھی اور پنیر لے کر آئے۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زردی دیکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو یہ عرض گزار ہوئے۔ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ پوچھا، مہر کتنا دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ گٹھلی کے برابر سونا یا سونے کی گٹھلی یعنی ڈلی۔ فرمایا۔ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک ہی بکری سے ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ان (مہاجرین) کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو بلکہ یوں کرو کہ محنت وہ کریں اور تم پیداوار سے انہیں حصہ دے دیا کرو۔ عرض گزار ہوئے۔ بسر و چشم۔

## انصار کی محبت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانصار لا یحبھم الا مؤمن ولا یبغضھم الا منافق فمن احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ۔

۹۷۱ - حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا شعبۃ عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جبیر عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض الانصار۔

باب ۳۹ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للانصار انتم احب الناس الی۔

۹۷۲ - حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزیز عن انس رضی اللہ عنہ قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم النساء والصبیان مقبلین قال حسبت انہ قال من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممثلا فقال اللھم انتم من احب الناس الی قالھا ثلاث مرار۔

۹۷۳ - حدثنا یعقوب بن ابراھیم ابن کثیر حدثنا بھز بن اسد حدثنا شعبۃ قال اخبرنی ھشام بن زید قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال جاءت امراۃ من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا صبی لھا فکلمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ انکم احب الناس الی مرتین۔

باب ۴۰ اتباع الانصار۔

۹۷۴ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن عمرو سمعت ابا حمزۃ عن زید بن ارقم قالت الانصار لکل نبی اتباع وانا قد اتبعناک فادع اللہ ان یجعل اتباعنا منا فدعا بہ فنمیت ذلک الی ابن ابی لیلی قال قد زعم ذلک زید۔

۹۷۵ - حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا عمرو بن

سنا یا یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

## رسولِ خدا نے فرمایا مجھے انصار سب لوگوں سے پیارے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) بعض عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں کسی شادی سے آ رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرو قد کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ آپ نے فرمایا:- خدا گواہ ہے کہ تم مجھے تمام لوگوں سے پیارے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کو لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ تم مجھے سب لوگوں سے پیارے ہو۔

## انصار کی پیروی کا بیان۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی پیروی کی ہے لہٰذا دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو ہم میں شمار فرمائے۔ پس آپ نے دعا کی۔ میں (عمرو راوی) نے یہ ابو حمزہ کو انصار میں سے ایک آدمی نے فرماتے ہوئے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مرة قال سمعت ابا حمزة رجلا من الانصار قالت الانصار ان لكل قوم اتباعا فان قد اتبعناك فادع الله ان يجعل اتباعنا منا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل اتباعهم منهم قال عمرو فذكرته لابن ابي ليلى قال قد زعم ذاك زيد قال شعبة اظنه زيد بن ارقم.

## باب ۴۲ فضل دور الانصار۔

۹۷۶۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن انس بن مالك عن ابي سعيد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خير فقال سعد ما ارى النبي صلى الله عليه وسلم الا قد فضل علينا فقيل قد فضلكم على كثير وقال عبد الصمد حدثنا شعبة حدثنا قتادة سمعت انسا قال ابو عبيد عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وقال سعد بن عبادة.

۹۷۷۔ حدثنا سعد بن حفص حدثنا شيبان عن يحيى قال ابو سلمة اخبرنا ابو سعيد انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول خير الانصار او قال خير دور الانصار بنو النجار وبنو عبد الاشهل وبنو الحارث وبنو ساعدة.

۹۷۸۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عمرو بن يحيى عن عباس بن سهل عن ابي حميد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان خير دور الانصار دار بني النجار ثم عبد الاشهل ثم دار بني الحارث ثم بني ساعدة وفي كل دور

سنا کہ انصار بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے:۔ ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو بھی ہم میں شمار فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! ان کے پیروکاروں کو ان میں شمار فرما:۔ عمرو (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا:۔ زید نے ایسا ہی کہا ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ زید بن ارقم ہیں۔

## انصار کے گھرانوں کی فضیلت۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انصار کے گھرانوں میں سے بنو نجار سب سے بہتر ہیں، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج اور پھر بنو ساعدہ۔ غرضیکہ انصار کا ہر گھرانہ ہی بہتر ہے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھرانے پر دوسرے گھرانوں کو فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھرانہ بھی کتنے ہی گھرانوں پر فضیلت رکھتا ہے — حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے لیکن اس میں سعد کی جگہ سعد بن عبادہ ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین انصار، یا یہ فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ ہیں۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو حارث کا اور پھر بنو ساعدہ کا، اگرچہ انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ جب ان کی ملاقات حضرت سعد بن عبادہ سے ہوئی تو حضرت اسید نے کہا: کیا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُيِّرَ دُورُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ.

بَابُ ۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

۹۸۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ.

۹۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أُثْرَةٌ.

بَابُ ۲۳ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

۹۸۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ

آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں رکھا۔ تو حضرت سعد یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں رکھا ہے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

رسولِ خدا کی انصار کو تلقین۔

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ اے گروہ انصار! صبر کرو، یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حاکم مقرر نہیں فرمائیں گے جس طرح فلاں کو حاکم مقرر فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو اور ہمارے ملنے کی جگہ حوضِ کوثر ہے۔

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے لیے بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح جاگیریں نہ مل جائیں۔ فرمایا اگر یہ پسند نہیں تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

انصار اور مہاجرین کے لیے رسولِ خدا نے دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا اَبَدًا

فَاَجَابَهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ

۹۸۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔

بَابُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلٰى نِسَائِهٖ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ فَقَالَ هَيِّئِيْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَاءً فَهَيَّاَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "آرام نہیں مگر آخرت کا آرام۔ اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما"۔ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے، لیکن اس میں آپ نے یہ بھی کہا: "پس انصار کی مغفرت فرما"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے وقت انصار یوں نغمہ زن تھے:۔

بیعت اپنی ہے محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
ہے جہاد کی کارزاروں کو کسی اپنی کمر

آپ نے انہیں جواب دیا: اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو باعزت بنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

## آیت وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے اپنی ازواج مطہرات کے پاس کھانا لانے کے لیے بھیج دیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون ہے؟ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میں۔ پس وہ اپنی اہلیہ کے پاس جا کر کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خوب خاطر تواضع کرنا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ ہمارے گھر میں تو صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ تم کھانا تیار کرو، چراغ جلا دو اور بچے جب شام کا کھانا مانگیں تو انہیں بہلا پھسلا کر سلا دینا۔ پس اس کی بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا۔ پھر اس طرح اٹھی گویا وہ چراغ درست کرنا چاہتی ہے اور چراغ بجھا دیا۔ پس یہ دونوں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

بابِ ۴۲۵ قَوْلِ النَّبِيِّ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۹۸۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۹۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ

بھی مہمان کے ساتھ یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں ساری رات بھوکے رہے۔ جب صبح کے وقت وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:۔ تمہاری رات کی کارگزاری سے خدا بہت خوش ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (سورۂ الحشر، آیت ۹)

## انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے۔ پس یہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور صورت حال عرض کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سرا سر مبارک پر پٹی کی طرح باندھ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور منبر پر یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا:۔ میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ معدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرم راز ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں قصوروار ہوں ان سے درگزر کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (آخری ایام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سر مبارک سے چکنی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوگئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:۔ دوسرے لوگ بڑھیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے، یہاں تک کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۹۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

بَابٌ ۳۳۳ مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۹۸۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۹۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

۹۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ

ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو کوئی تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو نظر استحسان سے دیکھے اور ان کے قصوروار افراد سے درگزر کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار معدہ کی تھیلی کے مانند محرم اسرار ہیں۔ دوسرے لوگ عنقریب بڑھتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرنا اور قصوروار افراد سے درگزر کرنا۔

## حضرت سعد بن معاذ کے مناقب۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ تحفے کے طور پر پیش کیا گیا۔ پس آپ کے اصحاب ہاتھ پھیر پھیر کر اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے۔ فرمایا۔ تم اس کے ملائم ہونے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی نرم ہوں گے۔ حضرت انس نے بھی حضور سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش بھی ہل گیا تھا۔ نیز اعمش، ابو صالح، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایک شخص نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ تخت ہل گیا تھا، تو انھوں نے فرمایا کہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان چونکہ قدرے شکر رنجی تھی، ورنہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت کے وقت اللہ تعالےٰ کا عرش ہل گیا تھا۔

---

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ کے یہودی (قلعہ سے باہر نکل

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حنیف عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان اناسا نزلوا علی حکم سعد بن معاذ فارسل الیہ فجاء علی حمار فلما بلغ قریبا من المسجد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی خیرکم او سیدکم فقال یا سعد ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم فیھم ان تقتل مقاتلتھم وتسبی ذراریھم قال حکمت بحکم اللہ او بحکم الملک ۔

## باب منقبۃ اسید بن حضیر وعباد بن بشر رضی اللہ عنہما ۔

۹۹۲۔ حدثنا علی بن مسلم حدثنا حبان حدثنا ھمام اخبرنا قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ ان رجلین خرجا من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ مظلمۃ واذا نور بین ایدیھما حتی تفرقا فتفرق النور معھما ۔ وقال معمر عن ثابت عن انس ان اسید بن حضیر ورجلا من الانصار وقال حماد اخبرنا ثابت عن انس کان اسید بن حضیر وعباد بن بشر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

## باب مناقب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۔

۹۹۳۔ حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن عمرو عن ابراھیم عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول استقرؤا القرآن من اربعۃ من ابن مسعود وسالم مولی ابی حذیفۃ وابی ومعاذ بن جبل ۔

## باب منقبۃ سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ وقالت عائشۃ وکان قبل ذلک رجلا صالحا ۔

۹۹۴۔ حدثنا اسحٰق حدثنا عبد الصمد حدثنا

آئے ۔ پھر انہیں بلایا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے ۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بہترین آدمی کے لیے تعظیمی قیام کرو یا اپنے سردار کے لیے ، پھر آپ نے فرمایا: اے سعد! یہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آ گئے ہیں ۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ جوان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے ۔ آپ نے فرمایا: تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا فرشتے کے حکم کے مطابق ۔

## حضرت اُسید بن حضیر اور عبّاد بن بشر کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اندھیری رات میں دو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو ان دونوں حضرات کے آگے آگے ایک نور تھا ۔ جب وہ دونوں اپنے گھروں کو جانے کے لیے جدا ہوئے تو وہ نور الگ الگ دونوں کے سامنے ہو گیا ۔ معمر نے ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ وہ حضرت اُسید بن حضیر اور دوسرے ایک انصاری ۔ حماد، ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آنے والے حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عبّاد بن بشر تھے ۔

## حضرت معاذ بن جبل کے مناقب

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ۔ کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو :۔ ابن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ ۔ ابی اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

## حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ واقعہ افک سے پہلے وہ نیک آدمی تھے ۔

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



شعبة حدثنا قتادة قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه قال أبو أسيد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الأنصار بنو النجار ثم بنو عبد الأشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الأنصار خير فقال سعد بن عبادة وكان ذا قدم في الإسلام أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم قد فضل علينا فقيل له قد فضلكم على ناس كثير.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ جو قدیم الاسلام تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

## باب مناقب أبي بن كعب رضي الله عنه

## حضرت ابی بن کعب کے مناقب

۹۹۵۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن إبراهيم عن مسروق قال ذكر عبد الله بن مسعود عند عبد الله بن عمرو فقال ذلك رجل لا أزال أحبه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خذوا القرآن من أربعة من عبد الله بن مسعود فبدأ به وسالم مولى أبي حذيفة ومعاذ بن جبل وأبي بن كعب.

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن کریم حاصل کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود کا نام لیا، پھر سالم مولیٰ ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کا۔

۹۹۶۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر قال سمعت شعبة سمعت قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي إن الله أمرني أن أقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا:۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سورۂ لم یکن الذین کفروا پڑھ کر سناؤں۔ عرض کی، کیا میرا نام لے کر؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

## باب مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه

## حضرت زید بن ثابت کے مناقب

۹۹۷۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا يحيى حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس رضي الله عنه جمع القرآن على عهد النبي صلى الله عليه وسلم أربعة كلهم من الأنصار أبي ومعاذ بن جبل وأبو زيد وزيد بن ثابت قلت لأنس من أبو زيد قال أحد عمومتي.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآن کریم جمع کیا اور چاروں ہی انصار سے تھے یعنی ابی، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت۔ حضرت انس سے پوچھا گیا کہ ابو زید کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

## باب مناقب أبي طلحة رضي الله عنه

## حضرت ابو طلحہ کے مناقب

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۹۹۸ - حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز بن انس رضي الله عنه قال لما كان يوم احد انهزم الناس عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو طلحة بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم مجوب به عليه بحجفة له وكان ابو طلحة رجلا راميا شديد القد يكسر يومئذ قوسين او ثلاثا وكان الرجل يمر معه الجعبة من النبل فيقول انثرها لابي طلحة فاشرف النبي صلى الله عليه وسلم ينظر الى القوم فيقول ابو طلحة يا نبي الله بابي انت وامي لا تشرف يصيبك سهم من سهام القوم نحري دون نحرك ولقد رايت عائشة بنت ابي بكر وام سليم وانهما لمشمرتان ارى خدم سوقهما تنقزان القرب على متونهما تفرغانه في افواه القوم ثم ترجعان فتملانها ثم تجيئان فتفرغانه في افواه القوم ولقد وقع السيف من يدي ابي طلحة اما مرتين واما ثلاثا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر دور نکل گئے تھے تو حضرت ابو طلحہ آپ کے لیے ڈھال کی طرح بن کر رہے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اور ان کی کمان کی تانت بڑی سخت تھی۔ اس روز ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹی تھیں۔ جب کوئی شخص ترکش لے کر ادھر سے گزرتا تو رسول خدا فرماتے :- تیروں کو ابو طلحہ کے آگے ڈال دو۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر اونچا کر کے معائنہ فرمانے لگے تو حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے :- اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر اونچا کر کے نہ دیکھئے، مبادا کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ حضور! آپ پر قربان ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں کے زیور نظر آتے تھے اور دونوں اپنی پیٹھ پر مشکیں لاد کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں، پھر واپس جانا اور پانی کر لانا یہی ان کا معمول رہا۔ اس روز حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ

## باب مناقب عبد الله بن سلام رضي الله عنه

## حضرت عبد اللہ بن سلام کے مناقب

۹۹۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال سمعت مالكا يحدث عن ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لاحد يمشي على الارض انه من اهل الجنة الا لعبد الله بن سلام قال وفيه نزلت هذه الاية وشهد شاهد من بني اسرائيل الاية قال لا ادري قال مالك الاية او في الحديث.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے ماسوائے حضرت عبد اللہ بن سلام کے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی :- "اور بنی اسرائیل سے ایک شخص نے گواہی دی"۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آیت کا لفظ امام مالک نے اپنی طرف سے کہا ہے یا حدیث میں موجود ہے۔

۱۰۰۰ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا ازهر السمان عن ابن عون عن محمد عن قيس بن عباد قال كنت جالسا في مسجد المدينة فدخل رجل

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا، جس کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار نمایاں تھے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لَهُ ارْقَ قُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيْفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا تَجِيْءُ فَاُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَّتَمْرًا وَّتَدْخُلَ فِيْ بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا وَّلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ۔

بَابُ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے مختصر سی دو رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا اور میں نے اس سے کہا:۔ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ جواب دیا۔ خدا کی قسم، ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے لیے یہ ایسی بات کہیں جس کا ہمیں علم نہ ہو۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا۔ میں نے عہد نبوی میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و عریض اور سرسبز و شاداب باغ کے اندر ہوں۔ اس باغ میں لوہے کا ایک ستون ہے، جس کا نچلا سرا زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے۔ اور اوپر والے حصے میں ایک کنڈی ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھ۔ میں نے کہا:۔ اس پر میں کس طرح چڑھ سکتا ہوں۔ بس ایک غلام میرے نزدیک آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں چڑھنے لگا یہاں تک کہ ستون کے اوپر والے حصے تک جا پہنچا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اسے مضبوطی سے پکڑنا۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ اسی طرح میرے ہاتھ میں تھا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا:۔ وہ باغ تو اسلام ہے اور وہ ستون، اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا، اسلام کی مضبوط رسی ہے پس تم آخری وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔ — حضرت عبداللہ بن سلام سے یہ حدیث دوسری اسناد کے علاوہ بھی مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وصیف ہے۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انھوں نے کہا کیا آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو ستو اور کھجوریں کھلاؤں۔ ہم گھر میں داخل ہوئے تو انھوں نے کہا:۔ آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود کا عام رواج ہے۔ جب آپ کا کسی آدمی پر قرض ہو اور وہ آپ کو گھاس، چارہ یا کوئی دوسری حقیر سی چیز بھی تحفے کے طور پر دے تو اسے نہ لینا کیونکہ وہ سود میں شمار ہوگی۔ اس حدیث کے اندر شعبہ والی روایت میں بیت کا لفظ نہیں ہے۔

## رسول خدا کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ کی فضیلت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۰۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔

محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (پہلی سند) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کے ملنے والی عورتوں کو حسب حال گوشت بھیجتے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے اتنا مجھے کسی دوسری پر رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالٰی نے براہ راست یا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے ہیں اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ کی ملنے والی عورتوں کے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا.

لیے بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے تو آپ فرماتے، ہاں وہ ایسی ہی یگانۂ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔

حضرت عبداللہ ابن اوفیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو بشارت دی تھی؟ جواب دیا، ہاں ایسے محل کی بشارت دی تھی جس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ رنج و مشقت اور وہ موتی کا محل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل آکر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے جس میں کوئی شور یا تکلیف نہیں ــــ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کانپ اٹھے۔ پھر فرمایا، خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو ان نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟

ف: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بے پناہ محبت تھی۔ حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت فاطمہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ان پانچوں میں سب سے افضل کون ہے کیونکہ ہر ایک کے فضائل و کمالات حیران کن ہیں لہٰذا یہ بات اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امت محمدیہ کی پہلی دینی و ایمانی ماں ہیں۔ انہوں نے حضور کا حق رفاقت اس وقت ادا کیا جب ایک جہان آپ کا دشمن تھا۔ یہ جان اور مال سے محبوب پروردگار پر نثار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اولاد بھی ان سے ہے۔ سوائے حضرت ابراہیم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہزادۂ رسول کے جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے اور حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ ان کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہیں کیا تھا۔ ان کے وصال کے بعد بھی آپ اپنی ازواج مطہرات سے اکثر ان کا تذکرہ فرمایا کرتے اور ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اُن کے لیے سلام پیش کرنا، جنت میں ایک ہی موتی کے محل کی بشارت دینا اور خود پروردگار عالم کا ان کے لیے سلام بھیجنا ان کی عظمت کے روشن دلائل ہیں۔ یہ سب ثمرات ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان و مال سے پروانہ وار نثار ہونے اور مشکل ترین حالات میں ہر خطرے سے بے نیاز ہو کر نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حقِ رفاقت ادا کرنے کے۔ اسی لیے اہلِ ایمان اپنی سب سے پہلی دینی و ایمانی ماں کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوا کرتے ہیں۔

سیما، پہلی ماں، کہف امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

بَابُ ۳۲۴ ذِكْرُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۰۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

## حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی کا ذکر۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے نہیں روکا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔ نیز حضرت جریر بن عبد اللہ سے بواسطہ قیس روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا۔ بعض لوگ اسے کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا۔ کیا تم ذوالخلصہ کے بارے میں مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر اس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے آدمی اس کے قریب تھے ان سب کو تہ تیغ کر دیا پس ہم نے آ کر

بَابُ ۳۲۵ ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۱۰ ۔ حَدَّثَنِيْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ

## حضرت حذیفہ بن یمان عبسی کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ احد کے روز ابتدا میں جب کافروں کو واضح شکست ہو گئی تو ابلیس نے چیخ پکار مچائی کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اگلے لوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی بعض مسلمانوں کے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

## بَابُ ۳۲۱ ذِكْرُ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

## بَابُ ۳۲۲ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۱۰۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ

لشکر میں تھے یہ پکارے اے خدا کے بندو! یہ تو میرے والد! میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی چیخ پکار کسی نے نہ سنی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا:۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والد ماجد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس سانحہ کا حضرت حذیفہ کو ہمیشہ صدمہ رہا یہاں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے۔

## حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ عزیز تھی لیکن آج روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے عزیز ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے اپنی جان کی قسم، بیشک ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں تو اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر بچوں کو کھلاؤں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا: میرے خیال میں ضرورت کے مطابق تو جائز ہے۔

## زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نزولِ وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نچلے حصے میں ملاقات ہوئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دسترخوان بچھایا گیا۔ تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر وقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے اس کے لیے پانی اتارا، زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا پھر تم اسے خدا کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ اسی بات

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ثم تذبحونها على غير اسم الله إنكارا لذلك و
إعظاما له. قال موسى حدثني سالم بن عبد الله
ولا أعلمه إلا تحدث به عن ابن عمر أن زيد
بن عمرو بن نفيل خرج إلى الشام يسأل عن
الدين ويتبعه، فلقي عالما من اليهود فسأله عن
دينهم فقال إني لعلي أن أدين دينكم فأخبرني
فقال لا تكون على ديننا حتى تأخذ بنصيبك
من غضب الله قال زيد ما أفر إلا من غضب
الله ولا أحمل من غضب الله شيئا أبدا وأنى
أستطيعه فهل تدلني على غيره قال ما
أعلمه إلا أن يكون حنيفا قال زيد وما الحنيف
قال دين إبراهيم لم يكن يهوديا ولا نصرانيا
ولا يعبد إلا الله فخرج زيد فلقي عالما من
النصارى فذكر مثله فقال لن تكون
على ديننا حتى تأخذ بنصيبك من لعنة
الله قال ما أفر إلا من لعنة الله ولا أحمل
من لعنة الله ولا من غضبه شيئا أبدا وأنى
أستطيع فهل تدلني على غيره قال ما
أعلمه إلا أن يكون حنيفا قال وما الحنيف
قال دين إبراهيم لم يكن يهوديا ولا نصرانيا
ولا يعبد إلا الله فلما رأى زيد قولهم في
إبراهيم عليه السلام خرج فلما برز رفع يديه
فقال اللهم إني أشهد أني على دين إبراهيم
وقال الليث كتب إلي هشام عن أبيه عن
أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت
رأيت زيد بن عمرو بن نفيل قائما مسندا ظهره
إلى الكعبة يقول يا معاشر قريش والله ما منكم
على دين إبراهيم غيري وكان يحيي
الموءودة يقول للرجل إذا أراد أن

کو برا سمجھتے ہوئے انکار کیا کرتے تھے۔ یہ دوسری روایت بھی غالباً حضرت ابن عمر سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل ملک شام کی طرف گئے تاکہ کسی سے پوچھ کر برحق دین کی اتباع کریں۔ پس انہیں ایک یہودی عالم ملا۔ انہوں نے اس کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ شاید میں تمہارا دین اختیار کر لوں۔ وہ کہنے لگا کہ تم ہمارے دین میں اس وقت نہیں آ سکتے جب تک غضب الٰہی سے اپنا حصہ حاصل نہ کر لو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو خدا کے غضب سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور خدا کا ذرا سا قہر بھی برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے بارے میں بتا سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ مجھے حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ نہیں ہے۔ زید نے پوچھا کہ حنیف دین کونسا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو یہودیت و نصرانیت کے علاوہ ہے اور اس میں خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی۔

پس زید وہاں سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے۔ اس سے بھی ایسا ہی پوچھا تو اس نے کہا۔ تم ہمارے دین پر اس وقت تک نہیں آ سکتے جب تک کہ اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی لعنت سے کوسوں دور بھاگتا ہوں نیز خدا کی لعنت اور اس کے غضب کو ذرا بھی برداشت کرنے کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی اور دین کے بارے میں بتاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دین حنیف کے سوا اور کسی دین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ پوچھا کہ حنیف کیا ہے؟ جواب دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو نہ یہودیت ہے نہ نصرانیت اور نہ اس میں خدا کے سوا کسی کی عبادت کی جاتی ہے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ان کی زبانی یہ فیصلہ دیکھا تو اس کے پاس سے چلے گئے۔ باہر آئے تو ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیمی دین پر ہوں۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پشت لگا کر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَقْتُلَ ابْنَتَهُ مَا تَقْتُلُهَا اَنَا اَكْفِيْكَهَا
مَؤُنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ
لِاَبِيْهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ
كَفَيْتُكَ مَؤُنَتَهَا.

کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش! خدا کی قسم میرے سوا تم میں سے کوئی بھی ابراہیمی دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بھی بچاتے تھے اور جب کوئی آدمی اپنی لڑکی کو اس طرح مار ڈالنے کا ارادہ کرتا تو کہتے کہ اسے قتل نہ کرو، تمہاری بجائے میں اس کی پرورش کرتا[۴]

## بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

## تعمیر کعبہ

۱۰۱۲ - حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيْكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اِزَارِيْ اِزَارِيْ فَشُدَّ عَلَيْهِ اِزَارُهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس دونوں پتھر اٹھا کر لاتے۔ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہمد کندھے پر رکھ لو تاکہ پتھروں کی رگڑ نہ لگے (تعمیل نہ کرنے پر انہوں نے زبردستی ایسا کر دیا) تو آپ زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ جب افاقہ ہوا تو یہی کہہ رہے تھے میرا تہمد، میرا تہمد۔ پس آپ کا تہمد باندھ دیا گیا۔

۱۰۱۳ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَبَنٰى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ جَدْرُهُ قَصِيْرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابو یزید دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر نے (اپنے عہد خلافت میں) اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار نیچی تھی۔ پس پھر مزید تعمیر حضرت ابن زبیر نے کروائی۔

## بَابُ اَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

## جاہلیت کا زمانہ

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَآءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ لَا يَصُوْمُهُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اندر قریش عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی عاشورے کا روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوگئی تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ

[۴] رہوں گا پس اسے لیتے اور جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے والد سے کہتے کہ اگر تم چاہو تو اسے تمہیں دے دوں اور اگر چاہو تو اس کی پرورش بدستور میں کرتا رہوں۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ابنُ طاؤسٍ عن ابيهِ عنِ ابنِ عبّاسٍ رضي اللهُ عنهما قالُوا يرونَ انّ العُمرةَ في اشهُرِ الحجِّ مِنَ الفُجُورِ في الارضِ وكانُوا يُسمُّونَ المُحرّمَ صفرًا ويقُولُونَ اذا برا الدّبرُ وعفا الاثرُ حلّتِ العُمرةُ لمنِ اعتمرَ قالَ فقدمَ رسُولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ واصحابُهُ رابعةً مُهلّينَ بالحجِّ امرهُمُ النّبيُّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ انْ يّجعلُوها عُمرةً قالُوا يا رسُولَ اللهِ ايُّ الحِلِّ قالَ الحِلُّ كُلُّهُ.

۱۰۱۶ - حدّثنا عليُّ بنُ عبدِ اللهِ حدّثنا سُفيانُ قالَ كانَ عمرٌو يقُولُ حدّثنا سعيدُ بنُ المُسيّبِ عن ابيهِ عن جدّهِ قالَ جاءَ سيلٌ في الجاهليّةِ فكسا ما بينَ الجبلينِ قالَ سُفيانُ ويقُولُ انّ هذا الحديثَ لهُ شانٌ.

۱۰۱۷ - حدّثنا ابُو النُّعمانِ حدّثنا ابُو عوانةَ عن بيانٍ ابي بشرٍ عن قيسِ بنِ ابي حازمٍ قالَ دخلَ ابُو بكرٍ على امراةٍ من احمسَ يُقالُ لها زينبُ فراها لا تكلّمُ فقالَ ما لها لا تكلّمُ قالُوا حجّت مُصمتةً قالَ لها تكلّمي فانّ هذا لا يحلُّ هذا من عملِ الجاهليّةِ فتكلّمت فقالت من انتَ قالَ امرُؤٌ منَ المُهاجرينَ قالت ايُّ المُهاجرينَ قالَ من قُريشٍ قالت من ايِّ قُريشٍ انتَ قالَ انّكِ لسؤُولٌ انا ابُو بكرٍ قالت ما بقاؤُنا على هذا الامرِ الصّالحِ الّذي جاءَ اللهُ بهِ بعدَ الجاهليّةِ قالَ بقاؤُكُم عليهِ ما استقامت بكُم ائمّتُكُم قالت وما الائمّةُ قالَ اما كانَ لقومكِ رُؤُوسٌ واشرافٌ يامرُونهُم فيُطيعُونهُم قالت بلى قالَ فهُم اُولئكِ على النّاسِ.

۱۰۱۸ - حدّثني فروةُ بنُ ابي المغراءِ اخبرنا

جاہلیت میں) لوگ کہتے :۔ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر گناہ کرنا ہے اور وہ محرم کے مہینے کو بھی صفر کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم بھر جائے اور اس کا نشان مٹ جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھے ہوئے چوتھی تاریخ کو مکہ معظمہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم پر کیا چیز حلال ہو جائے گی؟ فرمایا، سب کچھ حلال ہو جائے گا۔

سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت کے اندر سیلاب آیا تو دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ پر چھا گیا۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ وہ لوگ اس کو بہت ہی عظیم واقعہ شمار کرتے تھے۔

قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلۂ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی۔ دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا بولتی نہیں لوگوں نے بتایا کہ اس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہوئی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ بات کرو کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ زمانۂ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس وہ بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا، میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔ کہنے لگی، کون سے مہاجرین؟ فرمایا، قریش سے۔ پوچھا، آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ فرمایا، اری سوالات کی گٹھڑی! میں ابوبکر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے زمانۂ جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ فرمایا، جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے۔ کہنے لگی، ہمارے پیشوا کون ہیں؟ فرمایا، تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور معزز لوگ تو ہوں گے کہ جن باتوں کا تم کو حکم دیں ان پر خود بھی عمل کریں؟ جواب دیا، کیوں نہیں۔ فرمایا، بس وہی لوگ تمہارے پیشوا ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عن علی بن مسہر عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی
اللہ عنہا قالت اسلمت امرأۃ سوداء لبعض
العرب وکان لہا حفش فی المسجد قالت فکانت
تأتینا فتحدث عندنا فاذا فرغت من حدیثہا قالت

ویوم الوشاح من تعاجیب ربنا
الا انہ من بلدۃ الکفر انجانی

فلما اکثرت قالت لہا عائشۃ وما یوم الوشاح
قالت خرجت جویریۃ لبعض اہلی وعلیہا وشاح
من ادم فسقط منہا فانحطت علیہ الحدیا و
ہی تحسبہ لحما فاخذتہ فاتہمونی بہ فعذبونی
حتی بلغ من امری انہم طلبوا فی قبلی فبیناہم
حولی وانا فی کربی اذ اقبلت الحدیا حتی وازت
برؤسنا ثم القتہ فاخذوہ فقلت لہم ہذا
الذی اتہمتمونی بہ وانا منہ
بریئۃ۔

۱۰۱۹۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا اسمٰعیل ابن جعفر
عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا من کان حالفا
فلا یحلف الا باللہ فکانت قریش تحلف بآبائہا
فقال لا تحلفوا بآبائکم

۱۰۲۰۔ حدثنی یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن
وہب قال اخبرنی عمرو ان عبد الرحمٰن ابن
القاسم حدثہ ان القاسم کان یمشی بین یدی
الجنازۃ ولا یقوم لہا ویخبر عن عائشۃ قالت
کان اہل الجاہلیۃ یقومون لہا یقولون اذا رأوہا
کنت فی اہلک ما انت مرتین۔

۱۰۲۱۔ حدثنی عمرو بن عباس حدثنا عبد الرحمٰن
حدثنا سفیان عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون قال
قال عمر رضی اللہ عنہ ان المشرکین کانوا لا یفیضون

حبشی عورت اسلام سے آئی جو کسی عرب کی لونڈی تھی۔ اس کی جھونپڑی چونکہ مسجد کے پاس تھی لہٰذا ہمارے پاس آجاتی اور باتیں کیا کرتی۔ جب وہ اپنے دل کی کہنے سے فارغ ہو جاتی تو یہ شعر پڑھا کرتی۔

ہار کی چوری ہوئی از وار دات نادرات
خالق اکبر نے شہر کفر سے بخشی نجات

جب اس نے متعدد مرتبہ ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ نے اس سے پوچھا کہ ہار کا دن کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میری ایک آقازادی باہر نکلی جس نے چمڑے کا ہار پہن رکھا تھا۔ ہار اس سے گر گیا اور گوشت سمجھ کر ایک چیل لے اڑی۔ لوگوں نے تہمت میرے اوپر لگائی اور مجھے خوب مارا پیٹا گیا۔ انھوں نے حد کر دی حتیٰ کہ میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔ جب مجھ پر یہ ستم ڈھایا جا رہا تھا اور لوگ میرے ارد گرد جمع تھے تو چیل اڑتی ہوئی آئی اور وہی ہار اس نے ہمارے سروں پر ڈال دیا۔ ہار انھوں نے لے لیا میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے تھے حالانکہ میں اس جرم سے لاتعلق ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو خدا کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں نہ کھانا۔

---

عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت قاسم جنازے کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں لوگ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوتے اور مردے کو مخاطب کر کے دو مرتبہ یوں کہتے: ”تو اب بھی اپنے اہل و عیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا۔“

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ مزدلفہ سے اس وقت لوٹتے جب ثبیر پہاڑ پر دھوپ آجاتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس فعل

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



من جمع حتى تشرق الشمس على ثبير فخالفهم النبي صلى الله عليه وسلم فأفاض قبل أن تطلع الشمس.

١٠٢٢ - حدثني إسحاق بن إبراهيم قال قلت لأبي أسامة حدثكم يحيى بن المهلب حدثنا حصين عن عكرمة وكأسا دهاقا قال ملأى متتابعة قال وقال ابن عباس سمعت أبي يقول في الجاهلية اسقنا كأسا دهاقا.

١٠٢٣ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن عبد الملك عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد. ألا كل شيء ما خلا الله باطل. وكاد أمية بن أبي الصلت أن يسلم.

١٠٢٤ - حدثنا إسماعيل حدثني أخي عن سليمان عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها قالت كان لأبي بكر غلام يخرج له الخراج وكان أبو بكر يأكل من خراجه فقال له الغلام تدري ما هذا فقال أبو بكر وما هو قال كنت تكهنت لإنسان في الجاهلية وما أحسن الكهانة إلا أني خدعته فلقيني فأعطاني بذلك فهذا الذي أكلت منه فأدخل أبو بكر يده فقاء كل شيء في بطنه.

١٠٢٥ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله أخبرني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان أهل الجاهلية يتبايعون لحوم الجزور إلى حبل الحبلة قال وحبل الحبلة أن تنتج الناقة ما في بطنها ثم تحمل التي نتجت فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك.

١٠٢٦ - حدثنا أبو النعمان حدثنا مهدي قال غيلان بن جرير كنا نأتي أنس بن مالك فيحدثنا عن الأنصار وكان يقول لي فعل قومك كذا وكذا يوم كذا وكذا فعل قومك كذا وكذا يوم كذا وكذا.

میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ سے لوٹ آئے۔

حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ کاسًا دِهَاقًا کا مطلب لبالب بھرا ہوا پیالہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمانہ جاہلیت میں ہم کہا کرتے تھے ہمیں لبالب بھرا ہوا جام پلاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے سچی بات وہ جو لبید شاعر نے کہی ہے کہ: خبردار ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے — اور قریب تھا کہ امیہ بن ابو الصلت مسلمان ہو جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک غلام رکھا ہوا تھا جس سے آپ خراج لیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کوئی کھانے کی چیز لایا تو حضرت ابوبکر نے اسے کھا لیا۔ غلام عرض گزار ہوا کہ آپ کو معلوم ہے یہ چیز کیسی تھی؟ حضرت ابوبکر نے دریافت فرمایا: کیسی تھی؟ جواب دیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کو میں آئندہ کی باتیں (کہانت) بتایا کرتا تھا جبکہ میں کہانت سے نابلد ہوں صرف اسے دھوکا دیا کرتا تھا۔ آج وہ مجھے ملا تو اس بات کی وجہ سے اس نے مجھے یہ چیز دی جو آپ نے بھی کھا لی ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے منہ میں انگلی ڈال کر اپنے پیٹ سے سارا کھایا پیا باہر نکال پھینکا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حَبَلُ الْحَبَلَة کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو، پھر وہ بچہ جوان ہو کر حاملہ ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے۔ ایک روز انہوں نے مجھ سے فرمایا: تمہاری قوم نے فلاں روز یوں کیا اور تمہاری قوم نے فلاں روز وہ کیا۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



## باب القسامة في الجاهلية

١٠٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ. قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِينًا. ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ

## زمانہ جاہلیت کی قسامت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ ہوا یوں کہ بنی ہاشم کے کسی فرد کو ایک شخص نے مزدور رکھا۔ جو قریش کی دوسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے اونٹ پر اس کے ساتھ جارہا تھا تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا فرد گزرا، جس کے غلہ کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مزدور سے کہا کہ ایک بندھن دے کر میری مدد کرو تاکہ میں اپنی بوری باندھ لوں اور اونٹ نہ بھاگ سکے۔ اس نے بندھن دے دیا اور اس نے اپنی بوری باندھ لی۔ جب انھوں نے پڑاؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دیئے۔ قریشی نے ہاشمی سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا، تو غصے میں اس نے ایسی لاٹھی ماری کہ ہاشمی مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمن کا رہنے والا گزرا تو ہاشمی نے اس سے پوچھا: کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں، ہاں کبھی کبھی ضرور جاتا ہوں۔ کہا، جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا: ضرور۔ کہا کہ جب تمہیں موسم حج میں بیت اللہ کی حاضری نصیب ہو تو پکارنا:۔ اے قریش! جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا، اے بنی ہاشم! جب وہ تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابوطالب کے متعلق پوچھنا اور انھیں بتانا کہ فلاں ہاشمی کو ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ پیغام دے کر، وہ مزدور مر گیا۔ جب وہ قریشی واپس پہنچا تو ابوطالب کے پاس آیا۔ انھوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ جواب دیا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن میں نے علاج معالجے میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن وہ مر گیا پس اسے دفن کر کے واپس لوٹا ہوں۔ انھوں نے کہا، تم سے اس کے متعلق یہی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو مدت گزر گئی اور ایک دفعہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی مکہ مکرمہ آیا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ. إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ. فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ وَحَلَفُوا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

۱۰۲۸ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ

جس کو وصیت کی گئی تھی تو اس نے آواز دی، اے آلِ قریش! لوگوں نے جواب دیا کہ قریش یہ ہیں۔ اس نے پھر کہا: اے آلِ بنی ہاشم! لوگوں نے کہا، بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ابوطالب کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ ابوطالب ہیں۔ کہا کہ مجھے آپ کے فلاں آدمی نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا تھا، جس کو ایک رسی کے بدلے قتل کر دیا گیا تھا۔ پس ابوطالب قاتل کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ تین میں سے کوئی ایک بات اختیار کرو۔ کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے سو اونٹ ادا کرو۔ بصورتِ دیگر تمہاری قوم کے پچاس آدمی قسم دے دیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو اس کے بدلے ہم تمہیں قتل کریں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے۔ پھر ابوطالب کے پاس ایک ہاشمی عورت (مقتول کی بہن) آئی جو قاتل کی قوم میں بیاہی تھی اور ان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے کہا، اے ابوطالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ نے جو پچاس آدمیوں کی قسمیں لینی ہیں تو میرے لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کہ کھڑا کر کے قسم لی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی۔ پھر قاتل کی قوم سے ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے ابوطالب! آپ نے سو اونٹوں کے بدلے پچاس آدمیوں کی قسم چاہی ہے، تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو اونٹ ہوئے۔ پس میری قسم کے بدلے یہ دو اونٹ وصول کر لیجئے۔ آپ نے یہ بھی منظور ...

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ بُعاث کا دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی آمد سے پہلے رکھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان لوگوں میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کتنے ہی زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس روز کو پہلے مقرر فرما کر ان کے اسلام میں داخل ہونے کا راستہ ہموار کر دیا تھا ـــــ نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفا اور مروہ کی درمیانی وادی کے اندر دوڑنا سنت نہیں ہے۔ بات یوں ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةٌ إِنَّمَا
كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَا نُجِيزُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا
السَّفَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ
وَأَسْمِعُوْنِيْ مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ
فَلْيَطُفْ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُوْلُوا الْحَطِيْمُ
فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِيْ
سَوْطَهٗ أَوْ نَعْلَهٗ أَوْ قَوْسَهٗ.

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ
حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوْهَا
فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ.

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ
وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُوْنَ
إِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ.

**بَابُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ
عَبْدِ مَنَافِ ابْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ
بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ
كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ
بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ.

۱۰۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم کو تیز دوڑ کر ہی طے کریں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ اے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور بغیر کہے سنے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اور حطیم کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگرچہ زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتہ یا کمان یہاں پر ڈال جاتا تھا۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت کے اندر میں نے دیکھا کہ بندروں نے اکٹھے ہو کر ایک زانی بندر کو سنگسار کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اسے پتھر مارے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا یہ زمانہ جاہلیت کی عادتوں میں سے ہیں۔ تیسری بات کو عبید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی کہتے فرماتے ہیں کہ تیسری بات بارش کو ستاروں کے ذریعے سمجھنا ہے۔

## رسول خدا کی بعثت کا بیان۔

آپ کا نسب یوں ہے: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## بَابُ ۳۳۳ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَإِسْمَاعِيلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا يَكْفِينِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللَّهِ۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ

پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت فرما گئے اور وہاں دس سال رہنے کے بعد وفات پا گئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

## مشرکین مکہ نے رسولِ خدا اور آپ کے ساتھیوں سے جو سلوک کیا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کی ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکین کی جانب سے ہم پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اٹھ بیٹھے اور مبارک چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور پٹھوں سے پار ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پیوست کر دی جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی اور آرہ ان کے سر کے درمیان میں رکھ کر چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں نہ ہٹا سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بھیڑیئے کا بکریوں کے متعلق خوف نہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر سجدہ کیا، تو کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو ماسوائے ایک شخص کے کہ اس کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور ان پر سجدہ کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ حالتِ کفر میں قتل کر دیا گیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ افراد آپ کے ارد گرد موجود تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور اسے آپ کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ برابر سجدے کی حالت میں رہے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا پھر اس شرارت کے مرتکب کے خلاف دعا کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:۔ اے اللہ! سرداران قریش کی گرفت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

فرما- یعنی ابوجہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف، شعبہ کو اس میں شک ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں جنگ بدر میں مقتول دیکھا تو انھیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ ہوگیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ ڈالا جا سکا۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةَ فَهٰذِهِ لِأُولٰئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ.

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کروں:۔ (۱) اور کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (۲) اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے — پس میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورۃ الفرقان والی مشرکین مکہ کے متعلق ہے کیونکہ انھوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے حرام ٹھہرائے ہوئے نفس کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی پوجا بھی کی اور بے حیائی کے کام بھی کئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ، "سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے" پس یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے اور دوسری سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کو پہچان کر بھی قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں (سعید بن جبیر) نے اس کا مجاہد سے ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو نادم (تائب) ہو جائے۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنْ

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے دریافت کیا کہ مشرکین نے جو سب سے سخت سلوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا، مجھے اس کے بارے میں بتایئے۔ انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرے کیا اور فرمایا:۔ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو. وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ يَقُولُ رَبِّيَ اللهُ الْآيَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔

بَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

بَابُ إِسْلَامِ سَعْدٍ.

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ.

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ أَنَّهُ آذَنَتْهُمْ شَجَرَةٌ

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ

ابن اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

(۱) یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبداللہ بن عمرو

(۲) عبدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو ابن العاص

(۳) محمد بن عمرو، ابوسلمہ، عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالےٰ عنہم)

## حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک وہ وقت تھا جبکہ) میں نے پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور کو نہیں دیکھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

## حضرت سعد بن ابی وقاص کا مسلمان ہونا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس روز میں نے اسلام قبول کیا اس روز اور کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ بلکہ سات روز تک میں اسلام کا تیسرا شخص رہا۔

## جنات کا ذکر۔

ارشاد ربانی ہے۔ فرما دو کہ میری طرف وحی کی گئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے غور سے قرآن سنا۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو کس نے بتایا کہ رات جنوں نے آپ کی زبانی قرآن کریم سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تمہارے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود نے بتایا کہ آپ کو ان کے متعلق ایک درخت نے بتایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک برتن میں وضو اور رفع حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں کہ میں آپ کے پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں ابوہریرہ ہوں، فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ میں استنجا کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ پس میں نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَلَا بِرَوْثَةٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا۔

**بَابٌ** إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ

آپ کی خدمت میں پتھر پیش کر دئے جو میں نے پتے باندھے ہوئے تھے اور آپ کے پہلو میں رکھ دئے اور واپس لوٹ آیا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا۔ ہڈی اور لید سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا، یہ دونوں جنات کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالے سے دعا کی کہ یہ جب ہڈی یا لید کے پاس سے گزرے تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔

**حضرت ابوذر کا اسلام لانا۔**

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوذر کو نبی کریم صلی اللہ تعالے وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہو کر اس وادی کی طرف جاؤ اور اس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کرو جو اپنے نبی ہونے اور اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بات سننا، پھر میرے پاس آنا۔ پس ان کا بھائی روانہ ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابوذر کی طرف واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔ ابوذر کہنے لگے کہ تمہارے بیان سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ پس یہ زادِ راہ اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے۔ پھر جب مسجد میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو رہی لیکن آپ سے متعارف نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا۔ اسی جستجو میں رات ہو گئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر پیچھے ہو گئے۔ صبح ہو گئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد میں آ گئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر آ گئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں کہنے لگے کہ اس آدمی کو اپنی منزل مقصود نہیں ملی تا کہ وہاں قیام کرتا۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِيْ فَإِنِّيْ إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّيْ أُرِيْقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِيْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى أَضْجَعُوْهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَّأَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوْهُ وَثَارُوْا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

بَابُ إِسْلَامِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا ارْفَضَّ لِلَّذِيْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ.

پس انھیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ جب تیسرا روز ہوا تو حضرت علی نے اس روز بھی انھیں اپنے پاس ٹھہرایا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کی وجہ کیوں نہیں بتاتے؟ جواب دیا، اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا پکا عہد و پیمان کریں تو میں اپنے مقصد کا اظہار کر سکتا ہوں۔ انھوں نے وعدہ کر لیا، تو انھوں نے مقصد ظاہر کر دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ تم نے سچی بات سنی۔ واقعی وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب صبح ہو جائے تو میرے پیچھے چلنا۔ اگر کسی مقام پر مجھے تمہارے لیے خطرہ نظر آیا تو میں ٹھہر جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں، پھر جب چلوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہنا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے اور یہ بھی ساتھ ہی پہنچ گئے۔ جب انھوں نے آپ کی باتیں سنیں تو اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انھیں میرا پیغام دو۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمۂ حق کا چیخ پکار کر اعلان کرتا رہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آ گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پس لوگوں نے کھڑے ہو کر انھیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا یہاں تک کہ زمین پر لٹا دیا۔ اتنے میں عباس آ کر ان پر جھک گئے اور کہا، تمہارا خانہ خراب ہو، کیا تم یہ نہیں جانتے کہ یہ قبیلہ غفار کا ایک فرد ہے اور شام کی تجارت کے لیے یہی تمہاری گزرگاہ ہے اور یوں انھیں ان کے پنجے سے چھڑایا۔ دوسرے روز بھی انھوں نے اسی طرح اعلان کیا تو انھوں نے اسی طرح انھیں مارا پیٹا اور حضرت عباس نے انھیں بچایا۔

حضرت سعید بن زید کا اسلام قبول کرنا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عمر مجھے مسلمان ہونے کے باعث باندھ کر مارنے والے تھے کیونکہ وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اور حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہ احد بھی ہوتا تو اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



## بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ.

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ.

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا

## حضرت عمر بن خطاب کا مسلمان ہونا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے اسلام قبول کیا ہے اس روز سے ہم برابر غلبہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد میرے والد محترم خوف کے مارے اپنے گھر میں رہنے لگے۔ اسی دوران ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابو عمرو آیا جس نے ریشمی حلہ اور ریشمی کناری کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ وہ بنی سہم سے تھا جو عہد جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے اس نے آپ سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا:۔ مجھے تمہاری قوم سے خطرہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باعث مجھے قتل کردیں گے۔ اس نے کہا کہ میری امان میں ہونے کے سبب وہ ایسا نہیں کرسکتے۔ جب اس نے یہ کہا تو آپ مطمئن ہوگئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو اتنے لوگوں کو دیکھا جن سے وادی بھری ہوئی تھی۔ پوچھا۔ تمہارا ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا، ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا، اسے قتل کرنا اب تمہارے لیے؟

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہوکر کہنے لگے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دنوں لڑکپن کی عمر میں تھا اور مکان کی چھت پر تھا۔ پس ایک آدمی آیا جس نے ریشمی قبا پہنی ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ عمر اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی بات نہیں، میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا، یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹھے تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



كان كما يظن بينما عمر جالس إذ مر به رجل جميل فقال لقد أخطأ ظني أو إن هذا على دينه في الجاهلية أو لقد كان كاهنهم علي الرجل فدعي له فقال له ذلك فقال ما رأيت كاليوم استقبل به رجل مسلم قال فإني أعزم عليك إلا ما أخبرتني قال كنت كاهنهم في الجاهلية قال فما أعجب ما جاءتك به جنيتك قال بينما أنا يوما في السوق جاءتني أعرف فيها الفزع فقالت، ألم تر الجن وإبلاسها ويأسها من بعد إنكاسها ولحوقها بالقلاص وأحلاسها قال عمر صدق بينما أنا عند آلهتهم إذ جاء رجل بعجل فذبحه فصرخ به صارخ لم أسمع صارخا قط أشد صوتا منه يقول يا جليح أمر نجيح رجل فصيح يقول لا إله إلا أنت. فوثب القوم قلت لا أبرح حتى أعلم ما وراء هذا ثم نادى يا جليح أمر نجيح رجل فصيح يقول لا إله إلا أنت فقمت فما نشبنا أن قيل هذا نبي.

۱۰۳۹۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا إسماعيل حدثنا قيس قال سمعت سعيد بن زيد يقول للقوم لو رأيتني موثقي عمر على الإسلام أنا وأخته وما أسلم ولو أن أحدا انقض لما صنعتم بعثمان لكان محقوقا أن ينقض.

کہ ایک خوبصورت آدمی کا آپ کے پاس سے گزر ہوا - فرمایا کہ یا تو میرا گمان غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر ہے ورنہ کاہن ہے لیکن اسے بلا کر یہ بات پوچھی گئی - اس نے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو۔ فرمایا۔ میں تجھے اس وقت تک جانے نہیں دوں گا جب تک تو مجھے اصل بات نہیں بتائے گا۔ وہ کہنے لگا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر میں کاہن تھا۔ فرمایا۔ تیری جن عورت نے سب سے عجیب بات تجھ تک کون سی پہنچائی تھی ؟ اس نے بتایا کہ ایک روز میں بازار میں تھا کہ وہ میرے پاس خوف زدہ حالت میں آئی اور کہنے لگی کہ کیا تو جنات کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے ان کو کرکے بھگا دیئے گئے ہیں، جس کے باعث وہ خوف زدہ اور نا امید ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے - ایک دفعہ میں بتوں کے پاس سو رہا تھا تو ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا، جسے ذبح کیا تو اس کے اندر سے اس زور کی آواز نکلی کہ ایسی سخت آواز میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس میں سے کہا گیا کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے کہ ہر مراد حاصل ہو جائے کہ ایک فصیح البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے لیکن میں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے چنانچہ پھر بھی آواز آئی کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے مراد بر آئے کہ ایک فصیح البیان یوں کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے - میں اٹھ کر چلا آیا۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہے۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں نے قوم سے فرماتے ہوئے سنا۔ کاش! تم دیکھتے کہ اسلام قبول کرنے پر عمر نے مجھے اور اپنی ہمشیرہ کو باندھ دیا تھا جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کیا تو ان کی جگہ اگر کوہ احد بھی ہوتا تو ممکن ہے وہ بھی پھٹ جاتا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



## بَابٌ ۳۵ اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ.

۱۰۵۰ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرِیَھُمْ اٰیَۃً فَاَرَاھُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَاَوْا حِرَاءً بَیْنَھُمَا

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی فَقَالَ اشْھَدُوْا وَذَھَبَتْ فِرْقَۃٌ نَحْوَ الْجَبَلِ. وَقَالَ اَبُو الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ انْشَقَّ بِمَکَّۃَ وَتَابَعَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ.

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰی زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ.

## بَابٌ ۳۶ ھِجْرَۃِ الْحَبَشَۃِ وَقَالَتْ عَائِشَۃُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُ دَارَ ھِجْرَتِکُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ فَھَاجَرَ مَنْ ھَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَۃِ وَرَجَعَ عَامَّۃُ مَنْ کَانَ ھَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ

## شق القمر کا معجزہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دئے، یہاں تک کہ کوہ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آ گیا تھا۔

---

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: لوگو! گواہ رہنا۔ اور ایک ٹکڑا پہاڑ کی دوسری طرف چلا گیا تھا۔ ابوالضحیٰ بسرق عبداللہ بن مسعود سے راوی ہیں کہ چاند کا پھٹنا مکہ میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابونجیح، مجاہد نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کرامت عہد میں واقع ہوا تھا۔

---

معمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر (چاند پھٹنے) کا معجزہ واقع ہو چکا ہے۔

## حبشہ کی جانب ہجرت۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجوروں والی اور دو پہاڑوں کے درمیان ہے۔ پس کچھ لوگ براہ راست مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور بعض نے سرزمین حبشہ کی جانب ہجرت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِي فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِي قَدِ ابْتَلَاكَ اللهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ

کی تھی وہ بھی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ اسے ابو موسیٰ و اسماء نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ ولید کے بارے میں لوگوں کو شکایات ہیں۔ عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان سے ملنے گیا جبکہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں آپ کا فائدہ ہے فرمایا، تمہارے جیسے انسان سے اللہ پناہ دے۔ پس میں واپس لوٹ آیا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس جا بیٹھا اور جو کچھ میں نے حضرت عثمان سے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا، وہ انہیں بتا دیا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اسی اثنا میں کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت عثمان کا قاصد آ گیا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس میں گیا، یہاں تک کہ ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ فرمایا، وہ کیا نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا سیر قرآن ہے کہ میں نے اللہ اور رسول کی گواہی دی، پھر کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، اس پر ایمان لائے، سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں اور حضور کی پاکیزہ روش کو دیکھا۔ تو اکثر لوگ ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں لہٰذا آپ پر حق ہے کہ اس پر حد جاری فرمائیں۔ فرمایا۔ اے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں، لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ
لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ
بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَ
صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ
وَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ
اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا
غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ
وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ
الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ
الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ ، فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ
مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ
شَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ
جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ ،
وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ
مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ .

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ
هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً
رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ
الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَ
صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ
اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ
خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ . قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ
الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور جس کے ساتھ انہیں مبعوث فرمایا گیا، میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سب سے پہلی دونوں ہجرتیں کیں، جیسا کہ تم نے کہا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور خدا کی قسم، نہ میں نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور نہ آپ کو دھوکا دیا یہاں تک کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا پھر اللہ نے حضرت ابوبکر کو خلافت عطا فرمائی تو خدا کی قسم نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے حضرت عمر کو خلافت مرحمت فرمائی تو خدا نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں جو ان دونوں حضرات کا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ فرمایا، تو پھر کیا باتیں ہیں جو تمہاری جانب سے میرے پاس پہنچ رہی ہیں۔ رہا جو تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں ابھی ذکر کیا۔ تو ان شاء اللہ ہم اس بارے میں حق کا دامن پکڑے رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا کیونکہ کوڑے وہی مارا کرتے تھے۔ یونس و زہری کے بھتیجے نے زہری سے روایت کی ہے جس میں ہے ۔ کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے ہم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس کی تصویر اس میں نقش کر دیتے۔ قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بد ترین مخلوق شمار ہوں گے۔

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی سی بچی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اوڑھنے کے لیے دوپٹہ مرحمت فرمایا جس پر درختوں کی تصویریں تھیں۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمِیْصَۃٌ لَہَا اَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِیَدِہٖ وَیَقُوْلُ سَنَاہْ سَنَاہْ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ یَعْنِیْ حَسَنٌ حَسَنٌ۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یُصَلِّیْ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَتَرُدُّ عَلَیْنَا قَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِاِبْرَاہِیْمَ کَیْفَ تَصْنَعُ اَنْتَ قَالَ اَرُدُّ فِیْ نَفْسِیْ۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَۃً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَۃِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکُمْ اَنْتُمْ یَا اَہْلَ السَّفِیْنَۃِ ہِجْرَتَانِ۔

## بَابٌ (۵۳) مَوْتِ النَّجَاشِیِّ

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ النَّجَاشِیُّ مَاتَ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلٰی اَخِیْکُمْ اَصْحَمَۃَ۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اپنا دست مبارک پھیرتے رہے اور فرماتے جاتے سَنَاہْ سَنَاہْ۔ حمیدی فرماتے ہیں یعنی اچھی ہے، اچھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تب بھی جواب مرحمت فرمادیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا۔ نماز میں (خدا کے ساتھ) مصروفیت ہے۔ میں (سلیمان) نے ابراہیم سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا اپنے دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہوگئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابو طالب مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے لگے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر کو فتح فرما چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔

## نجاشی کی وفات۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک آدمی وفات پا گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی اصحمہ پر نماز جنازہ پڑھو۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ.

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں (حضرت جابر) دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

---

١٠٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالٰے عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں ارشاد کہیں۔ اسی کے مثل عبدالصمد نے روایت کی ہے۔

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ. وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ کے وفات پانے کی خبر اپنے اصحاب کو اسی روز دے دی تھی، جس روز وفات ہوئی۔ اور فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں ارشاد کہیں۔

---

**ف**: اس باب کی چاروں حدیثیں حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے متعلق ہیں۔ ان سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

١۔ حبشہ کے نصرانی بادشاہ نجاشی اصحمہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

٢۔ نجاشی اصحمہ نے اگرچہ اپنے مسلمان ہونے کی تشہیر نہیں کی تھی لیکن اللہ اور رسول کی بارگاہ میں اس کا مسلمان ہونا مقبول ہو گیا تھا۔

٣۔ اگر کوئی مسلمان دار الکفر میں مر جائے اور وہاں اس پر نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو دار الاسلام میں اس کی نماز جنازہ ہونی چاہیے۔

٤۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نجاشی کے وفات پانے کی خبر صحابۂ کرام کو اسی روز دے دی تھی۔ خواہ آپ انہیں خود دیکھ رہے تھے اور خواہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی ہو۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۵۔ نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ جیسا کہ اس باب کی تیسری اور چوتھی حدیث میں ہے۔
نجاشی کی نمازِ جنازہ کے باعث بعض لوگ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے۔ چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ در سنہ ۱۳۲۱ھ) نے اس مسئلے پر ایک انتہائی تحقیقی فتوی الہادی الحاجب کے نام سے مرتب فرمایا تھا۔ ادارہ خوشتر رضویہ مصری شاہ، لاہور والوں نے اسے کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔ دلائل کا محتاج ہیں ملنا ہوا ضرور تو اصل رسالے میں دیکھا جائے یہاں اس رسالے کی چند عبارتیں پیش خدمت ہیں۔

۱۔ مذہب مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی محض ناجائز ہے۔ آئمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔ خاص اس کا جزئیہ بھی مصرح ہونے کے علاوہ تمام عبارات مسئلہ اولی بھی اس سے متعلق کہ غالباً نماز غائب کو تکرار صلوۃ جنازہ لازم۔ بلاد اسلام میں جہاں مسلمان انتقال کرے نماز ضرور ہوگی اور دوسری جگہ خبر کے بعد ہی پہنچے گی ولہذا امام اجل نسفی نے کافی میں اس مسئلہ کو اس کی فرع ٹھہرایا، اگرچہ دونوں مسئلے مستقل ہیں (ص ۵۰)

۲۔ زمانہ اقدس میں صدہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی۔ کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی کیا وہ محتاج رحمت والا نہ تھے؟ کیا معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن و واضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن تھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود، لاجرم نہ پڑھنا قصداً باز رہنا تھا اور جس امر سے مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں وہ ضرور امر خیر محمود و مشروع نہیں ہو سکتا۔ (ص ۵۲، ۵۳)

۳۔ دوسرے شہر کی میت پر صلوۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ واقعۂ نجاشی، واقعۂ معاویہ لیثی و واقعہ امرائے موتہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔ ان میں اول و دوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا، تو غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر اور دوم و سوم کی سند صحیح نہیں اور لفظ صلوۃ بمعنی نماز میں صریح نہیں ان کی تفصیل بعونہ تعالی ابھی آتی ہے (ص ۵۴)

۴۔ اگر فرض ہی کر لیجیے کہ ان تینوں واقعوں میں نماز پڑھی تو باوصف حضور کے اس اہتمام عظیم و موفور اور تمام اموات کے اس حاجت شدیدہ رحمت و نور قبور کے صدہا بار کیوں نہ پڑھی؟ وہ بھی محتاج حضور و حاجت مند رحمت وفور اور حضور ان پر بھی رؤف و رحیم تھے۔ نماز سب پر فرض میں نہ پڑھنا اس اہتمام عظیم کا جواب نہ ہوگا، نہ تمام اموات کی اس حاجت شدیدہ کا علاج۔ حالانکہ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ان کی شان ہے۔ وہ ایک کی دستگیری فرمانا اور صدہا کو چھوڑنا کب ان کے کرم کے شایاں ہے یہ ان حالات و ارشادات کے ملاحظہ سے عام طور پر ترک اور صرف دو ایک بار وقوع خود ہی بتادے گا کہ وہاں کوئی خصوصیت خاصہ تھی جس کا حکم عام نہیں ہو سکتا۔ حکم عام وہی عدم جواز ہے، جس کی بنا پر عام احتراز ہے (ص ۵۴)

۵۔ اب واقعہ بیر معونہ بھی گوش کیجیے۔ مدینہ طیبہ کے ستر جگر پارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خاص پیارے، اجلہ علمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا، مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ان کا سخت و شدید غم و الم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار نابکار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو (ص ۵۴)

۶۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام ہوا مگر ہم ان وقائع ثلاثہ کا بھی باذنہ تعالی تصفیہ کریں۔

ـــــ واقعہ اولیٰ ـــــ

جب اصحمہ رضی اللہ تعالی عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی، مصلی میں جا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔ رواہ السنۃ عن ابی ھریرۃ والشیخان عن جابر کنت فی الصف الثانی والثالث رضی اللہ
عنہما اتفاقاً صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعًا سے ہے ــــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،
تمہارا بھائی نجاشی مر گیا۔ اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں
میں صحابہ کو یہی ظن تھا کہ ان کا جنازہ حضور کے سامنے ہے۔ صحیح ابو عوانہ میں انہیں سے ہے ــــــ ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم
یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔ (ص ۵۵)

ثانیاً ــــــ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی، لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
وہاں پڑھی۔ اسی بنا پر امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لیے یہ باب وضع کیا الصلوٰۃ علی مسلم یلیہ اھل الشرک فی بلد آخر (ص ۵۵)
... باب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔ جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی ........ اس نماز
... مقصود اس کی اشاعت اسلام تھی ........ یعنی یہاں بالفعل اقویٰ ہے واللہ، مصلی میں تشریف لے گئے کہ جماعت کثیر ہو (ص ۵۸)
... غیر مقلدوں کے بھوپالی امام نے عون الباری میں حدیث نجاشی کی نسبت کہا: ــــــ اس سے ثابت ہوا کہ غائب پر نماز جائز ہے اگرچہ
... غیر جہت قبلہ میں ہو بلکہ نمازی قبلہ رو ہو ــــــ اقول ــــــ یہ اس مدعی اجتہاد کی کورانہ تقلید اور اس کے ادعا پر ثبوت جہل شدید ہے۔
... جنازہ حبشہ میں تھا اور حبشہ مدینہ طیبہ سے جانب جنوب ہے اور مدینہ طیبہ کا قبلہ جنوب ہی کو ہے۔ تو جنازہ غیر جہت قبلہ میں کب تھا؟ ...
... تو ان مجتہد صاحب کا جہل قابل تماشا ہے جن کو سمت قبلہ تک معلوم نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے جنازہ پر نماز ان کی
... جہت پر پڑھنے کا انکار دوسرا جہل ہے۔ حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی رواہ الطبرانی عن حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ
... (ص ۵۸، ۵۹)

... بھی کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا ہے۔ اولاً استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ
... پر نماز پڑھی۔ پھر کہا استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔ پھر کہا نیز اس کا مثل انس سے ترجمہ معاویہ
... بن معاویہ مزنی میں روایت کیا۔ اس میں یہ وہم دلاتا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں، جن پر نماز غائب مروی ہے۔
حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں۔ معاویہ نام، جن کے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے لیثی،
... کسی نے معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔ ابو عمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں اور حافظ نے
... صحابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح دی اور لیثی کہنے کو مطلقاً غلط بتایا اور معاویہ بن مقرن کو ایک اور صحابی مانا جن کے لیے یہ روایت
... نہیں۔ بہرحال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا ایہام تثلیث محض باطل۔ ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا ــــــ معاویہ بن معاویہ
... مزنی ویقال اللیثی ویقال معاویہ بن مقرن المزنی۔ قال ابو عمرو بالصواب انتہٰی یعنی معاویہ بن معاویہ مزنی اور کوئی کہتا ہے۔ معاویہ بن مقرن المزنی۔
... ابو عمر نے کہا۔ یہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا اور طریق دوم سے دوسرے طور پر اور حدیث
... ابو امامہ سے تیسرے طور پر (حاشیہ ص ۶۱، ۶۲)

۱۱۔ سب سے زیادہ کر دہ شہدائے معرکہ ہیں (جنگ موتہ کے سپہ سالار) نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز نہیں مانتے تو باجماع
... فریقین یہاں صلوٰۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ علی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قبور شہدائے اُحد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلوٰۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے کما اثرنا ہ فی النہی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صَلِّ عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوۃَ عَلَی الْمَیِّتِ ہے یہاں اس قدر بھی نہیں وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول جہالت یوں گھڑتے ہیں کہ صلوٰۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلادلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول - اولاً :- ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلوٰۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے اور یہ معنی خود نماز جنازہ میں کہاں کہ اس میں نہ رکوع ہے، نہ سجود، نہ قرأت، نہ قعود، ثالث عندنا والعراقی معاً ثانیاً خود علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلوٰۃ مطلقہ نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلوٰۃ مطلقہ میں برزخ ہے کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ ما طال فیہ۔ لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلوٰۃ مجاز ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سماھا صلوٰۃ لیس فیھا رکوع ولا سجود۔ عمدۃ القاری میں ہے۔ لکن التسمیۃ لیست بطریق الحقیقۃ ولا بطریق الاشتراک ولکن بطریق المجاز (ص ٦٦)

صلوٰۃ کے ساتھ جب علٰی فلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ :- یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً - اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ اٰلہٖ کما تحب وترضی وقال تعالیٰ :- وصل علیھم ان صلوٰتک سکن لھم وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللّٰھم صل علیٰ اٰل ابی اوفیٰ - کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اسے الٰہی، تو آل ابی اوفی پر نماز پڑھ یا ان کا جنازہ پڑھ؟ کیا صلوٰۃ علیہ شرع میں بمعنی درود نہیں؟

١٢- آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے؟ ——— اسی لیے تو اس دور میں کہنا پڑتا ہے۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

باب ٤٥٥ تَقَاسُمُ الْمُشْرِكِیْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ حُنَیْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ كِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ۔

## مشرکین کا رسولِ خدا کی مخالفت پر قسمیں کھانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ نے حنین کا ارادہ کر لیا تھا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

باب ٤٥٦ قِصَّةُ اَبِیْ طَالِبٍ

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَغْنَیْتَ عَنْ

## ابو طالب کا ذکر۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، کہ اپنے چچا (ابو طالب) کو آپ نے کیا نفع پہنچایا جبکہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتے اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتے تھے؟

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

فرمایا، اب وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں (درمیان میں) نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَهُ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ.

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ابوجہل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے چچا! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تاکہ اس کلمہ کے باعث میں آپ کے لیے بارگاہ خداوندی میں کچھ عرض کر سکوں۔ تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے:۔ اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے! وہ برابر یہی بات دہراتے رہے تو ابوطالب نے ان سے آخری کلام یہ کیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں برابر ان کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ فرما دیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "نبی اور ایمان والوں کے لیے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۳) اور یہ آیت نازل ہوئی "بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت دے دو"۔

[illegible]

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ.

بے شک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ شاید قیامت کے روز میری شفاعت انہیں کچھ فائدہ پہنچائے کہ انہیں دوزخ کے درمیانی درجے میں کر دیا جائے۔ جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے لیکن اسی کے باعث ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

ف: اس حدیث میں ابوطالب کے تا دم آخر اسلام قبول نہ کرنے کا بیان ہے۔ اس جلد کی حدیث ۶۰۶، ۱۱۹۱ اور ۱۹۹۲ میں بھی یہ بیان زیر تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی تعریف کرتے، شفقت فرماتے اور انتہائی نازک حالات میں اپنے بھتیجے کی حمایت اور طرفداری کرتے رہے، جس کے باعث دشمن آپ کے خلاف انتہائی اقدام سے مجبور رہ جاتے تھے۔ یہ سب کچھ تھا لیکن ان کے اسلام قبول کر لینے کے مضبوط اور قابل اطمینان دلائل نہیں ملتے۔ بعض حضرات کچھ کمزور دلائل کے سہارے انہیں صاحب ایمان منوانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ بہرصورت حال کچھ بھی سہی لیکن ابولہب کی طرح

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ان کا کفر قطعی بھی نہیں ہے۔ ہر مسلمان کا دل یہی کہے گا کہ کاش! ابو طالب کسی طریقے پر ایمان لے آتے۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر شرح المطالب فی مبحث ابی طالب کے نام سے ایک رسالہ لکھا اور اس میں قرآنی آیات، پندرہ احادیث اور اتنی صحابہ کرام و تابعین عظام و علمائے اسلام کے ایک سو پچاس اقوال سے ثابت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا آخری وقت تک دولت اسلام و ایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ.

ابراہیم بن حمزہ، ابو حازم دراوردی، یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں دِمَاغُہٗ کی جگہ اُمُّ دِمَاغِہٖ (بھیجا) کا لفظ ہے۔

بَابُ حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى.

## آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی... کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا (سورۂ بنی اسرائیل، آیت پہلی)

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے (واقعۂ معراج کے سلسلے میں) مجھے جھوٹا بتایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ پس اس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے میں اس کی طرف دیکھ کر بتا دیتا تھا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ

## معراج شریف۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج شریف کا واقعہ یوں سنایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی اس کی جگہ حجر فرماتے۔ تو میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ پھر اس نے کچھ کہا جو میں سن رہا تھا۔ پھر اس نے یہاں تک چیرا۔ میں نے جارود سے اس کا مطلب پوچھا، جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حلق سے ناف کے نیچے تک اور میں نے حضرت انس سے (زیر ناف تک) سنتا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا، پھر میرے دل کو دھو کر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَلْبِيْ ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ
إِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ
دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ
الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسٌ
نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ
عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ
الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ
فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ فَقَالَ
هٰذَا أَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَ
مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ
فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا
ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ
عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى
السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
إِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى
السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ تو جارود نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا! حضرت انس نے جواب دیا:۔ ہاں۔ وہ (جانور) اپنا ایک قدم حدِ نظر کے برابر دور رکھتا تھا۔ پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور حضرت جبرئیل مجھے لے کر چل پڑے، یہاں تک کہ پہلا آسمان آ گیا۔ پس دروازہ کھلوانا چاہا تو کہا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، کیسا اچھا آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اوپر گیا تو دیکھا کہ حضرت آدم تشریف فرما ہیں کہا، یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں، انہیں سلام کریں۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا، صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر اوپر چڑھنے لگے یہاں تک کہ دوسرا آسمان آ گیا اور اسے کھلوانا چاہا تو کہا گیا:۔ کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، کیا اچھا آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھولا گیا اور میں اوپر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں خالہ زاد بھائیوں کو پایا۔ جبرئیل نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات نے سلام کا جواب دیا، پھر کہا:۔ صالح بھائی۔ اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا:۔ کون ہے؟ جواب دیا:۔ جبرئیل۔ دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا:۔ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا:۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا:۔ ہاں کہا، خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا:۔ صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا، پوچھا گیا:۔ کون ہے؟ جواب دیا:۔ جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا:۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا:۔ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

دریافت کیا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید کیا مقدس ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف فرما تھے۔ کہا: یہ حضرت ادریس ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ پس میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا اور کہا، صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہوں۔ پوچھا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا کہ کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف فرما تھے۔ کہا: یہ حضرت ہارون ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ پس میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا:۔ صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ ہم چھٹے آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا، کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا، خوش آمدید! کیا بہترین تشریف لانے والے نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ جلوہ افروز تھے۔ کہا: یہ حضرت موسیٰ ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ پس میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا، پھر کہا:۔ صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟ جواب دیا: میں اس بات پر رویا کہ یہ لڑکا میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی نسبت اس کے امتی زیادہ تعداد میں داخل جنت ہوں گے۔ پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچے اور حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا: جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد رسول اللہ ہیں۔ پوچھا کیا انھیں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا
مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ
الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا
أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ
ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيلُ
قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَ
أَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ
لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ
خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ
عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ
خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ
قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ
قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلٰوةً
كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ
الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ
التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي
عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى
مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي
عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ
يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ
فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ

مدعو کیا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو جہاں حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے۔ کہا، یہ آپ کے جدِ امجد ہیں انھیں سلام کیجئے۔ پس میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا، پھر کہا، صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھ پر سدرۃ المنتہیٰ ظاہر فرمایا گیا تو اس کے پھل (بیر) مقام ہجر کے مٹکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ کہا گیا، یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ اس کی چار نہریں تھیں، دو ظاہری اور دو باطنی۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا۔ کہا، یہ فطرت ہے لہٰذا آپ اور آپ کی امت فطرت پر قائم رہیں گے۔ پھر مجھ پر رات دن میں پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ جب میں واپس لوٹا اور میرا گذر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا۔ کہنے لگے، آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم میں اس چیز کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس امر کی بڑی کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہِ خداوندی میں واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ میں واپس گیا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور اسی طرح گفتگو ہوئی اور واپس لوٹا، تو دس اور کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح کی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور دس نمازیں مزید کم فرما دی گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس لوٹ کر آیا تو حسبِ سابق گفتگو ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو پھر وہی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي.

پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر تو اس کی کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال پیش کیجیے۔ فرمایا، میں نے اپنے رب سے اتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس ہونے لگی ہے لہٰذا رضا و رغبت سے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا، جب میں آگے بڑھا تو آواز آئی اور میں نے اپنا فرض جاری فرما دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی فرما دی۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ باری تعالیٰ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تم کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے متعلق فرمایا ہے کہ اس دیکھنے سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک سیر کروائی گئی تھی۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو الشجرۃ الملعونۃ آیا ہے اس سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

## بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ.

## انصار کے وفود کی آمد اور بیعتِ عقبہ۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا.

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب وہ ہیں جو (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک کو بینائی سے محروم ہو جانے پر راستہ بتانے کی خدمت کے لیے مامور تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پورا واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ آپ غزوۂ تبوک کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن بکیر کا قول ہے کہ ان کے واقعہ میں یہ بات بھی ہے کہ بیعتِ عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے برابر مجھے غزوۂ بدر کی حاضری بھی پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کی حاضری کا چرچا بہت زیادہ ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعتِ عقبہ کے وقت اپنے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِيْ خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ.

١٠٧٣۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَأَبِيْ وَخَالَايَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ.

١٠٧٤۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهُ عَلٰى ذٰلِكَ.

١٠٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّيْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ

ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کے قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام براء بن معرور تھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں، میرے والد محترم اور میرے دونوں ماموں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بیعتِ عقبہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے تھا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اہل مدینہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں بھی شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابۂ کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بہتان نہ گھڑو گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو اپنا وعدہ پورا کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان امور میں کوتاہی واقع ہو جائے اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی سرزد ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتے تو اس کا معاملہ اللہ رب العزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان (بارہ) نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، چوری نہ کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں گے جو اللہ نے حرام قرار دی ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور رسول خدا کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَإِنْ عَصَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ ۔

## بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَائِهِ بِهَا

۱۰۷۶ ۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ ۔

۱۰۷۷ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيُقَالُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ۔

۱۰۷۸ ۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ

تو جنت ملے گی اور اگر نافرمانی کی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے ۔

## حضرت عائشہ کا رسولِ خدا سے نکاح کرنا اور مدینہ میں رخصتی کا ہونا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے شرفِ زوجیت بخشا تو اس وقت میری عمر چھ سال تھی ۔ پھر ہم مدینہ منورہ آ گئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں فروکش ہوئے ۔ پھر مجھے شدید بخار آیا جس کے باعث میرے سر کے بال بھی اڑ گئے اور صرف کانوں کے پاس رہ گئے ۔ پھر ایک روز میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی کہ میری والدۂ ماجدہ امّ رومان آئیں اور زور سے مجھے آواز دی ۔ میں حاضر ہو گئی اور مجھے قطعاً علم نہ تھا کہ بلایا کیوں گیا ہے ۔ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر کے دروازے پر کھڑی کر دی ۔ میرا سانس پھول رہا تھا ، جب کہ کافی دیر بعد دم میں دم آیا ۔ پھر تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیر دیا ۔ پھر مجھے مکان کے اندر داخل کر دیا گیا جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں ۔ انھوں نے کہا ، خیر و برکت اور نیک فال کے ساتھ آنا ہو ۔ پھر مجھے ان عورتوں کے سپرد کر دیا گیا ۔ انھوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور میں اس وقت ڈری جب دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا ۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا گیا کہ یہ تمہاری بیوی ہے ۔ جب کپڑا اٹھا کر دیکھا گیا تو تم تھیں ۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ایسا ہی ہو کر رہے گا ۔

---

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com


قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے تین سال پہلے ہوگیا تھا۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش توقف فرمایا، پھر حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کر لیا جبکہ ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

## بَابُ ۱۵۹ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

## رسولِ خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ.

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ نے رسولِ خدا سے روایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ ہے وہ مدینہ سابقہ یثرب۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهٗ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

ابو وائل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی۔ پس بعض تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انہیں کچھ بھی صلہ نہ ملا ایسے ہی حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ سر کو ڈھانپتے تھے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إلى ما هاجر إليه ومن كانت هجرته إلى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فهجرته إلى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم.

کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی۔

۱۰۸۱۔ حدثني إسحاق بن يزيد الدمشقي حدثنا يحيى بن حمزة قال حدثني أبو عمرو الأوزاعي عن عبدة بن أبي لبابة عن مجاهد بن جبر المكي أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما كان يقول لا هجرة بعد الفتح

اسحاق بن یزید دمشقی، یحیی بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبدہ بن ابو لبابہ، مجاہد بن جبر مکی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہا ہے۔

۱۰۸۲۔ حدثني الأوزاعي عن عطاء بن أبي رباح قال زرت عائشة مع عبيد بن عمير الليثي فسألناها عن الهجرة اليوم قالت كان المؤمنون يفر أحدهم بدينه إلى الله تعالى وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم مخافة أن يفتن عليه فأما اليوم فقد أظهر الله الإسلام واليوم يعبد ربه حيث شاء ولكن جهاد ونية.

عطاء ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ کی زیارت کے لیے گیا، تو ان سے ہجرت کا حکم دریافت کیا۔ فرمایا قبل ازیں اہل ایمان کو اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگنا پڑتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں، لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاں کوئی چاہے عبادت کر سکتا ہے۔ ہاں اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

۱۰۸۳۔ حدثني زكريا بن يحيى حدثنا ابن نمير قال هشام فأخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن سعدا قال اللهم إنك تعلم أنه ليس أحد أحب إلي أن أجاهدهم فيك من قوم كذبوا رسولك صلى الله عليه وسلم وأخرجوه اللهم فإني أظن أنك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم وقال أبان بن يزيد حدثنا هشام عن أبيه أخبرتني عائشة من قوم كذبوا نبيك وأخرجوه من قريش.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ تیری راہ میں اس قوم سے لڑتا رہوں جنہوں نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انہیں وطن سے نکالا۔ اے اللہ میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ ابان بن یزید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا یعنی قریشی کافروں نے۔

۱۰۸۴۔ حدثنا مطر بن الفضل حدثنا روح حدثنا هشام حدثنا عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم لأربعين سنة فمكث بمكة ثلاث عشرة سنة يوحى إليه ثم أمر بالهجرة فهاجر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر مبارک ترسٹھ سال کی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

١٠٨٥ - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

١٠٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ.

١٠٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

تھی۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم (بعثت کے بعد) تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ ۶۳ سال تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالےٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی رونق وہ چاہے اسے دے دی جائے اور دوسری چیز آخرت۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔ پس حضرت ابو بکر رونے لگے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں یہ رونا تعجب خیز نظر آیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا ان بڑے میاں کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالےٰ نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی خوشحالی عطا فرما دی جائے یا جو خدا کے پاس ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ (جب چند روز بعد آپ کا وصال ہوا تو ہم سمجھ گئے کہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابو بکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ جس نے اپنی صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابو بکر ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا، ہاں اسلامی خلت تو موجود ہے اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابو بکر کی کھڑکی کے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الليث عن عقيل قال ابن شهاب فأخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لم أعقل أبوي قط إلا وهما يدينان الدين ولم يمر علينا يوم إلا يأتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية فلما ابتلي المسلمون خرج أبو بكر مهاجرا نحو أرض الحبشة حتى بلغ برك الغماد لقيه ابن الدغنة وهو سيد القارة فقال أين تريد يا أبا بكر فقال أبو بكر أخرجني قومي فأريد أن أسيح في الأرض وأعبد ربي قال ابن الدغنة فإن مثلك يا أبا بكر لا يخرج ولا يخرج إنك تكسب المعدوم وتصل الرحم وتحمل الكل وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق وأنا لك جار فارجع واعبد ربك ببلدك وارتحل معه ابن الدغنة فطاف ابن الدغنة عشية في أشراف قريش فقال لهم إن أبا بكر لا يخرج مثله ولا يخرج أتخرجون رجلا يكسب المعدوم ويصل الرحم ويحمل الكل ويقري الضيف ويعين على نوائب الحق فلم تكذب قريش بجوار ابن الدغنة وقالوا لابن الدغنة مر أبا بكر فليعبد ربه في داره فليصل فيها وليقرأ ما شاء ولا يؤذينا بذلك ولا يستعلن به فإنا نخشى أن يفتن نساءنا وأبناءنا فقال ذلك ابن الدغنة لأبي بكر فلبث أبو بكر بذلك يعبد ربه في داره ولا يستعلن بصلاته ولا يقرأ في غير داره ثم بدا لأبي بكر فابتنى

اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے اپنے والدین کو دین کی دولت سے مالا مال ہی پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام دو مرتبہ ہمارے پاس تشریف نہ لائے ہوں۔ جب مسلمانوں کو زیادہ تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر حبشہ کی جانب ہجرت کر کے جانے لگے۔ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا، جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا۔ کہنے لگا اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا، میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے پس میں زمین میں سیاحت کر کے اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا اے ابوبکر! آپ جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آپ غریبوں کی مدد کرتے، صلہ رحمی فرماتے، بیکسوں کا بوجھ برداشت کرتے، مہمانوں کی ضیافت کرتے اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتے ہیں۔ میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹیے اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ آپ ابن الدغنہ کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدغنہ شام کے وقت تمام سرداران قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے آدمی کو نکال دینا چاہتے ہو جو غریبوں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا، بیکسوں کی کفالت کرتا، مہمانوں کی ضیافت کرتا اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن الدغنہ کے امان دینے کی تکذیب نہ کی۔ بلکہ ابن الدغنہ سے صرف یہ کہا کہ ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں۔ وہ گھر میں نماز پڑھیں اور گھر میں جو چاہیں پڑھیں اور آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اگر وہ آواز سے پڑھیں گے تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر سے یہ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابوبکر اسی طرح رہے اور گھر میں عبادت اپنی کرتے رہے نہ نماز میں اونچی آواز سے قرأت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مسجدا بفناء داره وكان يصلي فيه ويقرأ
القرآن فينقذف عليه نساء المشركين و
أبناؤهم وهم يعجبون منه وينظرون إليه
وكان أبو بكر رجلا بكاء لا يملك عينيه إذا
قرأ القرآن وأفزع ذلك أشراف قريش
من المشركين فأرسلوا إلى ابن الدغنة فقدم
عليهم فقالوا إنا كنا أجرنا أبا بكر بجوارك على
أن يعبد ربه في داره فقد جاوز ذلك فابتنى
مسجدا بفناء داره فأعلن بالصلاة والقراءة
فيه وإنا قد خشينا أن يفتن نساءنا وأبناءنا
فانهه فإن أحب أن يقتصر على أن يعبد ربه
في داره فعل وإن أبى إلا أن يعلن بذلك
فسله أن يرد إليك ذمتك فإنا قد كرهنا
أن نخفرك ولسنا مقرين لأبي بكر الاستعلان
قالت عائشة فأتى ابن الدغنة إلى أبي
بكر فقال قد علمت الذي عاقدت لك
عليه فإما أن تقتصر على ذلك وإما أن
ترجع إلي ذمتي فإني لا أحب أن
تسمع العرب أني أخفرت في رجل عقدت
له فقال أبو بكر فإني أرد إليك جوارك و
أرضى بجوار الله عز وجل والنبي صلى الله
عليه وسلم يومئذ بمكة فقال النبي صلى
الله عليه وسلم للمسلمين إني أريت دار
هجرتكم ذات نخل بين لابتين وهما
الحرتان فهاجر من هاجر قبل المدينة
ورجع عامة من كان هاجر بأرض الحبشة
إلى المدينة وتجهز أبو بكر قبل المدينة فقال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم على رسلك
فإني أرجو أن يؤذن لي فقال أبو بكر وهل

پڑھتے اور نہ کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے۔ پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی، اسی میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ پس مشرکین کی عورتیں اور لڑکے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑے تعجب کے ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بڑے نرم دل تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انھیں اپنی آنکھوں پر ذرا بھی اختیار نہ رہتا تھا۔ سرداران قریش اس بات سے بہت سٹپٹائے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ جب وہ آیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے امان دینے کے باعث ابوبکر کو امان دی تھی اور اس شرط پر کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے لیکن انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنا لی ہے جس میں وہ اعلانیہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں، جس کے باعث ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور ہمارے بچے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ بس انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیجئے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کر سکیں تو فبہا ورنہ وہ اگر اس سے انکار کریں اور علانیہ یہ کام کرنے چاہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری واپس کر دیں کیونکہ ہمیں نہ تمہاری تذلیل مقصود ہے اور نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ابوبکر یہ کام علانیہ کرتے رہیں۔ پس ابن الدغنہ اسی وقت حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہنے لگا:۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا۔ پس اگر ہو سکے تو آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری واپس کر دیجئے کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ایک آدمی کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا:۔ میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور صرف اللہ رب العزت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان پر زیادہ راضی ہوں ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ ہی میں جلوہ افروز تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا۔ مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے، وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے۔ پھر جس نے بھی ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تَخْرُجُوا إِذْ ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ. فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ

حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر لی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:۔ تم ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے:۔ میرے ماں باپ قربان، کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا، ہاں۔ پس حضرت ابوبکر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی خاطر رکے رہے اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں تھیں انہیں چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے تشریف لا رہے ہیں، حالانکہ ایسے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے ماں باپ قربان، خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی خاص بات ہے۔ یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر اجازت طلب فرمائی۔ پس آپ کو اجازت دے دی گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر سے فرمایا:۔ اپنے پاس سے سب کو ہٹا دو۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان، یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہیں۔ فرمایا، مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان، کیا مجھے ساتھ چلنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قیمتاً لیں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جلدی میں جو کچھ ہو سکا ہم نے دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمربند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا۔ اسی لیے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فيصبح مع قريش بمكة كبائت فلا يسمع
أمرا يكتادان به إلا وعاه حتى يأتيهما بخبر ذلك
حين يختلط الظلام ويرعى عليهما عامر بن
فهيرة مولى أبي بكر منحة من غنم فيريحها
عليهما حين تذهب ساعة من العشاء
فيبيتان في رسل وهو لبن منحتهما
ورضيفهما حتى ينعق بها عامر بن فهيرة
بغلس يفعل ذلك في كل ليلة من تلك الليالي
الثلاث واستأجر رسول الله صلى الله عليه وسلم
وأبو بكر رجلا من بني الديل وهو من بني عبد
بن عدي هاديا خريتا والخريت الماهر
بالهداية قد غمس حلفا في آل العاص بن وائل
السهمي وهو على دين كفار قريش فأمناه
فدفعا إليه راحلتيهما صبح ثلاث و
انطلق معهما عامر بن فهيرة والدليل فأخذ
بهم طريق السواحل قال ابن شهاب وأخبرني
عبد الرحمن بن مالك المدلجي وهو ابن أخي
سراقة بن مالك بن جعشم أن أباه أخبره أنه
سمع سراقة بن جعشم يقول: جاءنا
رسل كفار قريش يجعلون في رسول الله صلى
الله عليه وسلم وأبي بكر دية كل واحد منهما
من قتله أو أسره فبينما أنا جالس في مجلس
من مجالس قومي بني مدلج أقبل رجل
منهم حتى قام علينا ونحن جلوس فقال
يا سراقة إني قد رأيت آنفا أسودة بالساحل
أراها محمدا وأصحابه قال سراقة فعرفت
أنهم هم فقلت له إنهم ليسوا بهم ولكنك
رأيت فلانا وفلانا انطلقوا بأعيننا ثم
لبثت في المجلس ساعة ثم قمت فدخلت

ان کا نام کمر بند والی پڑ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ثور پہاڑ کی ایک غار میں چلے گئے اور تین رات تک اسی میں چھپے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں نوجوان اور ہوشیار سمجھ دار تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزارتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات میں گزاری ہے۔ پس وہ قریش سے جو بھی مکر وفریب کی بات سنتے تو ان دونوں حضرات کو اندھیرا ہونے پر بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے قریب ہی بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا اور یہ دونوں حضرات بکریوں کا دودھ پی کر آرام سے رات گزارتے۔ اسی طرح عامر بن فہیرہ منہ اندھیرے بکریوں کو ہانک کر لے جاتا اور تینوں رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے قبیلہ بنی دیل کے ایک شخص کو جو بنی عبد بن عدی سے تھا راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا۔ وہ بنی عاص بن وائل سہمی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دی تھیں اور تین رات کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا یعنی تیسری رات کی صبح کو۔ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے ـــ سراقہ بن جعشم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے متعلق یہ اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے بدلے سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ ابھی میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آگے بڑھا، ہمارے پاس آ کر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پہ دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فأمرت جاريتي أن تخرج بفرسي وهي من وراء أكمة فتحبسها علي وأخذت رمحي فخرجت به من ظهر البيت فخططت بزجه الأرض وخفضت عاليه حتى أتيت فرسي فركبتها فرفعتها تقرب بي حتى دنوت منهم فعثرت بي فرسي فخررت عنها فقمت فأهويت يدي إلى كنانتي فاستخرجت منها الأزلام فاستقسمت بها أضرهم أم لا فخرج الذي أكره فركبت فرسي وعصيت الأزلام تقرب بي حتى إذا سمعت قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو لا يلتفت وأبو بكر يكثر الالتفات ساخت يدا فرسي في الأرض حتى بلغتا الركبتين فخررت عنها ثم زجرتها فنهضت فلم تكد تخرج يديها فلما استوت قائمة إذا لأثر يديها عثان ساطع في السماء مثل الدخان فاستقسمت بالأزلام فخرج الذي أكره فناديتهم بالأمان فوقفوا فركبت فرسي حتى جئتهم ووقع في نفسي حين لقيت ما لقيت من الحبس عنهم أن سيظهر أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له إن قومك قد جعلوا فيك الدية وأخبرتهم أخبار ما يريد الناس بهم وعرضت عليهم الزاد والمتاع فلم يرزآني ولم يسألاني إلا أن قال أخف عنا فسألته أن يكتب لي كتاب أمن فأمر عامر بن فهيرة فكتب في رقعة من أديم ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن شهاب فأخبرني عروة بن الزبير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان سے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں بلکہ انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ فلاں اور فلاں ابھی ابھی ہمارے سامنے گئے ہیں۔ اس کے بعد میں تھوڑی دیر تو مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر کھڑا ہوا اپنے گھر میں داخل ہوا اور اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو فلاں ٹیلے کے پرے لے کر کھڑی رہے۔ پھر میں اپنا نیزہ لے کر گھر کے پیچھے سے نکلا اور نیزے کے پھل کے ساتھ زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا اور اوپر والے سرے کو جھکایا ہوا تھا۔ پھر گھوڑے کے پاس آکر اس پر سوار ہو گیا اور اپنی منزلِ مقصود تک جلد پہنچنے کی غرض سے اسے سرپٹ دوڑایا، یہاں تک کہ میں ان کے نزدیک جا پہنچا۔ لیکن میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں اس سے گر پڑا۔ میں نے کھڑے ہو کر ترکش میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے فال نکالی کہ میں ان لوگوں کا کچھ بگاڑ سکوں گا یا نہیں۔ پس فال میری مرضی کے خلاف نکلی لیکن میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی بھی پرواہ نہ کی۔ جب گھوڑا مجھے ان کے نزدیک لے گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاوت فرمانے کی آواز سنی اور آپ کسی جانب مطلقاً نہیں دیکھ رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر کی نظریں اکثر ادھر ادھر لگی ہوتی تھیں۔ اچانک میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ڈانٹا تاکہ میں آگے بڑھوں، لیکن وہ اپنی اگلی ٹانگوں کو نہ نکال سکا۔ جب وہ اپنی ٹانگوں کے پھنس جانے کے باوجود سیدھا کھڑا ہوا تو ایسی گرد اڑی کہ آسمان تک چلی گئی گویا کہ دھواں ہے۔ میں نے تیروں سے فال لی اور اس دفعہ بھی فال میری مرضی کے خلاف نکلی۔ پس میں نے ان حضرات سے امان مانگی۔ پس وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب میرے ساتھ یہ گزری تو دل میں یہ خیال جم گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین عنقریب غالب ہو کر رہے گا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم نے سو اونٹ انعام مقرر کیا ہوا ہے اور لوگوں نے آپ کے متعلق جتنے بھی منصوبے بنائے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تُجَّارًا
قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ
وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا
يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ
حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا
أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى
رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ
إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ
يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ
الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَثَارَ
الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ
ذَلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ فَقَامَ
أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ
مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ
عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَبِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى
وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ
عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ

تھے وہ سارے عرض کر دئے۔ اس کے کھانے پینے کا جو سامان
میرے پاس تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہ لیا اور نہ دونوں
حضرات نے کچھ کہا ماسوائے اس کے کہ ہمارے متعلق کسی
کو کچھ نہ بتانا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے۔
تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو لکھنے کا حکم فرمایا اور اس نے چمڑے
کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
چلے گئے۔ ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر کی زبانی بیان کیا ہے کہ راستے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زبیر ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے
کے ساتھ شام سے تجارت کر کے آ رہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دئے۔
مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ سے
نکلنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے
کے لیے مقام حرہ تک آتے، انتظار کرتے رہتے اور دوپہر گرم ہونے پر
واپس لوٹتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ کا طویل انتظار کر کے واپس
لوٹے اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر
چڑھا اور اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی
آ رہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آ رہے تھے۔ پس یہودی وہ
بے اختیار بلند آواز سے چلایا! اے گروہ عرب! جن کا تم انتظار کر رہے تھے وہ
تو یہ آ گئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا آگے بڑھ کر حرہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ داہنی
جانب کا راستہ اختیار فرمایا، یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے۔
یہ دو شنبہ (پیر) کا روز اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب چاپ بیٹھ گئے اور لوگوں نے مخاطب ہونے کے لیے حضرت
ابوبکر کھڑے رہے۔ پس انصار میں سے جو آتا جس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت نہ کی ہوتی، وہ حضرت ابوبکر کو سلام کرتا۔ یہاں تک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر نے آپ کے اوپر
اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے رکھا تو لوگوں نے پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تو یہ ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس
راتوں سے کچھ زیادہ ہی اقامت پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هَذَا الْبَيْتِ.

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَا الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا

جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے (یعنی مسجد قبا) اور اسی میں رسول اللہ نماز ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے اور جہاں آج مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ کھجوریں رکھنے کا کھلیان تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی۔ جب آپ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ۲ ہم اس جگہ کو ہبہ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفت لینے سے انکار کیا اور انہیں قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور کہتے تھے: اے رب! یہ خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا: اے اللہ! اجر تو آخرت کا ہی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ پھر کسی مسلمان (حضرت عبداللہ بن رواحہ) کا آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے مجھ سے کہا کہ احادیث میں بھی یہ چیز نہیں ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر پورا پڑھا ہو۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ فرمایا۔ فرمایا: میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ مجھے توشہ دان کا منہ باندھنے کے لیے اپنے کمربند کے سوا اور کوئی چیز مل نہیں رہی ہے۔ فرمایا: اسی کو پھاڑ لو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میرا نام ذات النطاقین یعنی دو کمربند والی پڑ گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو سراقہ بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ عرض گزار ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۲ تعالیٰ ہماری منزل یہی ہوگی۔ پھر رسول اللہ نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا تاکہ یہاں مسجد بنانے کے لیے ان کے کھلیان کی قیمت ادا کر دی جائے۔ دونوں لڑکے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ٭ جاری ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أصر له فدعا له قال فحلب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی برأ وقال أبو بکر أخذت قدحا فحلبت فیه کثبة من لبن فأتیته فشرب حتی رضیت

وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ کا گزر جب ایک چرواہے کے پاس سے ہوا۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک برتن سے کر اس میں دودھ نکالا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اتنا دودھ نوش فرمایا

۱۰۹۰۔ حدثني زكريا بن يحيى عن أبي أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن أسماء رضي الله عنها أنها حملت بعبد الله بن الزبير قالت فخرجت وأنا متم فأتيت المدينة فنزلت بقباء فولدته بقباء ثم أتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فوضعته في حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل في فيه فكان أول شيء دخل جوفه ريق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم حنكه بتمرة ثم دعا له وبرك عليه وكان أول مولود ولد في الإسلام. تابعه خالد بن مخلد عن علي بن مسهر عن هشام عن أبيه عن أسماء رضي الله عنها أنها هاجرت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهي حبلى.

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عبداللہ بن زبیر میرے پیٹ میں تھے۔ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں تھی۔ میں مدینہ منورہ میں پہنچی اور قبا میں ٹھہری تو قبا کے اندر بچے کی ولادت ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا آپ نے اس کے لیے دعا کی اور ایک کھجور چبا کر بچے کے منہ میں ڈالی۔ چنانچہ یہ پہلی چیز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن عبداللہ کے پیٹ میں گیا۔ اس کے بعد آپ نے چبائی ہوئی کھجور اس کے منہ میں رکھی اور اس کے لیے دعائے برکت کی۔ یہ پہلا بچہ ہے جو دارالاسلام میں پیدا ہوا۔ اسی طرح خالد بن مخلد، علی بن مسہر، ہشام، عروہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو پیٹ سے تھیں۔

۱۰۹۱۔ حدثنا قتيبة عن أبي أسامة عن هشام بن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت أول مولود ولد في الإسلام عبد الله بن الزبير أتوا به النبي صلى الله عليه وسلم فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم تمرة فلاكها ثم أدخلها في فيه فأول ما دخل بطنه ريق النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ہے۔ اسے بارگاہِ نبوت میں لایا گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو چیز عبداللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہے۔

۱۰۹۲۔ حدثني محمد حدثنا عبد الصمد حدثنا أبي حدثنا عبد العزيز بن صهيب حدثنا أنس بن مالك رضي الله عنه قال أقبل نبي الله صلى الله عليه وسلم إلى المدينة وهو مردف أبا بكر وأبو بكر شيخ يعرف ونبي الله صلى الله عليه وسلم شاب لا يعرف. قال فيلقى الرجل أبا بكر فيقول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو آپ حضرت ابوبکر سے آگے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کی مثال اس بوڑھے جیسی تھی جس کو ہر کوئی جانتا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان کی طرح تھے جو زیادہ متعارف نہ ہو۔ پس جو آدمی بھی راستے میں ملتا وہ حضرت ابوبکر سے پوچھتا کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ
هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ
أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ
فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ
الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
مُرْنِي بِمَ شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ
أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ
جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ فَنَزَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ
الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى
نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا
عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ
فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ
فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا
يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ
نَبِيُّ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ
جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ
أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ
وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ
فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا
فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ
فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَنَا

کہ یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتانے والا ہے۔ پوچھنے والا اس سے یہی سمجھتا کہ ارضی راستہ بتانے والا لیکن ان کی مراد یہی ہوتی تھی کہ یہ مجھے بھلائی کا راستہ بتانے والے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک سوار نظر آیا جو نزدیک آ چکا تھا۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! یہ سوار ہمارے نزدیک آ پہنچا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ فرمائی، پھر دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے تو گھوڑے نے اسے گرا دیا اور کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا۔ پھر وہ عرض گزار ہوا۔ اے نبی اللہ! اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمایا۔ تم اپنے گھر ہی رہو اور ہماری جانب کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ صبح کو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا مسلح خیر خواہ ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرہ کے مقام پہ اترے اور آپ نے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر سوار ہو جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے مدینہ منورہ کے اندر یہی آواز گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اونچے مقامات پر چڑھ کر دیکھتے اور یہی کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا۔ نبی اللہ تشریف لے آئے۔ آپ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو ایوب کے مکان پر آ کر اتر گئے۔ جب آپ اس مکان عرش آستان والوں سے مصروف گفتگو تھے تو عبداللہ بن سلام نے بھی اس تشریف آوری کی خبر سنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی ہوئی کھجوریں اپنے ساتھ لیتے آئے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر قریب ہے؟ حضرت ابو ایوب عرض گزار ہوئے کہ میرا۔ یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي قَالَ
فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا قَالَ قُومَا عَلَى
بَرَكَةِ اللَّهِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَقَدْ
عَلِمَتْ يَهُودُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ وَأَعْلَمُهُمْ
وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ
يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ
أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللَّهَ فَوَاللَّهِ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
حَقًّا وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا قَالُوا مَا نَعْلَمُهُ
قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهَا ثَلَاثَ
مِرَارٍ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
قَالُوا ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ
أَعْلَمِنَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَ
لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ
قَالُوا حَاشَ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ
أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ
سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا
اللَّهَ فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ
أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ فَقَالُوا كَذَبْتَ فَأَخْرَجَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي

اس کا دروازہ ہے۔ فرمایا، جا کر ہمارے آرام کرنے کا بندوبست
کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ کی برکت کے ساتھ تشریف
لے چلیے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں رونق افروز ہوئے
تو عبداللہ بن سلام بھی حاضر خدمت ہو گئے اور کہا: میں
گواہی دیتا ہوں کہ آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں اور سچا دین
لے کر آئے ہیں۔ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار اور ان کے
سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ
علم والے کا بیٹا ہوں۔ پس انہیں بلا کر میرے متعلق دریافت فرمائیے
اس سے پہلے کہ انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ لگے۔ اگر انہیں
میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو پھر میرے اندر وہ عیب بھی
بتائیں گے جو فی الواقع میرے اندر نہ بھی ہوں۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا۔ جب وہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے گروہ یہود! اس حالت میں تمہاری
خرابی ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو۔ اس خدا کی قسم ہے جس کے سوا کوئی
معبود نہیں اور اس بات کو تم بھی بخوبی جانتے ہو کہ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں اور
تمہارے پاس سچا دین لے کر آیا ہوں لہٰذا تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے کہا کہ ہم اس بارے
میں اتنی معلومات نہیں رکھتے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ یہی جواب
دیا تو آپ نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے
لگے وہ تو ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے زیادہ علم والا
اور سب سے زیادہ علم والے کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو پھر؟ کہنے لگے
خدا نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ فرمایا، اگر تم دیکھو کہ وہ مسلمان ہو گیا تو
پھر؟ کہا، خدا نہ کرے کہ اسلام لائے۔ فرمایا، اگر تم دیکھو کہ واقعی وہ مسلمان
ہو گیا ہے تو پھر؟ کہنے لگے، خدا نہ کرے کہ وہ اسلام قبول کرے۔ آپ نے فرمایا۔
اے ابن سلام باہر نکل آؤ۔ پس وہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے، اے گروہ یہود! اللہ
سے ڈرو۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم بخوبی جانتے ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
حضرت عمر بن خطاب نے سب سے پہلے ہجرت کرنے
والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا
اور ابن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ۔ آپ سے

[illegible]

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ.

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ

کہا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹا دیا گیا؟ فرمایا کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی لہٰذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا جنہوں نے تنہا ہجرت کی تھی۔

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابووائل حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا مقصد صرف رضائے الٰہی تھا لہٰذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور اپنے اجر میں سے یہاں کچھ بھی نہ چکھا۔ ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔ پس ان کے کفن کے لیے ہمیں ماسوائے ایک کمبل کے اور کچھ بھی نہ ملا۔ جب اس کمبل سے ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی۔ جبکہ ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن کے دنیا میں بھی پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ کہنے لگے کہ میرے ابا جان نے آپ کے ابا جان سے کہا تھا کہ اے ابوموسیٰ! کیا آپ کو یہ بات مسرور نہیں کرتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان ہوئے، آپ کے ساتھ ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم رہیں اور جتنے عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر ہمارے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُوا ذٰلِكَ فَقَالَ أَبِي لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي.

١٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ. قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ.

١٠٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ

نجات ہو جائے یعنی ثواب یا عذاب کچھ نہ ملے۔ تو آپ کے والد محترم نے میرے والد محترم سے کہا۔ خدا کی قسم ایسا نہ ہو کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں روزے رکھے، بہت سے نیکی کے کام کیے اور کتنے ہی افراد ہمارے ہاتھوں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے، لہٰذا ہمیں اس کے اجر کی امید ہے۔ پس میرے والد مکرم نے کہا:۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ ہمارے وہ عمل تو قائم رہیں اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر ہی نجات ہو جائے۔ پس میں نے جواب دیا کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے بہتر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے جب یہ کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی تو وہ ناراض ہو جاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما تھے، لہٰذا ہم واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ جا کر دیکھو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں؟ پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے حضرت عازب سے ایک پالان خریدا۔ پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ لے چلا۔ پس حضرت عازب نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ لہٰذا ہم غار سے رات کے وقت

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَیْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَیْلًا فَأَحْثَثْنَا لَیْلَتَنَا وَیَوْمَنَا حَتّٰی قَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَیْنَاهَا وَلَهَا شَیْءٌ مِّنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَّعِیَ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِیْ غُنَیْمَةٍ یُرِیْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِیْ أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهٗ لِمَنْ أَنْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ فِیْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهٗ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَمَعِیَ إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَلَیْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ أَسْفَلُهٗ ثُمَّ أَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِیْ إِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِیْ بَكْرٍ عَلٰی أَهْلِهٖ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰی فَرَأَیْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَیْفَ أَنْتِ یَا بُنَیَّةُ.

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْیَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ

نکلے اور ایک رات دن برابر چلتے رہے، یہاں تک کہ دوپہر کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم اس کے پاس آ گئے اور اس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پوستین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر لیٹ گئے۔ میں ادھر ادھر دیکھنے کیلئے نکلا تو ایک چرواہا نظر آ گیا۔ جو سامنے سے آ رہا تھا اور ہماری طرح اسے بھی اس پتھر کے سایہ کی ضرورت تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں کا۔ میں نے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تو دودھ دوہ سکتا ہے؟ اس نے کہا، ہاں۔ پھر اس نے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن صاف کر لو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل تھی جس میں پانی تھا اور اس کا منہ کپڑے سے باندھا ہوا تھا۔ پس میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! نوش فرمایئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم چل پڑے اور تلاش کرنے والے سرگرداں پھر رہے تھے۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کے دولت خانے میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والد محترم نے ان کا منہ چوما اور دریافت فرمایا کہ اے میری ننھی منی بیٹی! تیرا کیا حال ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ

بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا۔

١١٠٠۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

١١٠١۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جلوہ فرمایا تو آپ کے ساتھیوں میں سے سیاہ وسفید بالوں والا حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا اور انہوں نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کے اصحاب میں حضرت ابوبکر سب سے سن رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنی ریش مبارک پر مہندی لگا کر وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا جس کے باعث اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

---

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قبیلہ کلب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام ام بکر تھا۔ ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر نے اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہی وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کے مرثیے میں یہ شعر کہے تھے:

وہ کیسے بدر کے ہنگام تھے نادر پیالے
سجے فیشزی سے تھے کوہان اونٹوں کے نرالے
گڑھے میں دفن ہو کر رہ گئی ان کی امارت
شراب اور رقص پر تھے لوگ جو مرمٹنے والے
ہوا یہ قول ام بکر کے کام و دہن سے
ہے کیا اب خاک جینا، مٹ گئے جب سب جیالے
یہ کہتا ہے نبی ہم سے کہ ہم مر کر جئیں گے
عجیب ہے، کون ہے جو ہڈیوں میں جان ڈالے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا. قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.

وسلم کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا اے ابوبکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ فرمایا:۔ تجھ پر افسوس، یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ پوچھا، کیا ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ جواب اثبات میں دیا۔ پھر فرمایا کہ پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:۔ تو چاہے سمندر پار جاکر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالٰے ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔

## بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ.

## رسولِ خدا کی اصحاب سمیت مدینہ منورہ میں جلوہ گری

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت براء رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم آئے پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال آئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰے عنہما فرماتے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ أَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ وَيَقُوْلُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيْلُ

ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم ہیں اور یہ دونوں حضرات لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنی خوشی انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے سبح اسم ربک الاعلیٰ سورت پڑھ چکا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ میں دونوں حضرات کے پاس جاتی اور پوچھتی، ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے:-

؎

ہوتا ہے شاد آدمی اہل وعیال سے
حالانکہ موت ہے قریں اس کے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھنے لگتے:- ؎

کاش کہ میں اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہوں نباتِ جلیل اذخر کا نظارہ عجیب

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

۱۱۰۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ، وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ. تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ.

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

کیا گزر ہوگا مرا آب مجنہ پر کبھی!
کیا طفیل وشامہ کی ہوگی زیارت پھر کبھی اب

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ صورت حال عرض کی۔ آپ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! مدینے کی ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسی ہمیں مکے سے محبت بخشی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی ہوا کو ہمارے لیے صحت بخش بنا، اس کے صاع اور مد (پیمانوں) میں برکت دے اور

عبید اللہ بن عدی بن خیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے تھے، پھر میں نے دو مرتبہ ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف نصیب ہوا اور میں نے آپ کی بیعت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی نافرمانی کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا، یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا — اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے گھر والوں کی جانب واپس لوٹے جبکہ وہ منیٰ میں اقامت پذیر تھے۔ یہ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں انہیں مل گیا تو حضرت عبدالرحمان نے فرمایا کہ میں نے ان (حضرت عمر) سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین! یہ حج کا موسم ہے، اس موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں، لہٰذا میری رائے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ. قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ؟ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللّٰهِ وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

یہ ہے کہ یہاں کے بجائے آپ مدینہ منورہ میں لوگوں سے خطاب فرمانا، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ کو اہل فقہ (دین کی سمجھ رکھنے والے) قوم کے معززافراد اور سمجھ دار لوگ مل جائیں گے۔ حضرت عمر نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب۔ میں مدینہ منورہ ہی جاکر لوگوں سے خطاب کرنے کھڑا ہوں گا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنی والدہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک انصاری عورت تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، روایت کرتے ہیں کہ جب انصار نے مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون میرے حصے میں آئے۔ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان میرے پاس آکر بیمار ہوگئے۔ اگرچہ میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن ان کا انتقال ہوگیا۔ ہم نے انہیں کفن پہنا دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں نے کہا، اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان، میں تو نہیں جانتی لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اور کس پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو وقت آگیا اور بھروسہ اللہ پہ ہے اور خدا کی قسم، میں ان کے متعلق بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود بخود یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی حتمی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ مجھے ان کی وفات کا بڑا افسوس ہوا۔ جب میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کی ایک نہر نظر آئی جو جاری ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة
رضي الله عنها قالت كان يوم بعاث
يوما قدمه الله عز وجل لرسوله
صلى الله عليه وسلم فقدم رسول الله
صلى الله عليه وسلم المدينة وقد افترق
ملؤهم وقتلت سراتهم في دخولهم
في الإسلام.

۱۱۱۰ - حدثني محمد بن المثنى حدثنا غندر
حدثنا شعبة عن هشام عن أبيه عن عائشة
أن أبا بكر دخل عليها والنبي صلى الله عليه
وسلم عندها يوم فطر أو أضحى و
عندها قينتان تغنيان بما تقاذفت الأنصار
يوم بعاث فقال أبو بكر مزمار الشيطان
مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم
دعهما يا أبا بكر إن لكل قوم عيدا و
إن عيدنا هذا اليوم.

۱۱۱۱ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث
وحدثنا إسحاق بن منصور أخبرنا عبد الصمد
قال سمعت أبي يحدث حدثنا أبو التياح
يزيد بن حميد الضبعي قال حدثني أنس
بن مالك رضي الله عنه قال لما قدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم المدينة نزل في علو
المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف
قال فأقام فيهم أربع عشرة ليلة ثم أرسل
إلى ملإ بني النجار قال فجاءوا متقلدي
سيوفهم قال وكأني أنظر إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم على راحلته وأبو بكر
ردفه وملأ بني النجار حوله حتى
ألقى بفناء أبي أيوب قال فكان يصلي

ہیں کہ جنگ بعاث کے دن کو اللہ تعالٰی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آمد سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو اہل مدینہ کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اور یہی بات ان کے اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحی کے روز حضرت ابوبکر میرے گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں ایسے اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں پڑھے تھے۔ حضرت ابوبکر نے دو مرتبہ فرمایا: یہ شیطانی گانا؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! انہیں رہنے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ان کی عید کا دن آج ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اترے یعنی اس قبیلے میں جس کو بنو عمرو بن عوف کہتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان کے پاس چودہ روز اقامت پذیر رہے۔ پھر آپ نے بنو نجار کے گروہ کو بلایا۔ راوی کا بیان ہے گروہ مسلح ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں، آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں طرف بنی نجار کے افراد ہیں۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابو ایوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز پڑھ لیتے، یہاں تک کہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَاءِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ قَالَ جَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

ادا کر لی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور بنی نجار کی جماعت کو بلایا۔ جب وہ حاضر ہو گئے تو فرمایا۔ اے بنی نجار! تم یہ اپنا باغ مجھے بیچ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے:۔ خدا کی قسم، ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں:۔ وہاں مشرکین کی قبریں تھیں، ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے مشرکین کی قبریں تو کھود دی گئیں۔ ویرانے کو ہموار کروا دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ پھر مسجد سے قبلہ کی جانب ایک قطار میں درختوں کی لکڑیاں رکھ دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر رکھ دیئے گئے۔ پس لوگ پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے جاتے تھے:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے شریک کار تھے آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے اے اللہ بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

## بَابُ ۲۶۲ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ۔

## فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِيْ سُكْنٰى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِيْنَ بَعْدَ الصَّدَرِ۔

عبدالرحمان بن حمید الزہری فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن اخت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ مکہ مکرمہ میں (حج کے بعد) ٹھہرنے کے بارے میں آپ نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مہاجر کے لیے منیٰ سے لوٹنے کے بعد مکہ مکرمہ میں صرف تین روز ٹھہرنا درست ہے۔

## بَابُ ۲۶۳

## اسلامی سن واقعۂ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ مَا عَدُّوْا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی تاریخ نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے شمار کی گئی اور نہ آپ کی وفات سے بلکہ آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُوْلٰى تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

بَابٌ ۴۶۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهٖ لِمَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَّرَضٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ. قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اٰجَرَكَ اللّٰهُ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا

پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں ۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی حالت پر رہی ۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روایت کی ہے ۔

## شمع رسالت کی اپنے پروانوں کے لیے دعائے مغفرت ۔۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ حجۃ الوداع کے سال میں (مکہ مکرمہ میں) ایسا بیمار پڑا کہ موت کا سایہ سر پر منڈلانے لگا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری تکلیف کس حد کو پہنچ گئی ہے یہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے کافی مال عطا فرمایا ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا وارث کوئی نہیں۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا، نہیں۔ عرض گزار ہوئے، کیا آدھے کی کروں؟ فرمایا، نہیں۔ فرمایا اے سعد! تہائی کی وصیت کر دو اور تہائی بھی اگرچہ زیادہ ہے تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں ۔۔۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ تم اپنی اولاد کیلئے چھوڑ جاؤ۔ تو جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی ۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ فرمایا، تم پیچھے رہ کر یہاں نہیں رہو گے اور جو کوئی رضائے الٰہی کے لیے کام کرے تو اس کے درجات میں اضافہ ہوتا ہے اور رفعت ملتی ہے اور شاید تم مدتوں زندہ رہو کر تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہو اور کتنے ہی افراد کو نقصان پہنچے اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَلَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ ‏ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ .

بَابٌ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ .

١١١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ . فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ .

کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن قابلِ افسوس حضرت سعد بن خولہ رہے، جن کی وفات مکہ مکرمہ میں واقع ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے انتقال کا ملال ہی رہا ـــــ دوسری روایت میں ہے کہ انہیں پیچھے چھوڑنے کا ملال رہا۔

## رسولِ خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی ـــ حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسولِ خدا نے حضرت سلمان اور حضرت ابودرداء کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو انہوں نے ان سے اپنا نصف مال اور بیویاں بانٹ لینے کے لیے کہا تو حضرت عبدالرحمٰن کہنے لگے:۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و منال میں برکت دے مجھے تو آپ بازار کے متعلق بتا دیں۔ چنانچہ انہوں نے کوئی چیز بیچ کر نفع میں کچھ پنیر اور گھی کمایا۔ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر نظر آرہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ دریافت فرمایا مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا، اب ولیمہ بھی کردو خواہ ایک ہی بکری میسر آئے۔

بَابٌ ٦٥

١١١٧ - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاکر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ قَالَ هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

کہ کچھ پوچھیں۔ انھوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہوں جنھیں نبی کے سوا دوسرا انھیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا (۳) بچہ کبھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ بہرحال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کو لے جائے گی۔ اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب رہے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہود بڑی فتنہ انگیز قوم ہے، پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انھیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو۔ پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انھوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بدترین آدمی اور بدترین کا

sunnahschool.blogspot.com



۱۱۱۸- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو سمع أبا المنهال عن عبد الرحمن ابن مطعم قال باع شريك لي دراهم في السوق نسيئة فقلت سبحان الله أيصلح هذا فقال سبحان الله والله لقد بعتها في السوق فما عابه أحد فسألت البراء بن عازب فقال قدم النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نتبايع هذا البيع فقال ما كان يدا بيد فليس به بأس وما كان نسيئة فلا يصلح وائت زيد ابن أرقم فاسأله فإنه كان أعظمنا تجارة فسألت زيد بن أرقم فقال مثله. وقال سفيان مرة فقال قدم علينا النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ونحن نتبايع وقال نسيئة إلى الموسم أو الحج.

عبدالرحمٰن بن مطعم فرماتے ہیں کہ میرے ایک ساجھی نے بازار میں چند اشرفیاں ادھار فروخت کیں تو میں نے تعجب سے پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تعجب کی کیا بات ہے جبکہ خدا کی قسم، ہم تو ہمیشہ بازار میں ایسا کرتے رہے لیکن کوئی معترض نہ ہوا۔ پھر میں نے حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسی خرید و فروخت ادھار جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن ارقم سے بھی دریافت کر لیں کیونکہ وہ ہمارے درمیان بہت بڑے تاجر ہیں، مگر انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ سفیان نے کئی مرتبہ فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو تشریف آوری سے مشرف فرمایا تو ہم یہ تجارت کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسم حج کی آدھار پر۔

## باب ٢٦٦ إتيان اليهود النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة هادوا. صاروا يهود وأما قوله هدنا. تبنا هائد. تائب.

## رسولِ خدا کی خدمت میں یہود کا آنا۔

یعنی جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے۔ ھَادُوْا سے یہودی ہونا مراد ہے۔ ھُدْنَا یعنی ہم نے توبہ کی ھَائِدٌ سے توبہ کرنے والا مراد ہے۔

۱۱۱۹- حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا قرة عن محمد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو آمن بي عشرة من اليهود لآمن بي اليهود.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اگر مجھ پر دس یہودی بھی ایمان لے آتے تو یقیناً سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

۱۱۲۰- حدثني أحمد أو محمد بن عبيد الله الغداني حدثنا حماد بن أسامة

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس روزے کے زیادہ حق دار ہیں لہٰذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس روز حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر غالب کیا تھا۔ لہٰذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیسوئے مبارک میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



١١٢٣ - حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے۔ ایک حصے پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا معمول تھا۔

## بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

## حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا

١١٢٤ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ.

حسن بن شفیق، معتمر، ان کے والد، ابوعثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے میں یکے بعد دیگرے بدلتے رہے تھے۔

١١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ.

محمد بن یوسف، سفیان، عوف، ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں۔

١١٢٦ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ.

حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، عاصم الاحول، ابوعثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ زمانۂ فترت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ ہے اس کی مدت چھ سو سال ہے۔

بفضلہ تعالیٰ پندرھواں ۱۵ پارہ ختم ہوا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پارہ ــــ ۱۶

# كِتَابُ الْمَغَازِي — غزوات کا بیان

**بَابٌ ۴۶۸** غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ.

۱۱۲۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ.

**بَابٌ ۴۶۹** ☆ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ.

۱۱۲۸ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ

**غزوۂ عشیرہ یا عسیرہ**

ابن اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ابواء پھر بواط اور پھر عشیرہ کا غزوہ فرمایا۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے غزوے فرمائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ انیس۱۹۔ میں نے پوچھا کہ ان کے ہمراہ آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا سترہ۱۷۔ میں نے دریافت کیا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ عسیرہ یا عشیرہ۔ جب میں نے قتادہ سے ذکر کیا تو جواب ملا عشیرہ۔

**مقتولین بدر کا ذکر زبانِ رسالت سے۔**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔ امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس قیام فرماتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکہ مکرمہ میں امیہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے فرمایا۔ مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتا تاکہ بیت اللہ کا طواف کر سکوں۔ تو یہ اس کے ساتھ دوپہر کے وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابوجہل مل گیا اور کہنے لگا، اے ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ امیہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں۔ ابوجہل نے حضرت سعد سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکہ مکرمہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دے رکھی ہے جبکہ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ان کی مدد اور اعانت کر رہے ہو۔ خدا کی قسم، اگر تمہارے ساتھ ابو صفوان (امیہ) نہ ہوتے تو تم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ لِذَلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللَّهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ أَمَا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللَّهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ.

☆ بَابٌ ۲۷۰ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ

اپنے اہل و عیال کی جانب صحیح سالم لوٹ کر نہیں جا سکتے تھے۔ حضرت سعد نے اسے با آواز بلند جواب دیا۔ خدا کی قسم! اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی گراں گزرے گی یعنی براستہ مدینہ تجارتِ شام۔ امیہ نے ان سے کہا۔ اے سعد! ابو الحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو، یہ وادی کے سردار ہیں۔ حضرت سعد نے فرمایا۔ اے امیہ! زیادہ حمایت نہ کرو، خدا کی قسم، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا کیا مکہ میں؟ جواب دیا: میں اور کچھ نہیں جانتا۔ امیہ اس خبر سے بڑا خوف زدہ ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا۔ اے ام صفوان! تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے متعلق کیا کہا ہے؟ دریافت کیا۔ بتاؤ تو سہی کہ انہوں نے تمہارے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کہتے تھے کہ محمد نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مکہ میں؟ تو یہی جواب دیا کہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں۔ پس امیہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم، میں مکہ معظمہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو ابو جہل نے لوگوں سے کہا کہ قافلے کے لیے نکلو اور اپنے قافلے کو بچاؤ۔ لیکن امیہ نے نکلنا ناپسند کیا۔ پس ابو جہل اس کے پاس آ کر کہنے لگا۔ اے ابو صفوان! جب لوگ تمہیں پیچھے رکا ہوا دیکھیں گے تو وہ بھی رکے رہیں گے کیونکہ تم وادی والوں کے سردار ہو۔ ابو جہل برابر اصرار کرتا رہا تو اس نے کہا۔ جب تم نے مجبور کر دیا تو خدا کی قسم، میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدوں گا جو بھاگنے کے لیے جس کا مکہ بھر میں جواب نہ ہو۔ پھر امیہ نے کہا۔ اے ام صفوان! میرے لیے سامان سفر تیار کرو۔ وہ کہنے لگی۔ اے ابو صفوان! معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے یثربی (مدنی) بھائی کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا کہ بھولا نہیں ہوں بلکہ صرف تھوڑی دور تک ان کا ساتھ دینے جا رہا ہوں۔ جب امیہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا اور برابر اسی طرح کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میدان بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

◆ ✧ ✧

## غزوۂ بدر کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر و سامان تھے۔ تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ
بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ
هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
مُسَوِّمِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ
وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ. لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ
يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ. وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ
حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ.
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
أَنَّهَا لَكُمْ الْآيَةَ.

۱۱۲۹ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا
إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ
وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ
اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

☆ باب ۴۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
مُرْدِفِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ
قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ. إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ
رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ
الْأَقْدَامَ. إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ
فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا

ہو جاؤ۔ جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی
نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر۔ ہاں کیوں نہیں؟
اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر تم پر اسی دم آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد
کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری
خوشی کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد
نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے۔ اس لیے کہ کافروں
کا ایک حصہ کاٹ دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں (سورۂ آل عمران
آیت ۱۲۳ تا ۱۲۶) وحشی کا قول ہے کہ حضرت حمزہ نے غزوۂ بدر میں طعیمہ بن
عدی بن خیار کو قتل کیا تھا۔ نیز ارشاد خداوندی ہے اور یاد کرو جب اللہ
نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک تمہارے لیے ہے (سورۂ ۳۰)

عبد اللہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے غزوۂ تبوک کے۔
رہا یہ کہ میں غزوۂ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا، تو اس میں شامل نہ
ہونے والے کسی فرد پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلۂ قریش کے ارادے
سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے علیہ السلام نے مسلمانوں
کا ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کروا دیا۔

❖ ❖ ❖

آیت ”اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ“ کا بیان

ارشاد باری ہے: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے
تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی
قطار سے اور یہ تو اللہ نے نہ کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے
دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ غالب حکمت
والا ہے۔ جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین
تھی اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کرے اور
شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمائے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس
بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمائے۔ جب اے محبوب!
تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مسلمانوں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ • ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ.

کو ثابت قدم رکھو عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو...

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسٰى اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِي قَوْلَهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا فعل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر سمجھتا۔ یہ بات ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کافروں سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو بلا رہے تھے۔ تو یہ عرض گزار ہوئے:- ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ تم اور تمہارا رب دونوں جا کر لڑو" بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے پروانہ وار رہیں گے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ دمک اٹھا تھا۔

✦ ✦ ✦

**ف ۱۱** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کافروں کے خلاف جہاد کرنے کے لیے کہا تو اُن کی قوم نے اپنے نبی کو بڑا مایوس کن اور بھیانک جواب دیا تھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر کیا ہے

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ۔ (۵ : ۲۴)

تو آپ جائیے اور آپ کا رب، تم دونوں لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

اس کے برعکس جب نبی آخر الزمان، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو کافروں سے جہاد کرنے کے لیے کہا تو شمع رسالت کے پروانوں میں سے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے:- یا رسول اللہ! ہم وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اُن کی قوم نے کہی تھی کہ جائیں آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ حضور! ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے اُن سے لڑیں گے اور پوری دنیا کو دکھا دیں گے کہ شمع پر پروانے یوں نثار ہوا کرتے ہیں۔ ان کا یہ جواب سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ فرطِ مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ اِس حدیث کے راوی یعنی ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے امام اعظم یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ اس وقت میں نے کہے ہوتے تو یہ بات مجھے دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ عزیز ہوتی۔ اِس بات کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۲۲ ،۱ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۳۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں یہ الفاظ ادا کیے :- اے اللہ! تجھ سے میری التجا ہے کہ اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ تیری کبھی عبادت نہ ہو۔ اتنا کہنے پر حضرت ابوبکر نے آپ کا دستِ مبارک

sunnahschool.blogspot.com



إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ
فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ.

تمام کر عرض کی بس اتنا ہی کافی ہے۔ پس آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے۔ (سورۃ القمر)

## ☆ باب ۳۴۲

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ أَنَّهٗ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ إِلٰى بَدْرٍ.

بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں۔
عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ بدر میں شامل نہ تھے وہ شاملینِ بدر کے برابر نہیں ہو سکتے۔

## بَابُ ۳۴۳ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

## اصحاب بدر کی تعداد

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر کو کم سن شمار کیا گیا تھا۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِیْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلٰى سِتِّيْنَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر کو جنگ بدر کے لیے کم عمر شمار کیا گیا۔ غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوْا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَازُوْا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شمولیت فرمانے والے حضرات کی تعداد ان اصحاب طالوت کے برابر تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے ساتھ نہر کو مومن کے سوا دوسرا پار کر ہی نہیں سکا تھا

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِیْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلٰى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهٗ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلٰثَمِائَةٍ.

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس میں کہا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کے برابر ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور مومن کے سوا کوئی پار نہیں کر سکا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

اور اس کے رسول سے مخالفت کرے سو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (سورہ الانفال، آیت ۱۲ تا ۱۳) (ترجمہ)

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يحيى عن سفيان عن أبي إسحٰق عن البراء ح وحدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي إسحٰق عن البراء قال كنا نتحدث أن أصحاب بدر ثلاث مائة وبضعة عشر بعدة أصحاب طالوت الذين جازوا معه النهر وما جاوز معه إلا مؤمن.

☆ باب ٣٧٤ دعاء النبي صلى الله عليه وسلم على كفار قريش شيبة وعتبة والوليد وأبي جهل بن هشام وهلاكهم

١١٣٨ - حدثني عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا أبو إسحٰق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال استقبل النبي صلى الله عليه وسلم الكعبة فدعا على نفر من قريش على شيبة بن ربيعة وعتبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وأبي جهل بن هشام فأشهد بالله لقد رأيتهم صرعى قد غيرتهم الشمس وكان يوما حارا

☆ باب ٣٧٥ قتل أبي جهل

١١٣٩ - حدثنا ابن نمير حدثنا أبو أسامة حدثنا إسماعيل أخبرنا قيس عن عبد الله أنه أتى أبا جهل وبه رمق يوم بدر فقال أبو جهل هل أعمد من رجل قتلتموه.

١١٤٠ - حدثني عمرو بن خالد حدثنا زهير عن سليمان التيمي عن أنس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ينظر ما صنع أبو جهل فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا عفراء حتى برد قال أنت أبو جهل قال فأخذ بلحيته قال وهل فوق رجل قتلتموه أو رجل قتله قومه قال أحمد بن يونس أنت أبو جهل.

ہیں کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی اصحاب طالوت کے برابر، جنہوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے سوا دوسرا نہر کو عبور نہیں کر سکا تھا۔

رسول خدا کا سرداران قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا۔ اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام وغیرہ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر قریش کے کچھ افراد (سرداروں) کی ہلاکت کے لیے دعا کی یعنی شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے پس میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے میدان بدر کے اندر پڑے ہوئے دیکھا کہ دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں اور وہ گرم ترین دن تھا۔

ابوجہل کا قتل ہونا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز میں ابوجہل کی لاش کے پاس پہنچا جبکہ اس میں زندگی کی کچھ رمق ابھی باقی تھی پس ابوجہل کہنے لگا: جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ اسے عفراء کے دونوں بیٹوں نے اتنا زخمی کیا ہے کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا، تو ابوجہل ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی داڑھی پکڑلی، تو وہ کہنے لگا جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو؟ احمد بن یونس کی روایت میں بھی أنت أبو جهل کا لفظ ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



١١٣١ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ مَنْ یَّنْظُرُ مَا فَعَلَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰی بَرَدَ فَاَخَذَ بِلِحْیَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ اَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوْهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا۔ کون ہے جو ابوجہل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور اسے اس حالت میں پایا کہ حضرت عفراء کے دونوں بیٹوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر سسکیاں لے رہا تھا۔ پس انہوں نے اس کو داڑھی سے پکڑ کر فرمایا۔ تو ہی ابوجہل ہے؟ بکنے لگا جس آدمیوں کو ان کی قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے؟ یا جن کو تم نے قتل کیا ہے؟

١١٣٢ - حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْمُثَنّٰی اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهٗ.

ابن المثنی، معاذ بن معاذ، سلیمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

١١٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ فِیْ بَدْرٍ یَعْنِیْ حَدِیْثَ ابْنَیْ عَفْرَآءَ.

علی بن عبداللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے واقعات بدر میں حضرت عفراء کے دونوں صاحبزادوں کے کارنامے کی اسی طرح روایت کی ہے۔

١١٣٤ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّجْثُوْا بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَقَالَ قَیْسُ ابْنُ عُبَادٍ وَّفِیْهِمْ اُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِیْنَ تَبَارَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِیٌّ وَّعُبَیْدَةُ اَوْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ ابْنُ الْحَارِثِ وَشَیْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِیْدُ بْنُ عُتْبَةَ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور جھگڑے چکانے کے لیے میں سب سے پہلے دو زانو بیٹھوں گا۔ قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" (سورۂ حج، آیت ۱۹) اسی سلسلے میں نازل فرمائی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جنگ بدر میں پہل کی۔ یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ یا ابوعبیدہ ابن الحارث اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

١١٣٥ - حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فِیْ سِتَّةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ عَلِیٍّ وَّحَمْزَةَ وَعُبَیْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ آیت: "یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے"۔ قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی۔ جن میں ادھر سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث ہیں اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں۔

١١٣٦ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ كَانَ یَنْزِلُ فِیْ بَنِیْ ضُبَیْعَةَ وَهُوَ

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: "یہ دو

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مَوْلَى بَنِي سَدُوسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ.

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ.

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

۱۱۴۹ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ.

۱۱۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ.

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا

فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگ بدر میں بالمقابل ہونے والے مذکورہ چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت :- "یہ دو فریق جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو میدان بدر میں بالمقابل ہوئے تھے۔ یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث اور ادھر سے عتبہ و شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہ صرف شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اور غالب رہے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے (زمین کے بارے میں) ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بدر کا روز آیا تو انہوں نے امیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت بلال اس روز کہہ رہے تھے کہ اگر آج امیہ بچ کر نکل گیا تو تم سے میری نجات نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کی تلاوت فرمائی، پھر اس کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا ماسوائے ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) کے کہ اس نے ذرا سی مٹی اٹھا کر پیشانی

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۱۵۲۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ. ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ.

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ.

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَقَالَ إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا.

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ

سے لگائی اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے (میدان بدر) کے اندر اسے حالت کفر میں مقتول دیکھا۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے۔ ان میں سے ایک ان کے کندھے پر تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ بچپن کے اندر میں اس میں اپنی انگلی داخل کر دیا کرتا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ دو زخم جنگ بدر میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک میں۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو عبدالملک بن مروان نے مجھ سے کہا، اے عروہ! کیا تم حضرت زبیر کی تلوار پہچانتے ہو؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا اس کی نشانی کیا ہے؟ میں نے کہا جنگ بدر میں اس کی دھار ایک جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ کہنے لگا، تم سچ کہتے ہو۔ پھر اس نے یہ مصرعہ پڑھا کہ لشکر کے لڑنے سے ان کی تلواریں ٹوٹ گئی ہیں۔ پھر اس نے وہ تلوار حضرت عروہ کو دے دی۔ ہم نے آپس میں اس کی قیمت کے متعلق مشورہ کیا کہ تین ہزار درہم ہوگی۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے اسے خرید لیا اور مجھے یہ حسرت رہ گئی کہ وہ تلوار میں لیتا۔

ہشام اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ اور حضرت عروہ کی تلوار بھی چاندی

ہشام اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ یرموک کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں۔ فرمایا، میں نے حملہ کیا تو تم میرا ساتھ نہیں دے سکو گے۔ کہنے لگے کہ نہیں جناب، ہم ضرور ساتھ دیں گے۔ پس یہ حملہ آور ہو گئے اور کفار کی صفوں کو چیرتے ہوئے دوسری طرف جا نکلے جبکہ ان کے ساتھ ایک شخص بھی نہیں تھا۔ جب یہ واپس لوٹ رہے تھے تو دشمنوں نے ان کی گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور ان کے کندھے پر دو ضربیں لگائیں۔ ان کے درمیان ہی جنگ بدر والی ضرب تھی۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں ان زخموں کی گہرائی میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا جبکہ میں اپنے لڑکپن میں تھا۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ اس روز آپ اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ساتھ لے گئے تھے حالانکہ ان کی عمر دس سال تھی۔

حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بن عبادة حدثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال ذكر لنا أنس بن مالك عن أبي طلحة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم أمر يوم بدر بأربعة وعشرين رجلا من صناديد قريش فقذفوا في طوي من أطواء بدر خبيث مخبث وكان إذا ظهر على قوم أقام بالعرصة ثلث ليال فلما كان ببدر اليوم الثالث أمر براحلته فشد عليها رحلها ثم مشى واتبعه أصحابه وقالوا ما نرى ينطلق إلا لبعض حاجته حتى قام على شفة الركي فجعل يناديهم بأسمائهم وأسماء آبائهم يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان أيسركم أنكم أطعتم الله ورسوله فإنا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقا قال فقال عمر يا رسول الله ما تكلم من أجساد لا أرواح لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول منهم. قال قتادة أحياهم الله حتى أسمعهم قوله توبيخا وتصغيرا ونقيمة وحسرة وندما

۱۱۵۶ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو عن عطاء عن ابن عباس الذين بدلوا نعمة الله كفرا قال هم والله كفار قريش قال عمرو هم قريش ومحمد صلى الله عليه وسلم نعمة الله وأحلوا قومهم دار البوار قال النار يوم بدر.

۱۱۵۷ - حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه قال ذكر عند عائشة أن ابن عمر رفع إلى النبي صلى الله عليه

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے روز کفار قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک اندھے کنوئیں میں پھینکنے کا حکم فرمایا تھا۔ چنانچہ ان گندے لوگوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو تین راتیں وہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔ جب میدان بدر میں تیسرا روز آیا تو اپنی سواری کا حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے چل دئیے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ آپ کسی حاجت کے تحت جا رہے ہیں، یہاں تک کہ آپ اسی کنوئیں کی منڈیر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولدیت لے کر مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا یہ بات تمہیں اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے۔ بے شک ہمارے رب نے ہم سے جس چیز کا وعدہ فرمایا تھا وہ ہمیں حاصل ہو گئی۔ بتاؤ جس چیز کا اس نے تمہارے لیے وعدہ کیا تھا وہ تمہیں مل گئی ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن کے اندر روحیں نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک گونہ زندگی ڈالی، تاکہ وہ سنیں اور آپ کے ارشاد عالی سے ان کی بیخ کنی، ذلت، سزا اور حسرت و ندامت کا اظہار ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت:۔ "جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ہے" (سورۂ ابراہیم، آیت ۲۸) میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔ عمرو بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں اور انہیں تباہی کے گھر اتارنے سے مراد ہے کہ بدر کے میدان میں انہیں واصل جہنم کیا۔

ہشام نے اپنے والد محترم حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر کی اس مرفوع روایت کا ذکر ہوا کہ: اہل و عیال کے رونے سے میت کو اس کی قبر میں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ
فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ
لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى
الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ
لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ
إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ
حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ
بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ
مِنَ النَّارِ۔

١١٥٨۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ
هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ
الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ
إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ
الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ
الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى
قَرَأَتِ الْآيَةَ۔

## ☆ بَابٌ ٣٢٦ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا۔

١١٥٩۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ
حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ
فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى
تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهُبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ

عذاب ہوتا ہے؟" تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ میت کو اس کی خطاؤں اور گناہوں پہ عذاب دیا جاتا ہے اور اہل وعیال اس پر روتے رہ جاتے ہیں اور یہ تو اس ارشاد کے مطابق ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آپ اس گڑھے پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کے مقتولین بدر پڑے ہوئے تھے، تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ میرے ارشاد کو یہ سن رہے ہیں بلکہ یہ فرمایا تھا کہ انھیں اب معلوم ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا وہ حق ہے۔ پھر حضرت صدیقہ نے یہ آیت پڑھی: "بیشک مردے تمہارے سنانے سے نہیں سنتے" (سورہ نمل، آیت ۸۰) نیز "اور تم قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کو سنانے والے نہیں" (سورۂ فاطر، آیت ۲۲) ارادہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ وہ جہنم میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ ہو گئے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: "کیا تم نے اپنے رب کے سچے وعدے کو پا لیا؟" پھر فرمایا کہ یہ اب میری بات کو سن رہے ہیں جب اس بات کا حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انھیں اب بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا تھا وہ حق ہے اور پھر انھوں نے "کہ بے شک مردے تمہارے سنانے سے نہیں سنتے" آخر آیت تک پڑھی۔

## اصحاب بدر کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن سراقہ نے غزوۂ بدر میں جامِ شہادت نوش کیا اور وہ نوعمر تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنا پیار تھا۔ پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور معاملہ اگر خدانخواستہ برعکس ہے تو وہ ملاحظہ فرمائیے کہ میرا کیا حال ہو گیا ہے! آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تو پگلی ہو گئی ہے؟ کیا خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں تو بہت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ.

١١٦٠ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللّٰهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ

ساری ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت ابو مرثد اور حضرت زبیر کو حکم فرمایا کہ سوار ہو کر جاؤ، یہاں تک کہ جب روضۂ خاخ کے پاس پہنچو گے تو مشرکین کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین کے لیے لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ عورت ہمیں مل گئی اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس ہم نے اس سے خط کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی، پھر بھی کوئی خط نہ ملا۔ پس ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یا تو خط نکال دے ورنہ ہم تجھے ننگا کر دیں گے۔ جب اس نے ہماری سختی دیکھی تو اپنے تہبند کے اندر سے ایک خط نکالا جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اس نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، بس مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت حاطب عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ میں دل و جان سے اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں، میرا ارادہ ہوا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں تاکہ میری جانیں اور مال کو وہ لوگ تباہ نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایسا ایک بھی شخص نہیں ہے جس کے وہاں رشتہ دار نہ ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال و منال کی حفاظت کر رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بیان سن کر فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں لہٰذا کوئی انہیں برا نہ کہے۔ حضرت عمر پھر عرض گزار ہوئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ نے فرمایا: کیا اس نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔

فرمایا تھا کہ اب تم جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے یا تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو

ف: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جملہ انبیائے کرام کے اصحاب سے افضل اور امت محمدیہ کے افضل ترین افراد ہیں۔ بعد میں پیدا ہونے والا کوئی فرد ان کے کسی بھی فرد سے افضل نہیں ہے۔ صحابہ کرام میں سے اصحاب بدر سب سے افضل ہیں جن کی تعداد تین سو تیرہ ہے جبکہ یہی تعداد اصحاب طالوت کی تھی اور گنتی میں اتنے ہی مرسلین عظام ہیں جو گروہ انبیائے کرام میں فضیلت کے لحاظ سے سرفہرست ہیں۔ سوادِ ملت کے عدیم المثال نگہبان، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے مکتوبات امام ربانی، دفتر اول کے مکاتیب کی تعداد بھی حصول برکت کی خاطر ۳۱۳ ہی رکھی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدری صحابہ کے متعلق پروردگار عالم نے وعدہ فرما لیا ہے کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ——————— یعنی اب تم جو چاہو کرو، کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے یا بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ بدری صحابہ میں سے حضرات عشرہ مبشرہ سب سے افضل ہیں اور اصحاب بدر کے بعد جملہ صحابہ کرام سے اصحاب بیعت رضوان افضل ہیں۔

ہر صحابی امت محمدیہ کے افضل ترین افراد میں سے ہے۔ ان بزرگوں میں سے کسی کے خلاف ذرا بھی زبان کھولنا اپنی عاقبت برباد کرنا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنا ہے۔ وہ جملہ حضرات امت محمدیہ اور بنی نوع انسان کے مخدوم و محسن ہیں۔ صحابہ کرام کے مابین جو بعض ناخوشگوار واقعات بھی ہوئے ان میں ہمیں فریق نہیں بننا چاہیے اور ہر بزرگ کا ذکر پورے احترام سے کرنا چاہیے۔ ان واقعات میں پروردگار عالم کی باریک حکمتیں پوشیدہ ہیں جنہیں ہم سمجھ نہیں سکتے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لینے گئے اور وہاں ایک عرصہ معتکف رہنا پڑا بعد میں قوم کے بعض افراد نے حضرت ہارون علیہ السلام کا کہنا نہ مانا اور سامری کے بہکانے پر بچھڑا پوجنے کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ صورت حال دیکھی تو اسے حضرت ہارون علیہ السلام کی کوتاہی پر محمول کیا اور ان کی پٹائی شروع کر دی۔ جس طرح اس واقعہ کے باوجود ہم حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام میں سے کسی کو خاطی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ دونوں کا ادب کرنے کے پابند ہیں اسی طرح آپس میں ٹکرانے والے ہر صحابی کا ادب کرنا ازروئے شرع ہمارے لیے ضروری ہے اور ان میں سے ہم کسی کو بھی خاطی کہنے کے مجاز نہیں ہیں۔

☆ باب

جنگ بدر کے بارے میں بعض ضروری باتیں۔

١٦١ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب دشمن تمہارے قریب آ جائے اس وقت تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچانا۔

١٦٢ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيْلِ

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] بدری تو ... کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ
أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي كَثَرُوكُمْ فَارْمُوهُمْ
وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ.

فرمایا:۔ جب کافر چل کر تمہارے نزدیک آ
جائیں تو تیراندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع نہ
ہونے دینا۔

١١٦٣۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ
قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ
يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ
أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ
بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر کو پچاس
تیراندازوں کا سردار مقرر فرمایا تھا، لیکن ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے
جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں
مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر افتاد پڑی یعنی ستر قیدی
ہوئے اور ستر مارے گئے۔ اسی لیے ابوسفیان نے
کہا تھا کہ آج کا دن گویا بدر کے دن کا بدلہ ہو گیا اور
جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

١١٦٤۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ
وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خیر
(بھلائی) تو وہ ہے جو جنگ احد کے بعد ہمیں بخشی گئی
اور سچائی کا صلہ وہ ہے جو جنگ بدر کے بعد عنایت
فرمایا گیا تھا۔

١١٦٥۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ الْتَفَتُّ
فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ
فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا
مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي
وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ اللهَ إِنْ رَأَيْتُهُ
أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا
مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ
رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّا
عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ وَهُمَا
ابْنَا عَفْرَاءَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ
بدر کے روز میں صف کے اندر تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم
سن لڑکے نظر آئے، گویا ان دونوں کی موجودگی سے میں محفوظ جگہ پر نہیں تھا
اتنے میں ایک نے دوسرے سے چھپا کر مجھ سے پوچھا: چچا جان! مجھے ابوجہل
تو دکھا دیجئے میں نے کہا، اے بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ
میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر اسے دیکھ پاؤں تو قتل کرکے
چھوڑوں گا یا جام شہادت نوش کر جاؤں گا۔ پھر دوسرے لڑکے نے پہلے
سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات کہی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اس بات کی
کوئی تمنا نہ رہی کہ میں ان کے بجائے دو مردوں کے درمیان ہوتا۔
آخر میں نے انہیں اشارے سے ابوجہل بتا دیا تو وہ اس پر عقاب کی طرح
جھپٹ پڑے اور اس پر پے در پے ضربیں جا لگائیں۔ وہ دونوں
(معاذ اور معوذ) حضرت عفراء کے صاحبزادے تھے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۱۶۶۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا إبراهيم أخبرنا ابن شهاب قال أخبرني عمر بن أسيد بن جارية الثقفي حليف بني زهرة وكان من أصحاب أبي هريرة عن أبي هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة عينا وأمر عليهم عاصم بن ثابت الأنصاري جد عاصم بن عمر بن الخطاب حتى إذا كانوا بالهدة بين عسفان ومكة ذكروا لحي من هذيل يقال لهم بنو لحيان فنفروا لهم بقريب من مائة رجل رام فاقتصوا آثارهم حتى وجدوا مأكلهم التمر في منزل نزلوه فقالوا تمر يثرب فاتبعوا آثارهم فلما أحس بهم عاصم وأصحابه لجؤا إلى موضع فأحاط بهم القوم فقالوا لهم انزلوا فأعطوا بأيديكم ولكم العهد والميثاق أن لا نقتل منكم أحدا فقال عاصم بن ثابت أيها القوم أما أنا فلا أنزل في ذمة كافر ثم قال اللهم أخبر عنا نبيك صلى الله عليه وسلم فرموهم بالنبل فقتلوا عاصما ونزل إليهم ثلاثة نفر على العهد والميثاق منهم خبيب وزيد بن الدثنة ورجل آخر فلما استمكنوا منهم أطلقوا أوتار قسيهم فربطوهم بها قال الرجل الثالث هذا أول الغدر والله لا أصحبكم إن لي بهؤلاء أسوة يريد القتلى فجرروه وعالجوه فأبى أن يصحبهم فانطلق بخبيب وزيد بن الدثنة حتى باعوهما بعد وقعة بدر فابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل خبيبا وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم أسيرا حتى أجمعوا قتله فاستعار من بعض بنات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس افراد کا ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر فرمایا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ کے مابین ہدہ کے مقام تک پہنچے تھے تو قبیلہ لحیان کو کسی نے ان کے متعلق بتا دیا۔ یہ قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے تقریباً سو جنگ تیر اندازوں کو ان کی تلاش میں بھیج دیا۔ وہ ان کے نقوش قدم کی تلاش میں تھے یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب (مدینہ طیبہ) کی کھجوریں ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے انہیں دیکھا کہ قریب آ گئے تو ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔

حضرت عاصم نے کہا۔ ساتھیو میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہوں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ کافروں نے تیر برسانے شروع کر دیے جس سے حضرت عاصم اور ان کے سات ساتھی شہید ہو گئے اور باقی تین حضرات ان کے عہد و پیمان پر اعتماد کر کے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور تیسرے کوئی اور (عبداللہ بن طارق) جب انہوں نے اپنے آپ کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ کمانوں کی تانت نکال کر ان سے ان حضرات کی مشکیں باندھنے لگے۔ پس تیسرے آدمی (حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ) نے کہا یہ پہلی دغابازی ہے۔ خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے نقش قدم پر چلنا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کے ساتھ بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ ان کے ساتھ جانے پر آمادہ نہ ہوئے۔ آخر کار وہ حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے یہاں تک کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد وقوع پذیر ہوا۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیب کو خرید لیا کیونکہ جنگ بدر کے روز انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ جب انہوں نے قتل کی ٹھان لی تو انہوں نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس کا ایک چھوٹا سا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الحارث موسى يستحد بها فأعارته فدرج بني لها وهي غافلة حتى أتاه فوجدته مجلسه على فخذه والموسى بيده قالت ففزعت فزعة عرفها خبيب فقال أتخشين أن أقتله ما كنت لأفعل ذلك قالت والله ما رأيت أسيرا قط خيرا من خبيب والله لقد وجدته يوما يأكل قطفا من عنب في يده وإنه لموثق بالحديد وما بمكة من ثمرة وكانت تقول إنه لرزق رزقه الله خبيبا فلما خرجوا به من الحرم ليقتلوه في الحل قال لهم خبيب دعوني أصلي ركعتين فتركوه فركع ركعتين فقال والله لولا أن تحسبوا أن ما بي جزع لزدت ثم قال اللهم أحصهم عددا واقتلهم بددا ولا تبق منهم أحدا ثم أنشأ يقول

فلست أبالي حين أقتل مسلما
على أي جنب كان لله مصرعي
وذلك في ذات الإله وإن يشأ
يبارك على أوصال شلو ممزع

ثم قام إليه أبو سروعة عقبة بن الحارث فقتله وكان خبيب هو سن لكل مسلم قتل صبرا الصلاة وأخبر أصحابه يوم أصيبوا خبرهم وبعث ناس من قريش إلى عاصم بن ثابت حين حدثوا أنه قتل أن يؤتوا بشيء منه يعرف وكان قتل رجلا عظيما من عظمائهم فبعث الله لعاصم مثل الظلة من الدبر فحمته من رسلهم فلم يقدروا أن يقطعوا منه شيئا وقال كعب بن مالك ذكروا مرارة ابن الربيع العمري وهلال بن أمية الواقفي رجلين صالحين قد شهدا بدرا۔

لڑکا حضرت خبیب کے پاس چلا آیا اسے کوئی پتہ نہیں تھا۔ جب وہ ان کے پاس آئی تو لڑکے کو ان کی ران پر بیٹھے ہوئے اور استرے کو ان کے ہاتھ میں دیکھا تو بہت ڈری۔ حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو تاڑتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس لیے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم! میں نے خبیب سے نیک ہرگز کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم! ایک روز میں نے دیکھا کہ وہ انگور کھا رہے ہیں اور گچھا ان کے ہاتھ میں ہے، حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں کوئی پھل مکہ میں تھا ہی نہیں۔ وہ کہا کرتی تھی کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو انہیں مرحمت فرمائی جاتی تھی۔ جب بنو حارث انہیں قتل کرنے کے لیے حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا کہ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے یہ چھوڑ دیے تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر نہ کی کہ تم یہ سمجھنے لگو گے کہ موت سے ڈر رہا ہے۔ پھر دعا مانگی: اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، چن چن کر قتل کر اور کسی ایک کو ان میں سے زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے:۔

ہو جاؤں قتل صدق و صفا پر تو کیا الم
جاؤں پچھاڑا راہ خدا میں تو کیا ہو غم
ہے میری جاں سپرد بہ یزدان ذی الکرم
برکت سے بھر دے جو مرا اعضائی کیف و کم

پھر ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خبیب نے مسلمانوں کے لیے یہ طریقہ رائج فرمایا کہ جب وہ بے بس کر کے قتل کیے جائیں تو نماز پڑھیں۔ رسول خدا نے اپنے اصحاب کو ان حضرات کا واقعہ اسی روز بتا دیا تھا۔ جب قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی شہادت کے متعلق سنا تو چند آدمی بھیجے کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے آئیں جس سے انہیں پہچانا جا سکے کیونکہ انہوں نے قریش کے ایک بہت بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس اللہ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کو بھیج دیا تاکہ قریش ان کی لاش کے پاس نہ آ سکیں اور ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ کاٹ سکیں۔ حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت مرارہ بن ربیع عمری اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی دونوں نیک آدمی تھے اور دونوں نے جنگ بدر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذُكِرَ لَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ اِلَيْهِ بَعْدَ اَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهٗ اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَيَسْاَلَهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهٗ اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِيْ اَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ فَاِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَا لِيْ. تَابَعَهٗ اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلٰى بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ اَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا اَخْبَرَهٗ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے جمعہ کے روز انہیں بتایا کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بیمار ہیں، جو بدری صحابی ہیں۔ تو یہ ان کی عیادت کے لیے سوار ہو کر چل پڑے۔ حالانکہ سورج انتہائی بلندی پر ہونے کے باعث نماز جمعہ کا وقت قریب تھا، لیکن انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میرے والد محترم نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کے لیے خط لکھا کہ حضرت سُبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے وہ ارشاد معلوم کریں جو ان کے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تو حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقم نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو جواب دیتے ہوئے تحریر کیا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو بنی عامر بن لوی سے تھے اور جنگ بدر میں شمولیت فرمائی تھی۔ ان کا حجۃ الوداع کے موقع پر انتقال ہو گیا اور اس وقت یہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے تھوڑے دنوں بعد جب بچے کی پیدائش ہو گئی اور یہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کی خاطر بناؤ سنگار کر لیا۔ پس ان کے پاس قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک آدمی ابوالسنابل بن بعکک آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ پیغام دینے والوں کے لیے تیار ہو بیٹھی ہو۔ تم تو نکاح کرنا چاہتی ہو۔ خدا کی قسم، تمہارا نکاح اس وقت تک ہرگز درست نہیں جب تک چار ماہ دس دن کی مدت پوری نہ کر لو۔ سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ پس آپ نے فرما دیا کہ بچے کی پیدائش کے بعد میں حلال ہو گئی ہوں اور نکاح کر سکتی ہوں اگر میں چاہوں ــــ محمد بن ایاس بن البکیر سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے، جن کے والد ماجد (ایاس بن بکیر) جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



## ☆ بَابُ ۳۴۸ شُهُودِ الْمَلٰٓئِكَةِ بَدْرًا

۱۱۶۹ - حَدَّثَنِیْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ أَبُوْهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ.

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ لِابْنِهِ مَا يَسُرُّنِیْ أَنِّیْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَأَلَ جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيٰى أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَزِيْدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۱۷۲ - حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ.

## ☆ بَابُ ۳۴۹

۱۱۷۳ - حَدَّثَنِیْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ أَبُوْ زَيْدٍ وَلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا وَكَانَ بَدْرِيًّا.

## غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا۔

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں۔ یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبرئیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جدِ امجد حضرت رافع بیعت عقبہ والوں سے ہیں۔ وہ (حضرت رافع) اپنے صاحبزادے (حضرت رفاعہ) سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیعت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا۔ جیسا کہ مذکور ہوا۔

یحیٰی بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یحیٰی فرماتے ہیں کہ یزید بن الہاد نے مجھے بتایا کہ جس روز حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر تھاما ہوا ہے اور ہتھیار زیبِ تن کئے ہوئے ہیں۔

## غزوۂ بدر سے بعد کی باتیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو زید صحابی لاولد انتقال کر گئے اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

١١٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضْحَى فَقَالَ مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضٌ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

حضرت ابو سعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ جب سفر سے اپنے اہل و عیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان سے نہ پوچھ لوں جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا:- آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ ہو گیا تھا یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے کی ممانعت تھی۔

١١٧٥ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهَا عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ.

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت زبیر نے غزوۂ بدر کے روز دیکھا کہ عبیدہ بن سعید بن العاص بالکل لوہے میں چھپا ہوا تھا اور سوائے دونوں آنکھوں کے اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی۔ وہ کہنے لگا کہ میں ابوذات الکرش ہوں۔ پس حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ میں برچھی ماری تو وہ مر گیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کی زبانی بتایا گیا کہ میں نے اس پر اپنا پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بمشکل سے وہ برچھی نکالی تھی جس کے باعث اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ اس برچھی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگا تو انہوں نے پیش کر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ پھر حضرت ابوبکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر نے مانگا۔ لہٰذا انہیں دے دی۔ جب حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ جب حضرت عثمان نے ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی جب حضرت عثمان شہید کر دئے گئے تو یہ حضرت علی کی اولاد کے پاس آ گئی۔ آخرکار حضرت عبداللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس رہی۔

١١٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُونِي.

ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے کہا جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com


۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ.

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ اور اپنی بھتیجی یعنی ہند بنت ولید بن عتبہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا، جبکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے چنانچہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی کسی کو متبنّٰی بنا لیتا تو وہ اس کے مال میں سے میراث پاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم ان کو ان کے حقیقی باپ کی نسبت سے پکارو۔ پس حضرت سہلہ (زوجۂ ابوحذیفہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ مجھ سے ربیع بنت معوذ نے فرمایا، کہ شب زفاف کے بعد میرے غریب خانے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ اس وقت کچھ لڑکیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک لڑکی نے کہا ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا، رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

يُونُسُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کے اپنے خمس میں سے اسی روز مرحمت فرمائی تھی۔ اس وقت میں نے ارادہ کر لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رخصتی کا بندوبست کروں۔ پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا تاکہ ہم دونوں جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں۔ میری غرض یہ تھی کہ اسے بیچ کر نکاح کے ولیمہ کا بندوبست کیا جائے۔ پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا اور دونوں اونٹنیاں میں نے ایک انصاری کے مکان کے سامنے بٹھا رکھی تھیں۔ جب سامان لے کر میں اونٹنیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ رکھے ہیں اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ کی کارگزاری ہے جو بعض انصار کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ ایک لونڈی ان کے پاس گا رہی ہے اور یار دوستوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ لونڈی نے گاتے ہوئے کہا تھا کہ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے، اونٹنیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی میری کیفیت بھانپ لی اور فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آج جیسا افسوس ناک دن مجھ پر پہلے کبھی نہیں آیا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ستم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مبارک منگوائی، اسے اوپر ڈالا اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل دیئے، یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ آپ نے اجازت طلب فرمائی۔ اجازت ملنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

پھر حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا! لیکن حضرت حمزہ شراب کے نشہ میں چور تھے اور ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ حضرت حمزہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا، پھر آپ کے گھٹنوں تک نظر اٹھائی، پھر بڑھ کر چہرے کو دیکھ کر کہنے لگے:۔ اچھا تم لوگ میرے والد ماجد حضرت عبد المطلب کے غلام ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ اس وقت ان کے ہوش و حواس ٹھکانے نہیں ہیں تو (الٹے پاؤں واپس تشریف لے آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ واپس آ گئے)۔

۱۱۸۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا.

حضرت ابن معقل کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر (زائد) تکبیریں کہیں کیونکہ یہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

۱۱۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کی صاحبزادی حضرت حفصہ بیوہ ہو گئیں، جو حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور بدری صحابی تھے اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس حضرت عمر نے حضرت عثمان سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا آپ سے نکاح کر دوں، حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں غور کروں گا۔ یہ کئی روز تک انتظار کرتے رہے لیکن آخر کار انہوں نے یہ جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں! پس حضرت ابو بکر نے خاموشی اختیار فرمائی اور مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ ان کے طرز عمل کا مجھے حضرت عثمان کے جواب سے بھی زیادہ دکھ ہوا۔ کئی روز گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے حفصہ کا پیغام بھیجا، پس میں نے اس کا آپ کو نکاح دے دیا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا:۔ شاید آپ کو یہ بات ناگوار گزری ہو گی جب آپ نے حفصہ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور میں نے آپ کی مرضی کے مطابق جواب نہیں دیا تھا! میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس لیے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے لیے اس بارے میں مجھ سے مشورہ فرمایا تھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں اگر حضور

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آدمی جو اپنے اہل و عیال پر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نفقة الرجل على أهله صدقة.

خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۱۸۴ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري سمعت عروة بن الزبير يحدث عمر بن عبد العزيز في إمارته أخر المغيرة بن شعبة العصر وهو أمير الكوفة فدخل أبو مسعود عقبة بن عمرو الأنصاري جد زيد بن حسن شهد بدرا فقال لقد علمت نزل جبريل فصلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات ثم قال هكذا أمرت كذلك كان بشير بن أبي مسعود يحدث عن أبيه.

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور امارت میں حاکم کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز عصر میں تاخیر کر دی۔ جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کے نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ حضرت جبرئیل نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوں نمازیں پڑھائی تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ بشیر بن ابو مسعود اپنے والد سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

۱۱۸۵ حدثنا موسى حدثنا أبو عوانة عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن علقمة عن أبي مسعود البدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الآيتان من آخر سورة البقرة من قرأهما في ليلة كفتاه قال عبد الرحمن فلقيت أبا مسعود وهو يطوف بالبيت فسألته فحدثنيه.

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات میں پڑھے تو اسے کفایت کریں گی۔ عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کی جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اس کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی۔

۱۱۸۶ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب أخبرني محمود بن الربيع أن عتبان بن مالك وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا من الأنصار أنه أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا أحمد هو ابن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس قال ابن شهاب ثم سألت الحصين بن محمد وهو أحد بني سالم وهو من سراتهم عن حديث محمود بن الربيع عن عتبان بن مالك فصدقه.

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن الربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب نے حصین بن محمد سے جو بنی سالم کے سرداروں سے تھے، اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو محمود بن الربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عبد الله بن عامر بن ربيعة و

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے ان کے والد ماجد غزوۂ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



كان من أكابر بني عدي وكان أبوه شهد بدرا مع النبي صلى الله عليه وسلم أن عمر استعمل قدامة بن مظعون على البحرين وكان شهد بدرا وهو خال عبد الله بن عمر وحفصة رضي الله عنهم.

١١٨٨ - حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية عن مالك عن الزهري أن سالم بن عبد الله أخبره قال أخبر رافع بن خديج عبد الله بن عمر أن عميه وكانا شهدا بدرا أخبراه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع قلت لسالم فتكريها أنت قال نعم إن رافعا أكثر على نفسه.

١١٨٩ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن حصين بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الله بن شداد بن الهاد الليثي قال رأيت رفاعة بن رافع الأنصاري وكان شهد بدرا.

١١٩٠ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر ويونس عن الزهري عن عروة بن الزبير أنه أخبره أن المسور بن مخرمة أخبره أن عمرو بن عوف وهو حليف لبني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أبا عبيدة بن الجراح إلى البحرين يأتي بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح أهل البحرين وأمر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم أبو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الأنصار بقدوم أبي عبيدة فوافوا صلاة الفجر مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما انصرف تعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رآهم ثم قال أظنكم سمعتم أن أبا عبيدة قدم بشيء قالوا أجل يا رسول

ساتھ شریک ہوئے تھے کہ حضرت عمر نے حضرت قدامہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور یہ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ کے ماموں ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

حضرت رافع بن خدیج نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا کہ ان کے دونوں چچا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے انہوں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابلِ کاشت زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں (زہری) نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے کہا کہ آپ تو کرائے پر دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ بات یہ ہے کہ رافع نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔

آدم، شعبہ، حصین بن عبدالرحمن، عبداللہ بن شداد بن الہاد لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور غزوۂ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو جزیہ لانے کے لیے بحرین روانہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ بحرین کے درمیان صلح ہو چکی تھی اور آپ نے حضرت علاء بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرمایا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس آ گئے جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ کی واپسی کے متعلق سنا تو نماز فجر میں سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم نے یہ سنا ہوگا کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ عرض گزار ہوئے، جی ہاں یا رسول اللہ۔ ارشاد فرمایا۔ خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔ خدا کی قسم، مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا ذرا بھی ڈر نہیں ہے، ہاں ڈر تو اس

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللهِ قَالَ فَأَبْشِرُوْا وَأَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ.

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى حَدَّثَهُ أَبُوْ لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

۱۱۹۲ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فَنَتْرُكَ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ وَاللهِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا.

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَقْتُلُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

اس بات کا ہے کہ تم اتنے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم بھی ایک دوسرے سے اسی طرح جلنے لگو جیسے وہ جلتے تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ حضرت ابو لبابہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کتنے ہی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور پھر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے کہ اپنے بھانجے، عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! ایسا نہ کرو بلکہ ان کی طرف ایک درہم (روپیہ) بھی نہ چھوڑنا۔

ابو عاصم، ابن جریج، زہری، عطاء بن یزید، عبید اللہ بن عدی، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

عبید اللہ بن عدی خیار کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے حلیف اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور مجھے بتائیے۔ اگر کسی کافر سے میری لڑائی ہو جائے اور خوب ڈٹ کر مقابلہ ہو، یہاں تک کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہنے لگے کہ میں تو خدا کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں۔ یا رسول اللہ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا ایسی حالات میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم اسے قتل نہ کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ تو کاٹ دیا ہے اور یہ بات اس نے کی وہ تو ہاتھ کاٹنے کے بعد کی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ.

ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

۱۱۹۴ - حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَّنْظُرُ مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَقَالَ اَنْتَ اَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمٰنُ هٰكَذَا قَالَهَا اَنَسٌ قَالَ اَنْتَ اَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ قَالَ سُلَيْمٰنُ اَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز فرمایا:۔ کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابو جہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ حضرت عفراءؓ کے صاحبزادوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر لب دم ہے۔ انہوں نے فرمایا:۔ تو ہی ابوجہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس نے بتایا کہ یہ کہا تھا، کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا:۔ کیا مجھ سے بڑا کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو؟ سلیمان کہتے ہیں کہ یا اس نے یہ کہا، جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔ ابو مجلز کا بیان ہے کہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا:۔ کاش! مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا۔

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَقِيْنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ.

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمیں ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس لے چلیے۔ پس ہمیں راستے میں دو انصاری ملے جو نیک خصلت تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب یہ حدیث میں (عبیداللہ بن عبداللہ) نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ.

قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ترجیح دیتا ہوں۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایمان میرے دل میں جاگزین ہوا —

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَقُومُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَذَلِكَ أَوَّلَ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ. وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ.

١١٩٨۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتِ تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيثَ الْإِفْكِ.

١١٩٩ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ

حضرت جبیر ابن مطعم کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے متعلق فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتے اور وہ ان قیدیوں کی مجھ سے سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔ سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ جب پہلا فتنہ رونما ہوا یعنی حضرت عثمان شہید کیے گئے تو شرکائے بدر میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر دوسرا فتنہ حرّہ کا ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک سر نہ اٹھا سکا جب تک فہم و فراست والے حضرات موجود رہے۔

زہری فرماتے ہیں کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے سُنا کہ چاروں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلقہ حدیث کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ میں اور اُمِ مسطح قضائے حاجت کے لیے نکلیں تو والدۂ مسطح کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسطح کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: آپ بدری صحابی کو سب و شتم کر رہی ہیں؟ پھر انہوں نے تہمت کا پورا واقعہ بیان کیا۔

ابن شہاب نے کہا کہ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور پھر غزوۂ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مقتولینِ بدر سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے وہ پا لیا جس کا تمہارے رب نے سچا وعدہ فرمایا تھا؟ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کئی حضرات عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ مُردوں سے کلام فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش میں سے جو حضرات غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وثمانون رجلا وكان عروة بن الزبير يقول قال الزبير قسمت سهمانهم فكانوا مائة والله أعلم.

١٣٠٠ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن معمر عن هشام بن عروة عن أبيه عن الزبير قال ضربت يوم بدر للمهاجرين بمائة سهم.

## باب تسمية من سمي من أهل بدر

في الجامع الذي وضعه أبو عبد الله على حروف المعجم النبي محمد بن عبد الله الهاشمي صلى الله عليه وسلم إياس بن البكير. بلال بن رباح مولى أبي بكر القرشي. حمزة بن عبد المطلب الهاشمي حاطب بن أبي بلتعة حليف لقريش. أبو حذيفة بن عتبة بن ربيعة القرشي حارثة بن الربيع الأنصاري قتل يوم بدر وحارثة بن سراقة كان في النظارة خبيب بن عدي الأنصاري خنيس بن حذافة السهمي رفاعة بن رافع الأنصاري رفاعة بن عبد المنذر أبو لبابة الأنصاري الزبير بن العوام القرشي زيد بن سهل أبو طلحة الأنصاري أبو زيد الأنصاري سعد بن مالك الزهري. سعد بن خولة القرشي سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي سهل بن حنيف الأنصاري ظهير بن رافع الأنصاري وأخوه وعبد الله بن عثمان أبو بكر الصديق القرشي عبد الله بن مسعود الهذلي عتبة بن مسعود الهذلي. عبد الرحمن بن عوف الزهري عبيدة بن الحارث القرشي عبادة بن الصامت الأنصاري. عمر بن الخطاب العدوي عثمان بن عفان القرشي خلفه النبي

جنھیں مال غنیمت سے حصہ ملا ان کی تعداد اکاسی ہے اور حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے فرمایا۔ ان کے حصے میں نے تقسیم کئے اور وہ حضرات سو تھے۔ آگے خدا بہتر جانتا ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے مہاجرین حضرات کو سو حصے مرحمت فرمائے گئے تھے۔

## شرکائے بدر کے اسمائے گرامی۔

جن کو امام بخاری نے بطریق تہجی ترتیب دیا ہے:۔ (۱) النبی محمد مصطفیٰ بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بکیر (۳) بلال بن رباح مولی ابوبکر قرشی (۴) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابوبلتعہ حلیف قریش (۶) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری۔ ان کا نام حارثہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے روز شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا نظارہ دیکھنے گئے تھے (۸) خبیب بن عدی انصاری (۹) خنیس بن حذافہ بن سہمی (۱۰) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری (۱۲) زبیر بن العوام قرشی (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری (۱۴) ابو زید انصاری (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۶) سعد بن خولہ قرشی۔ (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۸) سہل بن حنیف انصاری (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری (۲۰) ان کے بھائی (مظہر) (۲۱) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلی (۲۴) عبدالرحمٰن بن عوف زہری (۲۵) عبیدہ بن الحارث قرشی (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری (۲۷) عمر بن خطاب عدوی (۲۸) عثمان بن عفان قرشی۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کی علالت کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مال غنیمت سے انھیں حصہ مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۹) علی بن ابوطالب ہاشمی (۳۰) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری۔ (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



صلى الله عليه وسلم على ابنته وضرب له بسهمه. علي بن أبي طالب الهاشمي. عمرو بن عوف حليف بني عامر بن لؤي. عقبة بن عمرو الأنصاري. عامر بن ربيعة العنزي. عاصم بن ثابت الأنصاري. عويم بن ساعدة الأنصاري. عتبان بن مالك الأنصاري. قدامة بن مظعون. قتادة بن النعمان الأنصاري. معاذ بن عمرو بن الجموح. معوذ بن عفراء وأخوه. مالك بن ربيعة أبو أسيد الأنصاري. مرارة بن الربيع الأنصاري. معن بن عدي الأنصاري. مسطح بن أثاثة بن عباد بن المطلب بن عبد مناف. مقداد بن عمرو الكندي حليف بني زهرة. هلال بن أبي أمية الأنصاري رضي الله عنهم.

(۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عتبان بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۸) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۹) معوذ بن عفراء (۴۰) معوذ کے بھائی عوف یا معاذ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف۔

(۴۵) مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرہ۔

(۴۶) ہلال بن ابی امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

---

باب ۴۸۱ حديث بني النضير ومخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إليهم في دية الرجلين وما أرادوا من الغدر برسول الله صلى الله عليه وسلم. قال الزهري عن عروة: كانت على رأس ستة أشهر من وقعة بدر قبل أحد، وقول الله تعالى: هو الذي أخرج الذين كفروا من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر. وجعله ابن إسحاق بعد بئر معونة وأحد.

۱۲۰۱ - حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال: حاربت النضير وقريظة، فأجلى بني النضير وأقر قريظة ومن عليهم حتى حاربت قريظة، فقتل رجالهم وقسم نساءهم وأولادهم وأموالهم بين المسلمين إلا بعضهم لحقوا بالنبي صلى الله عليه وسلم فآمنهم وأسلموا، وأجلى

## بنی نضیر کا بیان

یعنی رسول خدا کا دو آدمیوں کی دیت کے سلسلے میں ان کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دھوکا بازی کرنا۔ زہری نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد اور غزوہ احد سے پہلے کا ہے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لیے" (سورۃ الحشر، آیت ۲) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بئر معونہ اور غزوۂ احد کا ذکر کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ نے لڑائی کی تو بنی نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ لڑائی کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو نیز مال و اسباب کو مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا۔ ماسوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے۔

چنانچہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ.

حضرت عبداللہ بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی حارثہ کے یہود اور مدینہ طیبہ کے دوسرے تمام یہود کو جلاوطن کر دیے گئے۔

۱۲۰۲- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو — ہشیم نے بھی ابو بشر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگوں نے کھجور کے چند درخت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر چھوڑے تھے، یہاں تک کہ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح پائی تو وہ درخت لوٹا دیے گئے۔

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ. (الحشر ۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے بعض درخت نذر آتش کروا دیے اور بعض کٹوا دیے تھے جو بویرہ (باغ) میں تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا" (سورۃ الحشر ۵)۔

۱۲۰۵- حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؎

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ ؎

أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ
وَحَرَّقَ فِيْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيْرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت نذر آتش کروا دیے تھے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابت نے کہا ہے: ؎

ہو گئی بنی لؤی کی زیست اب آسان
آگ کی لپیٹ میں ہے بویرہ کا بستان

راوی کا بیان ہے کہ ابو سفیان بن حارث نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔ ؎

رکھے خدا بحفاظت مدینہ کے اکناف و خیام
حرق ہو آگ سے اس کو، ہو نابود، راکھ ہو وہ تمام
دیکھ لو گے کون ہے محفوظ جلے غم عنقریب
کون پائے گا زیاں اور کون ہو گا بد نصیب

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



١٢٠٦ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن
الزهري قال أخبرني مالك بن أوس بن الحدثان
النصري أن عمر بن الخطاب دعاه إذ جاءه حاجبه
يرفا فقال هل لك في عثمان وعبد الرحمن والزبير
وسعد يستأذنون فقال نعم فأدخلهم فلبث قليلا
ثم جاء فقال هل لك في عباس وعلي يستأذنان
قال نعم فلما دخلا قال عباس يا أمير المؤمنين اقض
بيني وبين هذا وهما يختصمان في الذي أفاء الله
على رسوله صلى الله عليه وسلم من بني النضير فاستب
علي وعباس فقال الرهط يا أمير المؤمنين اقض بينهما
وأرح أحدهما من الآخر فقال عمر اتئدوا أنشدكم
بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض هل تعلمون
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما
تركنا صدقة يريد بذلك نفسه قالوا قد قال ذلك
فأقبل عمر على عباس وعلي فقال أنشدكما بالله هل
تعلمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال
ذلك قالا نعم قال فإني أحدثكم عن هذا الأمر إن
الله سبحانه كان خص رسوله صلى الله عليه وسلم
في هذا الفيء بشيء لم يعطه أحدا غيره فقال جل
ذكره وما أفاء الله على رسوله منهم فما أوجفتم
عليه من خيل ولا ركاب إلى قوله قدير فكانت
هذه خالصة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثم
والله ما احتازها دونكم ولا استأثرها عليكم لقد
أعطاكموها وقسمها فيكم حتى بقي هذا المال منها
فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق على أهله
نفقة سنتهم من هذا المال ثم يأخذ ما بقي فيجعله مجعل
مال الله فعمل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم
حياته ثم توفي النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر
فأنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبضه

مالک بن اوس بن حدثان نصری کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دربان یرفا نے آکر بتایا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ پس وہ اندر آگئے۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دربان نے آکر کہا کہ حضرت عباس اور حضرت علی کو بھی آپ کے پاس بھیج دوں، وہ اندر آنا چاہتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں بھیج دو۔ جب وہ دونوں حضرات آپہنچے تو حضرت عباس نے کہا: اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائیے جبکہ ہمارا جھگڑا بنی نضیر کے اس مال کے بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فئے کے طور پر مرحمت فرمایا اور آپس میں ہماری تلخ کلامی بھی ہوئی ہے۔ جو دوسرے حضرات بیٹھے تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کا فیصلہ فرما دیجیے تاکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ جلدی سے کام نہ لیجیے۔ میں آپ حضرات کو اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے متعلق فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے یہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر نے حضرت عباس اور حضرت علی کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں آپ دونوں حضرات کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا؟ دونوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں آپ حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فئے کے بارے میں مخصوص فرمایا تھا، جبکہ دوسروں کو یہ چیز حاصل نہیں ہوئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ الحشر آیت ۶) یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر خدا کی قسم حضورؐ کو اس پر کوئی اختیار نہیں دیا۔ ہاں انہوں نے اس مال کو اپنے لیے جمع نہیں کیا بلکہ عنایت فرماتے رہے اور آپ لوگوں کے درمیان تقسیم کیا کرتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے صرف یہی مال بچا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أبو بكر فعمل فيه بما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنتم حينئذ فأقبل على علي وعباس وقال تذكران أن أبا بكر فيه كما تقولان والله يعلم إنه فيه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفى الله أبا بكر فقلت أنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر فقبضته سنتين من إمارتي أعمل فيه بما عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر والله يعلم إني فيه صادق بار راشد تابع للحق ثم جئتماني كلاكما وكلمتكما واحدة وأمركما جميع فجئتني يعني عباسا فقلت لكما إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة فلما بدا لي أن أدفعه إليكما قلت إن شئتما دفعته إليكما على أن عليكما عهد الله وميثاقه لتعملان فيه بما عمل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وما عملت فيه مذ وليت وإلا فلا تكلماني فقلتما ادفعه إلينا بذلك فدفعته إليكما أفتلتمسان مني قضاء غير ذلك فوالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض لا أقضي فيه بقضاء غير ذلك حتى تقوم الساعة فإن عجزتما عنه فادفعا إلي فأنا أكفيكماه قال فحدثت هذا الحديث عروة بن الزبير فقال صدق مالك بن أوس أنا سمعت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول أرسل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم عثمان إلى أبي بكر يسألنه ثمنهن مما أفاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم فكنت أنا أردهن فقلت لهن ألا تتقين الله ألم تعلمن أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول لا نورث ما تركنا صدقة يريد بذلك نفسه إنما يأكل آل محمد صلى الله عليه وسلم في هذا المال فانتهى أزواج النبي صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچہ دیا کرتے تھے۔ اور جو بچتا اسے راہ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت تک یہی معمول رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ پس حضرت ابوبکر نے اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتے رہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ حضرات اس بارے میں ان کا شکوہ کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کے بارے میں چہ میگوئیاں کرتے تھے، حالانکہ خدا گواہ ہے کہ اس بارے میں وہ سچے، نیکوکار اور صحیح راستے پر تھے۔ حق کی پیروی کر رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ پس اپنے عہد خلافت میں دو سال تک اسے میں نے اپنے قبضے میں رکھا اور اس طرح اس مال کو خرچ کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کیا کرتے تھے۔ اور خدا جانتا ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً میں سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر اور حق کے تابع تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی تھا۔ اس کے بعد آپ (حضرت عباس) میرے پاس آئے تو میں نے آپ سے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں اس کا انتظام آپ دونوں حضرات کے سپرد کر دوں اور اسی مقصد کے تحت آپ سے کہا تھا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کا انتظام آپ حضرات کے سپرد اللہ کے پکے وعدے پر کر دوں کہ اسے آپ اسی طرح خرچ کریں گے، جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کرتے رہے تھے اور میں نے اپنے دور خلافت میں جس طرح خرچ کیا ورنہ میں نہیں دیتا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا تھا کہ اسے جناب سپرد کر دیجئے۔ تو میں نے آپ کے سپرد کر دیا۔ اب کیا آپ مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کے خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز آ گئے ہیں تو واپس لوٹا دیجئے کہ اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِلَى مَا أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا۔

١٢٠٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي۔

## بَابُ ٣٤٢ قَتْلِ كَعْبِ ابْنِ الْأَشْرَفِ

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ ابْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ

ہے کہ لیث نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہی ہوں نے یہ کہا ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ازواج مطہرات نے مال غنیمت سے آٹھویں حصے کا مطالبہ کرنے کیلئے حضرت ابوبکر کی خدمت میں حضرت عثمان کو بھیجنا چاہا تو میں نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور ان سے کہا کہ کیا آپ کو خدا کا خوف نہیں اور کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ ہمارا (انبیا کا) کوئی وارث نہیں، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور آل محمد ﷺ کی مراد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اور حضرت عباس نے فدک کی زمین اور خیبر کے مال سے اپنی میراث کا حضرت ابوبکر سے مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک آل محمد اسی مال سے کھائیں گے کیونکہ خدا کی قسم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نسبت زیادہ پسند ہے۔

## کعب بن اشرف کا قتل۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کعب بن اشرف کے متعلق فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی تھی۔ حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھے یہ اجازت فرما دیجئے کہ ضرورت کے مطابق مناسب یا نامناسب بات کہہ سکوں؟ فرمایا، جو چاہو کہو۔ پس محمد بن مسلمہ نے اس (کعب) کے پاس جا کر کہا کہ یہ شخص (رسول خدا) تو ہم کو بہت تنگ کرتا ہے اور ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے حالانکہ ہم خود تنگ دست ہیں۔ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ ہمیں قرض ہی دلوا دیجئے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ شخص ابھی تو تمہیں اور بھی تنگ کرے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کی پیروی جو کر چکے تو اب اچانک چھوڑ دینا مناسب نہیں لیکن موقع کی تلاش میں ہیں، دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں ایک دو وسق (من) کھجوریں قرض دے دیجئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے کئی مرتبہ ہم سے یہ حدیث بیان کی لیکن ایک دو وسق کھجور کا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اِرْهَنُوْنِيْ قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ تُرِيْدُ قَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَآءَكُمْ
قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآءَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ
قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَآءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ اَبْنَآءَنَا
فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ
هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ قَالَ سُفْيٰنُ
يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ فَجَآءَهٗ لَيْلًا وَّمَعَهٗ
اَبُوْ نَائِلَةَ وَهُوَ اَخُوْ كَعْبٍ مِّنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ
اِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ
اَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ
بْنُ مَسْلَمَةَ وَاَخِيْ اَبُوْ نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو
قَالَتْ اَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهٗ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ
قَالَ اِنَّمَا هُوَ اَخِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِيْ
اَبُوْ نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ
لَاَجَابَ قَالَ وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهٗ
رَجُلَيْنِ قِيْلَ لِسُفْيٰنَ سَمَّاهُمْ عَمْرٌو قَالَ
سَمّٰى بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرٌو جَآءَ مَعَهٗ بِرَجُلَيْنِ
وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو اَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَّالْحٰرِثُ
بْنُ اَوْسٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌو جَآءَ مَعَهٗ
بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ اِذَا مَا جَآءَ فَاِنِّيْ قَائِلٌ بِشَعَرِهٖ
فَاَشَمُّهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَّاْسِهٖ
فَدُوْنَكُمْ فَاضْرِبُوْهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ اُشِمُّكُمْ
فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَّهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ
الطِّيْبِ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيْحًا اَيْ
اَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِيْ اَعْطَرُ
نِسَآءِ الْعَرَبِ وَاَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ
اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَشَمَّ رَاْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهٗ ثُمَّ
اَشَمَّ اَصْحَابَهٗ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِيْ قَالَ نَعَمْ
فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُوْنَكُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ
اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ.

[illegible]

کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک دو وسق کھجور کا ذکر ہے تو کہنے لگے کہ میرے خیال میں اتنی کھجوروں کا ذکر بھی ہے۔ بس کعب نے کہا کہ کچھ رہن رکھو۔ انھوں نے کہا، آپ کیا چیز چاہتے ہیں؟ جواب دیا کہ اپنی عورتیں گروی رکھ دو۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس عورتیں کس طرح گروی رکھیں حالانکہ سارے عرب میں خوبصورت ترین آپ لوگ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹے کس طرح گروی رکھیں، ایسا کرنے سے ہر کوئی گالی دے سکتا ہے کہ تم ایک دو وسق کھجوروں کے بدلے گروی رکھے گئے تھے، لہٰذا ایسا کرنے سے تو ہمیں شرم آئے گی۔ ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے لَامَۃ کا مطلب السلاح بتایا ہے۔ پس انھوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ پھر یہ رات کے وقت گئے اور ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابو نائلہ بھی تھا۔ اس نے انھیں قلعے میں بلا لیا اور ان کے پاس نیچے آنے لگا۔ اس کی بیوی کہنے لگی کہ اس وقت آپ کہاں جاتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ اور اپنے بھائی ابو نائلہ سے ملنے۔ عمرو بن دینار کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ عورت نے یہ بھی کہا کہ اس آواز سے تو خون ٹپکتا ہوا لگتا ہے۔ کہا کہ محمد بن مسلمہ گویا میرا حقیقی اور ابو نائلہ رضاعی بھائی ہے اور شریف آدمی کو رات کے وقت اگر نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ دو آدمی بھی تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو بن دینار نے ان کے نام بتائے؟ کہا، کسی کا نام لیا تو تھا لیکن یہی فرمایا کہ ان کے ساتھ دو آدمی بھی تھے۔ دوسرے حضرات نے ان کے نام (۱) ابو عبس بن جبر (۲) حارث بن اوس (۳) عباد بن بشر ان کے نام بتائے ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا۔ جب آپ دیکھیں کہ میں نے اسے سر کے بالوں سے پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے تو تم اس کا کام تمام کر دینا۔ ایک دفعہ عمرو بن دینار نے یہ بھی کہا کہ میں تمہیں بھی سنگھاؤں گا۔ پس وہ چادر اوڑھے ہوئے نیچے اترا اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ کہنے لگے کہ میں نے آج تک اتنی عمدہ خوشبو نہیں سونگھی۔ عمرو کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ کعب نے کہا: میرے پاس ایسی عورتیں ہیں جو عرب میں سب سے زیادہ عطر کا استعمال کرتی ہیں اور حسن و جمال میں کامل ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ انھوں نے کہا: کیا میں آپ کا سر سونگھ سکتا ہوں؟ جواب دیا: ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے اس کا سر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سنگھایا۔ پھر کہنے لگے کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ جب انھوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو دوسرے حضرات نے اسے موت کے گھاٹ

[illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschoolblogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بَاب ٣٨٢ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ وَيُقَالُ سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ.

١٢٠٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ.

١٢١٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ

## ابو رافع عبداللہ بن ابو حقیق کا قتل۔

اس کو سلام بن ابو حقیق بھی کہتے ہیں۔ خیبر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ سرزمین حجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔

زہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کے لیے چند آدمی بھیجے۔ پس وہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور ان حضرات میں حضرت عبداللہ بن عتیک بھی تھے۔ اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی کے لیے انصار سے چند حضرات کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرمایا۔ ابو رافع حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا اور دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا۔ جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو لا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ بیٹھ جائیں۔ میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا۔ پس یہ دروازے کے نزدیک جا پہنچے اور اپنے کپڑے اس طرح سمیٹ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی رفع حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ دوسرے لوگ اندر داخل ہو چکے تھے لہٰذا دربان نے انھیں آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ میں اندر داخل ہو کر ایک جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک کیل کے ساتھ لٹکا دیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا، چابیاں لیں، دروازہ کھولا اور ابو رافع کے پاس بالاخانے پر قصہ خوانی ہو رہی تھی جب قصہ خواں اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھنے لگا اور جب دروازے کو میں کھولتا اسے اندر سے بند کر دیتا تھا تاکہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے اور اگر لوگوں کو میرا پتہ بھی لگ جائے تو ان کے پہنچنے تک ابو رافع کا کام تمام کر دوں۔ آخر کار میں اس تک پہنچ گیا اور وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ.

۱۲۱۱ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

درمیان محو خواب تھا۔ گھر کے اندر مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی، اے ابورافع! اس نے کہا، کون ہے؟ میں نے آواز کے مطابق تلوار سے وار کیا اور میرا دل دھڑک رہا تھا۔ اس وار سے کوئی مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چلّانے لگا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر اندر جا کر کہا: اے ابورافع! یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا، تیری ماں تجھے روئے، ابھی ابھی ایک آدمی نے گھر میں تلوار سے مجھ پر وار کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آواز سنتے ہی میں نے تلوار کا بھرپور وار کیا لیکن وہ مرا نہ تھا، پس میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ملک عدم میں پہنچ گیا ہے۔ پس میں ہر ایک دروازے کو کھول کر باہر نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہی محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر آپہنچا ہوں، پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ پھر اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک مجھے اس کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے۔ جب مرغ نے آذان دی تو ایک شخص قلعے کی دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ لوگو! اہل حجاز کا تاجر ابورافع مر گیا ہے۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ اب یہاں سے کھسک جانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو جہنم واصل کر دیا ہے۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے جب اس پر اپنا دست کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں پہلے سے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کے لیے حضرت عبداللہ بن عتیک اور حضرت عبداللہ بن عتبہ کو بھیجا اور چند آدمی بھی ان کے ساتھ کر دیے۔ پس یہ چل پڑے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



البراء قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
إلى أبي رافع عبد الله بن عتيك وعبد الله بن عتبة في
ناس معهم فانطلقوا حتى دنوا من الحصن فقال
لهم عبد الله بن عتيك امكثوا أنتم حتى أنطلق
أنا فأنظر قال فتلطفت أن أدخل الحصن
ففقدوا حمارا لهم قال فخرجوا بقبس
يطلبونه قال فخشيت أن أعرف قال
فغطيت رأسي كأني أقضي حاجة ثم نادى
صاحب الباب من أراد أن يدخل فيه فليدخل
قبل أن أغلقه فدخلت ثم اختبأت في مربط
حمار عند باب الحصن فتعشوا عند أبي
رافع وتحدثوا حتى ذهبت ساعة من
الليل ثم رجعوا إلى بيوتهم فلما هدأت
الأصوات ولا أسمع حركة خرجت قال
ورأيت صاحب الباب حيث وضع مفتاح
الحصن في كوة فأخذته ففتحت به باب
الحصن قال قلت إن نذر بي القوم انطلقت
على مهل ثم عمدت إلى أبواب بيوتهم
فغلقتها عليهم من ظاهر ثم صعدت إلى أبي
رافع في سلم فإذا البيت مظلم قد طفئ سراجه
فلم أدر أين الرجل فقلت يا أبا رافع قال
من هذا قال فعمدت نحو الصوت فأضربه
وصاح فلم تغن شيئا قال ثم جئت كأني
أغيثه فقلت ما لك يا أبا رافع وغيرت صوتي
فقال ألا أعجبك لأمك الويل دخل علي
رجل فضربني بالسيف قال فعمدت له
أيضا فأضربه أخرى فلم تغن شيئا فصاح
وقام أهله قال ثم جئت وغيرت صوتي
كهيئة المغيث فإذا هو مستلق على ظهره

اور قلعہ کے پاس جا پہنچے۔ پس حضرت عبداللہ بن عتیک نے ساتھیوں سے کہا کہ آپ یہاں ٹھہریں اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ دربان سے بات ملانے کی تدبیر سوچ رہا تھا کہ کسی طریقے سے اندر داخل ہو جاؤں، تو حسنِ اتفاق سے ان کا گدھا گم ہو گیا تو وہ روشنی لے کر اس کی تلاش میں نکلے۔ میں ڈرا کہ کہیں مجھے پہچان نہ لیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر اس طرح کپڑا ڈال لیا جیسے میں رفع حاجت کے لیے بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر دربان نے آواز دی کہ جو اندر آنا چاہتا ہے آ جائے ورنہ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ پس میں اندر داخل ہو گیا اور دروازے کے پاس گدھوں والے کمرے میں چھپ گیا۔ ان لوگوں نے ابورافع کے ساتھ کھانا کھایا پھر کافی رات تک باتیں کرتے رہے، یہاں تک کہ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ جب پوری طرح سناٹا چھا گیا اور کسی حرکت کی آواز تک نہیں آ رہی تھی تو میں نکلا اور دربان کو میں نے قلعہ کی چابیاں ایک کیل سے لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ پس میں نے چابیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا تاکہ ان لوگوں کو اگر میرا علم ہو جائے تو آسانی کے ساتھ باہر جا سکوں۔ پھر قلعے کے جتنے مکانات تھے میں نے باہر سے ان کی کنڈیاں لگا دیں۔ پھر میں سیڑھی کے ذریعے ابورافع کی طرف چڑھ گیا۔ دیکھا تو گھر میں اندھیرا تھا کیونکہ انہوں نے اپنا چراغ بجھا دیا تھا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کدھر ہے۔ پس میں نے آواز دی۔ اے ابورافع! اس نے کہا۔ کون ہے؟ میں آگے بڑھا اور آواز پر بھرپور وار کیا۔ وہ چلانے لگا اور مقصد کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں پھر گیا گویا کہ اس کا مددگار ہوں اور میں نے کہا۔ اے ابورافع! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اور میں نے اپنی آواز بدل کر کہا۔ وہ بولا کہ تجھے تعجب کی بات ہے، تیری ماں تجھے روئے، کوئی آدمی میرے پاس آیا ہے اور اس نے مجھ پر تلوار سے وار کیا ہے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں دوبارہ اس کی جانب بڑھا اور کاری ضرب لگائی لیکن بات ابھی نہ بنی۔ وہ چیخا اور اس کے اہل و عیال بھی جاگ اٹھے۔ میں آواز بدل کر اس کے مددگار کی شکل میں پھر گیا تو وہ چت پڑا تھا۔ میں نے اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے دبا دیا تو ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ پھر میں گھبرایا ہوا باہر نکلا اور سیڑھی کے ذریعے اترنا چاہا لیکن گر پڑا اور میرے پیر کا جوڑ نکل گیا۔ پس میں نے اسے کس کر باندھ لیا اور آہستہ آہستہ چل کر اپنے ساتھیوں کے پاس آ پہنچا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَاَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ اَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتّٰى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتّٰى اَتَيْتُ السُّلَّمَ اُرِيْدُ اَنْ اَنْزِلَ فَاَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ اَصْحَابِي اَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا فَبَشِّرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ اَنْعَى اَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ اَمْشِي مَا بِي قَلَبَةٌ فَاَدْرَكْتُ اَصْحَابِي قَبْلَ اَنْ يَاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ.

تعالیٰ علیہ وسلم کو جاکر یہ خوش خبری سنا دیجئے کیونکہ میں اس وقت تک یہاں سے نہ ہلوں گا۔ جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے والے نے ابورافع کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلنے کے لیے کھڑا ہوا تو خوشی کے مارے مجھے تکلیف کا بھی احساس نہ رہا اور اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔ قبل اس کے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے، میں نے خود حاضر ہو کر آپ کو خوش خبری جا سنائی۔

---

☆ بَابٌ ۳۴۲ غَزْوَةُ اُحُدٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ۔ اِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۔ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ

## غزوۂ احد کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور یاد کرو اے محبوب! جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے۔ مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا جانتا ہے (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۱)۔ نیز ارشاد ربانی ہے:۔ اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کو نکھار دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے، اس کے ملنے سے پہلے، تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (آیت ۱۳۹ تا ۱۴۳)۔ نیز فرمایا ہے:۔ اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا، اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے، یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ.

نافرمانی کی، بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی بات۔ تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا۔ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے (آیت ۱۵۲) ـــــ یہ بھی فرمایا:- اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں (آیت ۱۶۹)

۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ وَعَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے اور جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے ہیں۔

۞ ۞ ۞

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدانِ احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت کرتے ہیں۔ پھر خورشید رسالت نے منبر پر طلوع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیاداری کی محبت کا ڈر ہے، جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

۞ ۞ ۞

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے روز جب ہماری مشرکین سے ٹکر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کی ایک جماعت پر حضرت عبداللہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وسلم جيشا من الرماة وأمر عليهم عبد الله وقال لا تبرحوا إن رأيتمونا ظهرنا عليهم فلا تبرحوا وإن رأيتموهم ظهروا علينا فلا تعينونا فلما لقيناهم هربوا حتى رأيت النساء يشتددن في الجبل رفعن عن سوقهن قد بدت خلاخلهن فأخذوا يقولون الغنيمة الغنيمة فقال عبد الله عهد إلي النبي صلى الله عليه وسلم أن لا تبرحوا فأبوا فلما أبوا صرف وجوههم فأصيب سبعون قتيلا وأشرف أبو سفيان فقال أفي القوم محمد فقال لا تجيبوه فقال أفي القوم ابن أبي قحافة فقال لا تجيبوه فقال أفي القوم ابن الخطاب فقال إن هؤلاء قتلوا فلو كانوا أحياء لأجابوا فلم يملك عمر نفسه فقال كذبت يا عدو الله أبقى الله عليك ما يخزيك قال أبو سفيان اعل هبل فقال النبي صلى الله عليه وسلم أجيبوه قالوا ما نقول قال قولوا الله أعلى وأجل قال أبو سفيان لنا العزى ولا عزى لكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم أجيبوه قالوا ما نقول قال قولوا الله مولانا ولا مولى لكم قال أبو سفيان يوم بيوم بدر والحرب سجال وتجدون مثلة لم آمر بها ولم تسؤني.

۱۳۱۵۔ أخبرني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو عن جابر قال اصطبح الخمر يوم أحد ناس ثم قتلوا شهداء.

۱۳۱۶۔ حدثنا عبدان حدثنا عبد الله

بن جبیر کو امیر مقرر کر کے فرمایا۔ تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا خواہ یہ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں، اور خواہ یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں تو ہماری مدد کو نہ آنا۔ جب ہماری کافروں سے ٹکر ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پنڈلیاں کھولے، پائنچے چڑھائے پہاڑ پر دوڑ رہی ہیں اور ان کی پازیبیں نظر آ رہی ہیں۔ بس یہ دیکھ کر تیر انداز بھی غنیمت غنیمت کہتے ہوئے ادھر دوڑنے لگے جبکہ حضرت عبد اللہ بن جبیر نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم سے عہد لیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے منہ پھر گئے اور ان کے ستر آدمی شہید ہو گئے۔ چنانچہ ابو سفیان نے اونچی جگہ پر چڑھ کر یہ آواز دی کہ کیا اس جماعت میں محمد موجود ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا، کیا اس جماعت میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکر) ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا، کیا اس جماعت میں ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کہنے لگا کہ یہ سارے مارے جا چکے ہیں، اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار جواب دیا۔ اے خدا کے دشمن! تجھے ذلیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ابو سفیان نے کہا، ہبل اونچا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بزرگ ہے۔ ابو سفیان کہنے لگا کہ عزیٰ ہمارا ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی نہیں ہے۔ ابو سفیان نے کہا، آج جنگ بدر کے بدلے کا دن ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کاٹے ہوئے ہیں، اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر افسوس بھی نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ بدر کے روز بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور مقابلے کے وقت جام شہادت نوش کر گئے۔

حضرت ابراہیم بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ان کے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ.

١٢١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ.

١٢١٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ وَمِنَّا مَنْ مَضٰى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلِهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلٰى رِجْلِهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

١٢١٩- أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ

والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف روزے سے تھے۔ جب ان کے سامنے شام کو کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے: حضرت مصعب بن عمیر کو شہید کیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چادر کا کفن پہنایا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت حمزہ بھی مجھ سے بہتر تھے جنہیں شہید کیا گیا۔ ہمیں دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا ہے اور خوب کشادگی فرما دی گئی ہے۔ ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ مل گیا ہو۔ پھر زار و قطار رونے لگے اور کھانا بھی نہ کھایا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اُحد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ تو ارشاد فرمایئے، اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا: جنت میں۔ تو انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے ڈال دیں، جو کھا رہے تھے پھر کافروں سے جا کر لڑنے لگے اور جامِ شہادت نوش کر گئے

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے یہاں اپنا اجر چکھا بھی نہیں تھا۔ ایسے حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوۂ اُحد میں شہید کر دیئے گئے تھے، جنہوں نے پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا، جب اس کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں کو اذخر سے چھپا دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں جن کے پھل پک چکے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا، حضرت انس بن نضر، غزوۂ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے غزوہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عمه غاب عن بدر فقال غبت عن اول قتال النبي صلى الله عليه وسلم لئن اشهدني الله مع النبي صلى الله عليه وسلم ليرين الله ما اجد فلقي يوم احد فهزم الناس فقال اللهم اني اعتذر اليك مما صنع هؤلاء يعني المسلمين وابرأ اليك مما جاء به المشركون فتقدم بسيفه فلقي سعد بن معاذ فقال اين سعد اني اجد ريح الجنة دون احد فمضى فقتل فما عرف حتى عرفته اخته بشامة او ببنانه وبه بضع وثمانون من طعنة وضربة ورمية بسهم.

۱۲۲۰۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا ابراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب اخبرني خارجة بن زيد بن ثابت انه سمع زيد بن ثابت يقول فقدت اية من الاحزاب حين نسخنا المصحف كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الانصاري من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر فالحقناها في سورتها في المصحف.

۱۲۲۱۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت سمعت عبد الله ابن يزيد يحدث عن زيد بن ثابت قال لما خرج النبي صلى الله عليه وسلم الى احد رجع ناس ممن خرج معه

ہیں تو میں موجود نہ تھا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دوبارہ کبھی یہ سعادت میسر آئی تو اللہ تعالیٰ میری کارگزاری دکھا دے گا۔ پس یہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا۔ میں ان حضرات کی کارگزاری میں ساتھ دینے سے مجبور ہوں اور مشرکین کے اقدام سے اپنی برأت کا اعلان کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے تلوار لے کر کافروں کی جانب پیش قدمی فرمائی۔ راستے میں انہیں حضرت سعد بن معاذ ملے تو ان سے فرمایا۔ اے سعد! کہاں جاتے ہو؟ مجھے تو احد کی اس طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ پس یہ بڑھتے چلے گئے اور بالآخر جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کی لاش پہچانی نہ جا سکی مگر ان کی ہمشیرہ نے کسی تل یا انگلی کی بدولت انہیں پہچانا کیونکہ ان کے مبارک جسم پر نیزے، تلوار اور تیر کے اسی سے زیادہ زخم آئے تھے۔

---

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (خلافت عثمان کے دور میں) ہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سورۂ الاحزاب کی ایک آیت ہمیں نہیں مل رہی تھی حالانکہ اس کا بارہا تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا۔ ہم اسے تلاش کرتے رہے تو وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی، یعنی:- کچھ وہ مرد ہیں مسلمانوں میں سے جنہوں نے سچا کر دکھایا جو اللہ سے عہد کیا تھا۔ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (آیت ۲۳) تو ہم نے اسے قرآن مجید کی متعلقہ سورت میں لکھ دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے لیے نکلے تو ساتھ نکلنے والوں میں سے بعض لوگ (منافقین) آپ کا ساتھ چھوڑ کر واپس لوٹ گئے۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ کہتا تھا کہ ہمیں پہلے ان سے لڑنا چاہیے اور دوسرا گروہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

ان سے لڑنے کے حق میں نہ تھا، تو اللہ تعالٰے نے یہ آیت نازل فرمائی: "تو تمھیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے! اور اللہ نے انھیں اوندھا کر دیا ان کے کوتکوں کی وجہ سے" (سورۂ النساء، آیت ۸۸)۔ اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکتا ہے جیسے بھٹی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

## بَابٌ ٤٨٥ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ.

## آیت اِذْ ہَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْکُمْ کا بیان۔

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۲۲)

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللّٰهُ يَقُولُ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے متعلق یہ آیت: "اور جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں" نازل ہوئی تو اس دو گروہوں سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَأَةٌ تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پھر فرمایا: کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا، کنواری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا: کیا نوجوان عورت تمہارا دل خوش کر دیتی ہے! میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! غزوۂ احد میں جب میرے والد محترم کو شہید کر دیا گیا تو پیچھے نو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک ناتجربہ لڑکی کا اور اضافہ کروں، لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کی شہادت غزوۂ احد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی قرض تھا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً.

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ

اور مجھے چھ صاحبزادیاں تھیں۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے اور ان کے ذمے بہت قرض ہے، اور ان حالات میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔ فرمایا: تم جاؤ اور کھجوروں کے ڈھیر الگ الگ لگاؤ۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ کو بلا لیا، جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو اسی وقت میرے ساتھ اور بھی تشدد کرنے لگے۔ جب آپ نے ان کی یہ حرکت ملاحظہ فرمائی تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگانے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا لو۔ پس آپ انہیں پیمانہ بھر بھر کر دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم کا سارا قرضہ ادا کروا دیا، حالانکہ میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والد ماجد کا قرض ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیروں کو بچا دیا اور جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ یہ رحمت دو عالم کے صدقے میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے برکت فرمائی تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی جوانمردی سے مصروفِ پیکار تھے۔ میں نے انہیں نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کبھی وہ بعد میں نظر آئے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ اُحد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش میں سے تیر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَثَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

نکال کر دیتے ہوئے فرمایا۔ میرے باپ تم پر قربان، تیر اندازی کرو۔

.....................

1227۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

1228۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يُقَاتِلُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے لئے میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب وہ لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

1229۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ.

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔

1230۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین محترمین کو جمع فرمایا ہو۔ کیونکہ غزوۂ احد کے روز میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

1231۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا.

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ (غزوۂ احد) جس میں آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

1232۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا ہوں لیکن اس بارے میں کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ کو غزوۂ احد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے (رضی اللہ تعالےٰ عنہم)۔

١٣٣٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا تھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے وار روکا تھا۔

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت ابو طلحہ ڈھال لے کر سراپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز اور زور دار کمان والے تھے اس روز ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں۔ جب کوئی شخص ان کے سامنے سے ترکش لے کر گزرتا تو حضور اس سے فرماتے کہ انہیں ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ عرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر مبارک کو نہ اٹھائیے، مبادا کافروں کا کوئی تیر خدا نخواستہ آ لگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کا گلا موجود ہے ـــ اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں، جس کے باعث پنڈلیاں نظر آ رہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھا کر لاتی ہیں، پیاسے لوگوں کو پلاتی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں ـــــ نیز حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار بھی گر پڑی تھی۔

٭ ٭ ٭

١٣٣٥۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت لما كان يوم أحد هزم المشركون فصرخ إبليس لعنة الله عليه أي عباد الله أخراكم فرجعت أولاهم فاجتلدت هي وأخراهم فبصر حذيفة فإذا هو بأبيه اليمان فقال أي عباد الله أبي أبي قال قالت فوالله ما احتجزوا حتى قتلوه فقال حذيفة يغفر الله لكم قال عروة فوالله ما زالت في حذيفة بقية خير حتى لحق بالله. بصرت علمت من البصيرة في الأمر وأبصرت من بصر العين ويقال بصرت وأبصرت واحد.

☆ باب ٣٦٢ قول الله تعالى: إن الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان إنما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم إن الله غفور حليم

١٢٣٦. حدثنا عبدان أخبرنا أبو حمزة عن عثمان بن موهب قال جاء رجل حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القعود قالوا هؤلاء قريش قال من الشيخ قالوا ابن عمر فأتاه فقال إني سائلك عن شيء أتحدثني قال أنشدك بحرمة هذا البيت أتعلم أن عثمان بن عفان فر يوم أحد قال نعم قال فتعلمه تغيب عن بدر فلم يشهدها قال نعم قال فتعلم أنه تخلف عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال فكبر قال ابن عمر تعال لأخبرك ولأبين لك عما سألتني عنه

غزوۂ احد میں جب مشرکین کو ہزیمت ہو گئی تو ابلیس لعنۃ اللہ علیہ چلایا۔ اے خدا کے بندو! تمہارے پیچھے کافر آگئے۔ ان سے بچو۔ پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ پس حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد حضرت یمان بھی مسلمانوں کے گھیرے میں تھے۔ انھوں نے آواز دی اے خدا کے بندو! یہ تو میرے ابا جان ہیں، میرے ابا جان ہیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم لوگوں نے ذرا کان نہ دھرے اور انھیں شہید کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو باقی ساری عمر اس سانحہ کا افسوس رہا، یہاں تک کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں لفظ بَصُرْتُ حقیقت میں بَصِیْرہ سے ہے اور اَبْصَرْتُ سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ بَصُرْتُ اور اَبْصَرْتُ دونوں

آیت:- اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں، انھیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف فرمایا، بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے (سورۂ آل عمران)

عثمان بن موہب کا بیان ہے کہ ایک شخص (یزید بن بشر) حج بیت اللہ کی غرض سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون حضرات ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ وہ بڑے میاں کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور کہنے لگا:- میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اگر مجھے آپ حقیقت سے مطلع فرما دیں اور میں آپ کو حرمت بیت اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات ۔۔۔ آپ کے علم میں ہے کہ حضرت عثمان نے غزوۂ احد کے روز فرار اختیار کی تھی؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے باخبر ہیں کہ وہ غزوۂ بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ انھوں نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہیں تھے۔ انھوں نے کہا، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا:-

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ.

## بَابُ ۳۸۶ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۔ تُصْعِدُونَ تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ.

ذرا ٹھہرو! جو کچھ تم نے ان کے متعلق پوچھا ہے میں تمہیں اس کی حقیقت بتا دوں۔ غزوۂ احد سے فرار ہونے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ جہاں تک غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں بیمار تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر اجر اور مالِ غنیمت سے حصہ ملے گا۔ رہی بیعتِ رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو مکہ کی سرزمین میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر و رسوخ والا ہوتا تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعتِ رضوان تو حضرت عثمان کے مکۂ معظمہ جانے کے بعد ہوئی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دستِ مبارک کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دستِ مبارک پر رکھ کر فرمایا۔

### آیت:۔ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ کا بیان۔

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لیے سنائی جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۵۳)

تُصْعِدُوْنَ جنگل پر چڑھنا اور گھر کے اوپر چڑھنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز حضرت عبد اللہ بن جبیر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب کچھ حضرات شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے متعلق ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جماعت سے پکار رہے تھے۔ یعنی وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ۔ رفت اُخْرَاکُمْ۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



## ☆ باب ۳۸۰ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا

يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ.

### آیت: مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً کا بیان۔

پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے ہوئی تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے، جاہلیت کے سے گمان۔ کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرماؤ کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ تم فرما دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۵۴)

---

۱۲۳۸۔ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ.

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ احد کے روز میں ان لوگوں میں تھا جن کو نیند نے دبا لیا تھا۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی۔ وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھا لیتا وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھا لیتا تھا۔

* * *

## ☆ باب ۳۸۱ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

### آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کا بیان

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں، یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (سورۂ آلِ عمران، آیت ۱۲۸)

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۲۳۹۔ قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو زخمی کر دیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا:۔ وہ قوم کیسے نجات پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا، اس پر (سورۂ آل عمران کی آیت ۱۲۸) نازل ہوئی۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد جب سر مبارک اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کے بعد یہ دعا کی: اے اللہ! فلاں فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالٰی نے حکم نازل فرما دیا کہ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں (پوری آیت) حنظلہ بن ابو سفیان کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی ہلاکت کے لیے دعا کی، تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔

(سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

............

## باب ۳۹۰ ذِكْرُ أُمِّ سَلِيطٍ

### ام سلیط کا ذکر۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

ثعلبہ بن ابو مالک کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات کے درمیان چادریں تقسیم فرمائیں تو ان میں سے ایک بہترین چادر باقی بچ گئی۔ جو حضرات آپ کے پاس تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے دولت خانے میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی کی جانب تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ام سلیط ان سے زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ام سلیط انصار کی ان عورتوں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر نے یہ بھی فرمایا کہ غزوۂ احد کے روز یہ ہمارے لیے مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



## باب ۳۹۱ قتل حمزة رضي الله تعالى عنه

۱۲۳۲ حدثني أبو جعفر محمد بن عبد الله حدثنا حجين بن المثنى حدثنا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة عن عبد الله بن الفضيل عن سليمان بن يسار عن جعفر بن عمرو بن أمية الضمري قال خرجت مع عبيد الله بن عدي بن الخيار فتاقدمنا حمص قال لي عبيد الله فلما قدمنا حمص قال لي عبيد الله هل لك في وحشي نسأله عن قتل حمزة قلت نعم وكان وحشي يسكن حمص فسألنا عنه وقيل لنا هو ذاك في ظل قصره كأنه حميت قال فجئنا حتى وقفنا عليه بيسير فسلمنا فرد السلام قال وعبيد الله معتجر بعمامته ما يرى وحشي إلا عينيه ورجليه فقال عبيد الله يا وحشي أتعرفني قال فنظر إليه ثم قال لا والله إلا أني أعلم أن عدي بن الخيار تزوج امرأة يقال لها أم قتال بنت أبي العيص فولدت له غلاما بمكة فكنت أسترضع له فحملت ذلك الغلام مع أمه فناولتها إياه فكأني نظرت إلى قدميك قال فكشف عبيد الله عن وجهه ثم قال ألا تخبرنا بقتل حمزة قال نعم إن حمزة قتل طعيمة بن عدي بن الخيار ببدر فقال لي مولاي جبير بن مطعم إن قتلت حمزة بعمي فأنت حر قال فلما أن خرج الناس عام عينين وعينين جبل بحيال أحد

## حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمیری کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر کیا۔ جب ہم حمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر شہادت حمزہ کا حال دریافت نہ کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی دیوار کے سائے میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے پھولی ہوئی مشک۔ جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمامہ کے ساتھ خود کو یوں چھپا لیا کہ ان کی آنکھوں اور پیروں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر عبید اللہ نے کہا۔ اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ پہچانتا تو نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ام قتال بن ابو العیص تھا، اس کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی تھی، لہٰذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس کر رہا ہے کہ گویا وہی بچہ میرے پاس ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے کہ کیا آپ یہ بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو میدان بدر میں قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جبیر بن مطعم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ عینین کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور عینین کوہ احد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ، قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ.

پیچ مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا۔ اتنے میں کچھ انصاری بھی اس پر ٹوٹ پڑے۔ پس میں نے کھوپڑی پر تلوار سے بھی ایک ضرب لگائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک لونڈی نے مکان کی چھت پر کھڑی ہو کر کہا:۔ اے امیر المومنین! مبارک ہو کہ مسیلمہ کو ایک کالے غلام نے قتل کر دیا ہے۔

## ☆ بَابُ ۲۹۲ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ.

## رسولِ خدا کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالٰی اس قوم سے سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے اور اپنے سامنے کے دندان مبارک کی جانب اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالٰی کا سخت غضب ہے اس شخص (ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص (ابی بن خلف) پر اللہ تعالٰی کا سخت غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک خون آلودہ کیا تھا۔

-------

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُووِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ

ابوحازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا، پانی کس نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا تو دھو رہی تھیں اور حضرت علی بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الماء بالمجن فلما رأت فاطمة أن
الماء لا يزيد الدم إلا كثرة أخذت
قطعة من حصير فأحرقتها وألصقتها
فاستمسك الدم وكسرت رباعيته يومئذ
وجرح وجهه وكسرت البيضة على رأسه.

١٢٣٦ - حدثني عمرو بن علي حدثنا أبو
عاصم حدثنا ابن جريج عن عمرو بن دينار
عن عكرمة عن ابن عباس قال اشتد غضب الله
على من قتله نبي واشتد غضب الله على من
قتله نبي واشتد غضب الله على من دمى
وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم.

## باب ٤٩٢ الذين استجابوا لله والرسول.

١٢٣٧ - حدثنا محمد حدثنا أبو معاوية
عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها
الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما
أصابهم القرح للذين أحسنوا منهم و
اتقوا أجر عظيم قالت لعروة يا ابن
أختي كان أبواك منهم الزبير وأبو بكر
لما أصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما أصاب يوم أحد وانصرف عنه المشركون
خاف أن يرجعوا قال من يذهب في إثرهم
فانتدب منهم سبعون رجلا قال كان فيهم
أبو بكر والزبير.

## باب ٤٩٣ من قتل من المسلمين يوم أحد

منهم حمزة بن عبد المطلب واليمان وأنس
بن النضر ومصعب بن عمير.

١٢٣٨ - حدثنا عمرو بن علي حدثنا معاذ
بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة قال ما
نعلم حيا من أحياء العرب أكثر شهيدا أعز

تھے۔ جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون
اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا
جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون بہنا بند ہو گیا۔ اور اس
روز آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیئے گئے تھے
اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا کیونکہ سر مبارک کا خود ٹوٹ گیا تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا غضب ہے جس کو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر بڑا
غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک
چہرے کو لہولہان کیا تھا۔

## آیت ۱۔ الذین استجابوا للہ والرسول کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت:۔
وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے انہیں
زخم پہنچ چکا تھا، ان کے نیکو کاروں اور پرہیزگاروں کے لیے
بڑا ثواب ہے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۷۲) کے متعلق
حضرت عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! تمہارے والد
محترم حضرت زبیر اور تمہارے نانا جان حضرت ابوبکر بھی
ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو غزوۂ احد میں مشرکین کی جانب سے صدمہ پہنچا
تو خدشہ ہوا کہ کہیں وہ پھر نہ پلٹ پڑیں۔ آپ نے فرمایا،
ان لوگوں کے حالات کون معلوم کرتا ہے؟ پس مسلمانوں میں سے
ستر حضرات اس مہم پر گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر بھی تھے۔

## شہیدانِ احد کا بیان۔

ان حضرات میں حضرت حمزہ، حضرت یمان، حضرت انس بن نضر اور
حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ ہماری نظر میں عرب کا ایسا کوئی قبیلہ
نہیں جو انصار کے برابر راہ خدا میں شہید ہو کر قیامت کی سرخ
روئی حاصل کر گئے ہوں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ
فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ
هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ
أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ أَتُحَادُّ اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ
شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَ
كَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا
مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ
حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ
ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ
مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا
الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ
فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهِيجُ
الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا رَآنِي قَالَ آنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ
مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ
وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ
مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلَى
مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ قَالَ
فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ
قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ
جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ
بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى
خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ

ہے اور ان کے درمیان ایک نالہ ہے۔ پس میں بھی لڑنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سباع پہلوان نے میدان میں نکل کر مبارزہ طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس کے مقابلے پر آئے اور فرمایا:۔ اے سباع! ام انمار کے بیٹے، جو بچوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ نے اسے یوں ملک عدم پہنچا دیا جیسے گزری ہوئی کل۔ یہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت حمزہ کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک کر مارا جو ان کے زیر ناف لگا اور سرین سے پار ہو گیا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہا۔ جب اس سرزمین میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہل طائف نے مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بھیجا اور بتا دیا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔ پس میں دوسرے لوگوں کے ساتھ چل دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا:۔ کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا:۔ کیا حمزہ کو تم نے شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا ایسی بات ہے جو پوری طرح آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا: کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور مسیلمہ کذاب نبوت کا دعویٰ کرتا ہوا نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس سے لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور ہوتا رہا جو کچھ ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ مسیلمہ یہی ہے اپنا وہی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے بیچ

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يوم القيامة من الانصار قال قتادة وحدثنا انس بن مالك انه قتل منهم يوم احد سبعون ويوم بئر معونة سبعون ويوم اليمامة سبعون قال وكان بئر معونة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ويوم اليمامة على عهد ابي بكر يوم مسيلمة الكذاب.

۱۲۴۹۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك ان جابر بن عبد الله اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى احد في ثوب واحد ثم يقول ايهم اكثر اخذا للقرآن فاذا اشير له الى احد قدمه في اللحد وقال انا شهيد على هؤلاء يوم القيامة وامر بدفنهم بدمائهم ولم يصل عليهم ولم يغسلوا. وقال ابو الوليد عن شعبة عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا قال لما قتل ابي جعلت ابكي واكشف الثوب عن وجهه فجعل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ينهوني والنبي صلى الله عليه وسلم لم ينه وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تبكيه او ما تبكيه ما زالت الملائكة تظله باجنحتها حتى رفع.

۱۲۵۰۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى ارى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رايت في رؤياي اني هززت سيفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخرى فعاد احسن ما كان فاذا هو ما جاء به الله من الفتح واجتماع المؤمنين ورايت فيها بقرا والله خير

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے غزوۂ احد میں ان کے ستر افراد شہید ہوئے اور ستر بئر معونہ کے واقعہ میں اور ستر ہی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ بئر معونہ کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں ہوا جبکہ مسیلمہ کذاب سے ٹکر ہوئی تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ شہیدانِ احد میں سے دو دو حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں جمع فرمایا۔ پھر دریافت فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا۔ جب کسی ایک کی جانب اشارہ کر دیا جاتا تو آپ لحد میں پہلے اسے رکھواتے اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان سب پر گواہ ہوں اور حکم فرمایا کہ انہیں اسی طرح خون میں لتھڑے ہوئے دفن کر دیا جائے نیز نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں رونے لگا اور ان کے چہرے سے کپڑے کو ہٹاتا۔ چنانچہ صحابہ کرام مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے رہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے (میری پھوپھی سے) فرمایا۔ ان پہ نہ رو یا ان پر کیوں روتی ہو، ان کا جنازہ اٹھنے تک فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رکھیں گے

حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہی صدمہ ہے جو مسلمانوں کو بروز غزوۂ احد اٹھانا پڑا۔ پھر میں نے دوبارہ ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو اللہ تعالٰی نے بعد میں فتح رحمت فرمائی اور ان میں اتفاق پیدا کر دیا۔ اسی خواب کے اندر میں نے گائیں دیکھیں

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ.

١٢٥١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ وَهُوَ يَهْدِبُهَا.

## • بَابٌ ٣٦٥ أُحُدٌ يُحِبُّنَا قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.

١٢٥٤ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا

اور اس کی تعبیر وہی ہے جو غزوہ احد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لئے ہجرت کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ ہم میں سے بعض حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر میں سے یہاں کچھ بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیر یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ ان کے پیروں پر تھوڑی سی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

فرمانِ رسالت ہے کہ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ عباس بن سہل، ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوہ احد نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلی جگہوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا.

شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں مرحمت فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئیں ہیں خدا کی قسم! مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے

## باب ۲۹۶ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَةَ وَحَدِيثِ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ.

غزوہ رجیع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان ہے نیز عضل، قارہ اور عاصم بن ثابت، خبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوہ احد سے بعد کی بات ہے۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (جاسوسی ٹولی) روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کر دیا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں تھے جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہدہ کے مقام پر پہنچے۔ قبیلہ لحیان والوں کو کسی نے ان کے متعلق بتا دیا۔ یہ ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے، پس انہوں نے سو کے قریب تیر انداز ان کی تلاش میں بھیج دیئے۔ وہ ان کے پیروں کے نشانات کی تلاش میں رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجور کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب (مدینہ طیبہ) کی کھجوریں معلوم ہوتی ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ قریب آ گئے تو یہ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم یہ عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا۔ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے مطلقاً تیار نہیں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے۔ جس سے حضرت عاصم اور ان کے سات ساتھی شہید ہو گئے اور باقی

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ
فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ
فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ
فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي
مَعَهُمَا هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ
فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ
يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ
حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو
الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ
قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا
حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ
بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ
فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ
فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً
عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمُوسَى فَقَالَ
أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ
أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ
ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا كَانَ
إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ
الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ
تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ
هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ
قَالَ ؎

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

تھی حضرات انکے عہد و پیمان کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور حضرت عبداللہ بن طارق جب انہوں نے خود کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ کمانوں سے تانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے۔ تیسرے ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع ہی سے دغابازی کرنے لگے تو فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤنگا، مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان ساتھ بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ مطلقاً آمادہ نہ ہوئے تو آخر وہ انہیں قتل کر گئے، حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے یہاں تک کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر سے بعد کا ہے، چنانچہ حضرت خبیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا کیونکہ غزوۂ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے قتل کرنے کی ٹھان لی لہٰذا انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا مانگا۔ عورت نے استرا دے دیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہو گئی اور بچہ ادھر جاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا جب اس نے بچے کو انکے پاس دیکھا تو بہت گھبرائی حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس لئے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دونگا۔ میں ایسا ہرگز نہیں کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بیشک میں نے ایک روز انہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا انکے ہاتھ میں تھا۔ حالانکہ ان دنوں مکہ مکرمہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور ویسے وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ بس یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں مرحمت فرماتا تھا۔ جب بنی حارث انہیں قتل کرنے کی خاطر حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا۔ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے یہ چھوڑ دیئے تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا کی قسم میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر تک

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحٰرِثِ فَقَتَلَهٗ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ۔

---

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ الَّذِيْ قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُوْ سِرْوَعَةَ۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِيْ حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ أَبَعْدَ الرُّكُوْعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْا عَلٰى أَحْيَآءٍ

کی کہیں تم یہ نہ سمجھنے لگو کہ میں موت سے ڈر رہا ہوں۔ پھر دعا مانگی۔ اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے:۔ ؎

ہوجاؤں قتل صدق و صفا پر تو کیا الم
جاؤں پچھاڑ راہ خدا میں تو کیا ہو غم
ہے میری جاں پسپردیہ یزدان ذی الکرم
برکت عطا کرے جو بریدہ اعضا کو وہ کرم

پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انہیں قتل کر دیا اور قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی طرف چند آدمی بھیجے تاکہ انکے جسم کا کوئی حصہ کاٹ لائیں جس سے انکی پہچان ہو سکے کیونکہ انہوں نے انکے بڑوں میں سے غزوۂ بدر میں ایک کو جہنم واصل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے انکی لاش کے پاس بھڑوں کی شکل جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو انکی لاش کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیا اور وہ انکے۔

عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خبیب کے قاتل کا نام (کنیت) ابو سروعہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستر افراد کو ایک ضرورت کے تحت روانہ فرمایا جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا۔ چنانچہ بنو سلیم کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک کنوئیں کے پاس گھیر لیا جس کو بئر معونہ کہتے تھے۔ انہوں نے کہا بھی کہ خدا کی قسم ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت (قرآن کریم پڑھانے) کے تحت بھیجا ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ قنوت کی ابتدا انہیں سے ہوئی اور اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبدالعزیز کا قول ہے کہ حضرت انس سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد ہے یا قرأت ختم کرنے کے بعد؟ انہوں نے فرمایا۔ بلکہ قرأت ختم کر لینے کے بعد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لئے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مِنَ الْعَرَبِ۔

١٢٥٩۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا إِنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَوٰةِ الصُّبْحِ يَدْعُوا عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لَحْيَانَ زَادَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا كِتَابًا نَحْوَهُ۔

١٢٦٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهُ أَخًا لِأُمِّ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيسَ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدَرِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَأَلْفٍ

دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان والے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امداد کے طلب گار ہوئے۔ آپ نے ستر انصار کے ساتھ انکی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بیر معونہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور انکے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ اور قبیلہ بنو لحیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم انکے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گئی یعنی "ہماری یہ خبر قوم کو پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ، قبیلہ بنی لحیان کی ہلاکت کیلئے دعا کی۔ خلیفہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ستر حضرات انصار سے تھے جو بیر معونہ پر شہید کئے گئے اور اس حدیث میں لفظ "قرآناً" سے "کتاباً" مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم کے بھائی کی سرکردگی میں ستر سواروں کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے بارگاہ رسالت میں تین شرطیں پیش کی تھیں۔ اس نے کہا کہ (۱) دیہات پر آپ کی اور شہر والوں پر میری حکومت ہو (۲) مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۳) ورنہ اہل غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں گا۔ پس عامر کو ام فلاں کے گھر میں طاعون کی بیماری نے آدبوچا اور

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کہنے لگا کہ اس خاندان کے گھر میں تو مجھے بھی اونٹ جیسی گلٹی نکل آئی ہے۔ پس بھاگنے کے لئے گھوڑا منگوایا اور اسکی پیٹھ پر ہی ملک عدم کو راہی ہو گیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن ملحان جو حضرت ام سلیم کے بھائی تھے، انہوں نے ایک لنگڑے آدمی ....... کو ساتھ لیا، پھر کافروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر یہ مجھے پناہ دیدیں تو میرے پاس آجانا اور اگر مجھے قتل کر دیں تو اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا۔ کیا تم مجھے امان دیتے ہو تاکہ میں تمہارے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچادوں۔ پھر پیغام سنانے لگے اور انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا، جس نے پیچھے سے آکر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں اسحاق بن عبداللہ نے یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے پار ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اللہ اکبر کعبہ کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا۔ پھر انہوں نے انکے ساتھیوں کو بھی جا لیا اور اس لنگڑے بزرگ کے سوا باقی سب کو شہید کر دیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں منسوخ ہو گئی تھی کہ بیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کے وقت رعل، ذکوان، بنی لحیان اور عصیہ قبائل کی ہلاکت کے لئے دعا کی کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بئر معونہ کے روز جب حضرت حرام بن ملحان میرے ماموں جان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر اپنے منہ اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

---

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کفار کی جانب سے ایذا رسانی کی حد ہو گئی تو حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکل جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی ٹھہرے رہو۔ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! کیا آپ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الأذى فقال له أقم فقال يا رسول الله أتطمع
أن يؤذن لك فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول إني لأرجو ذلك قالت فانتظره أبو بكر
فأتاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم
ظهرا فناداه فقال أخرج من عندك فقال أبو بكر
إنما هما ابنتاي فقال أشعرت أنه قد أذن لي في
الخروج فقال يا رسول الله الصحبة فقال النبي صلى
الله عليه وسلم الصحبة قال يا رسول الله عندي
ناقتان قد كنت أعددتهما للخروج فأعطى
النبي صلى الله عليه وسلم إحداهما وهي الجدعاء
فركبا فانطلقا حتى أتيا الغار وهو بثور فتواريا
فيه فكان عامر بن فهيرة غلاما لعبد الله بن
الطفيل بن سخبرة أخو عائشة لأمها وكانت
لأبي بكر منحة فكان يروح بها ويغدو عليهم
ويصبح فيدلج إليهما ثم يسرح فلا يفطن به
أحد من الرعاء فلما خرجا خرج معهما يعقبانه حتى
قدما المدينة فقتل عامر بن فهيرة يوم بئر معونة
وعن أبي أسامة قال قال هشام بن عروة فأخبرني أبي
قال لما قتل الذين ببئر معونة وأسر عمرو بن
أمية الضمري قال له عامر بن الطفيل من هذا
فأشار إلى قتيل فقال له عمرو بن أمية هذا عامر
بن فهيرة فقال لقد رأيته بعد ما قتل رفع
إلى السماء حتى إني لأنظر إلى السماء بينه وبين
الأرض ثم وضع فأتى النبي صلى الله عليه وسلم
خبرهم فنعاهم فقال إن أصحابكم قد أصيبوا
وإنهم قد سألوا ربهم فقالوا ربنا أخبر
عنا إخواننا بما رضينا عنك ورضيت عنا
فأخبرهم عنهم وأصيب يومئذ فيهم عروة
بن أسماء بن الصلت فسمي عروة به ومنذر بن

یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت ملنے تک ٹھہرا رہوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر اسی انتظار میں رہے۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنے پاس سے دوسرے افراد کو پرے بھیج دو۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں ساتھ رہوں گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ساتھ رہو گے۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو میں نے سفر کے لئے تیار کی ہیں پس ان میں سے جدعا نامی اونٹنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور دونوں حضرات سوار ہو کر غار یعنی غار ثور تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔

پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ماں جائے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ کا غلام عامر بن فہیرہ روزانہ صبح و شام دودھ والی اونٹنیاں حضرت ابوبکر کے پاس لے آتا تھا اور رات کو صبح تک رہتا اور پھر چلا جاتا تھا۔ چرواہوں میں سے کوئی بھی اس راز سے واقف نہیں تھا جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ بتانے کے لئے ان دونوں کو ساتھ لے لیا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت عامر بن فہیرہ کو بئر معونہ کے روز شہید کر دیا گیا تھا۔ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب بئر معونہ والے حضرات کو شہید کر دیا گیا اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی جانب اشارہ کرکے عامر بن طفیل نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کی لاش ہے؟ عمرو بن امیہ نے جواب دیا کہ یہ حضرت عامر بن فہیرہ ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے انکو شہادت کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے تھے، یہاں تک کہ میں نے انکو زمین و آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے رکھ دیئے گئے۔ پس نبی کریم کو اس واقعے سے اللہ نے مطلع فرما دیا اور آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے بھائی جام شہادت نوش کر گئے ہیں اور انہوں نے آخری وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی خبر پہنچا دی جائے کہ ہم تجھ (خدا) سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔ پس صحابہ کرام کو ان حضرات کی خبر

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَمْ وَيُثْنِي بِهِ مُنْذِرًا۔

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُوا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصیہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلٰثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُوا عَلٰى رِعْلٍ وَلَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا لَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیئے گئے تو آپ نے صبح کے وقت تیس روز تک قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی تھی حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت نازل فرمائی تھی جو بعد میں منسوخ ہو گئی کہ "ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَيْهِمْ۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اسکے بعد؟ فرمایا، رکوع سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں شخص نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلاف واقعہ کہا ہے۔ بیشک رسول اللہ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک مہینے تک کیونکہ آپ نے بعض اصحاب کو جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا اور تعداد ستر تھی انہیں مشرکین کی جانب بھیجا۔ حالانکہ ان کافروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبل ازیں عہد ہو چکا تھا تو ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا جو انکے اور رسول اللہ کے مابین ہوا تھا پس رسول اللہ ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

## بَابُ ۲۹۶ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

## غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب۔

۱۳؎ [illegible] پہنچا دی گئی۔ اس روز شہید ہونے والوں میں عروہ بن اسماء بن الصلت بھی تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ.

موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ شوال کے مہینے میں ۴ھ کے اندر ہوا۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوۂ احد کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ چودہ ۱۴ سال کے تھے لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ پھر جب جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو اجازت مرحمت فرما دی گئی جبکہ اس وقت ان کی عمر پندرہ ۱۵ سال تھی۔

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ کچھ حضرات خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار صبح کے وقت ہی خندق کھود رہے ہیں حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جن سے یہ کام لیا جاتا۔ جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہتے ہے

ہم نے کی ہے بیعت حضرت سید الانام پر
زندگی میں گامزن ہیں جادۂ اسلام پر

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودتے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

مصطفیٰ کے ہاتھ پر ہم تو مسلمان ہو گئے
اب فدا شمعِ رسالت پر رہیں پروانہ دار

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ

اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّي مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ. ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

راوی کا بیان ہے کہ پروانوں کو جواب دیتے ہوئے شمع رسالت کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوتے جاتے

اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو اور برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت اگر ایک ہتھیلی بھر جو بھی میسّر آتے تو انہیں بدمزہ چربی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ اور وہ اس کو بانٹ کر کھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق کو پکڑتا اور اس سے بدبو آتی تھی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال لے کر اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی ایسی حالت میں دیکھا ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا، تھوڑے سے جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیسے، یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جبکہ آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہے پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ فرمایا، کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض دیا۔ فرمایا، یہ تو بہت ہے اور اچھا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی کو نہ اتاریں اور تنور سے روٹیاں نہ نکالیں جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پس آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ کھانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ میں اپنی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگا کہ خدا کی بندی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ اِذَا اَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِيْ هٰذَا وَاَهْدِيْ فَاِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ۔

تو سارے مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ کہنے لگیں، کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا! میں نے جواب دیا، ہاں۔ پس آپ نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ اندر چلو اور شور و غل نہ کرنا۔ پھر روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور صحابۂ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ برابر روٹیاں توڑ کر لوگوں کو دیتے رہے یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی رہا۔ آپ نے فرمایا، اب تم بھی کھالو اور جن کے لئے کھانا بھیجنا ہے انکے لئے بھی بھیج کیونکہ آجکل لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔

ف: اِس حدیث اور سابق سے اگلی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک عظیم الشان معجزے کا ذکر ہے جس کے باعث اہلِ ایمان کے دلوں کو اپنے عظیم اور شفیق آقا کی عظمت و شفقت کے باعث بڑا سہارا مل جاتا ہے۔ جنگِ خندق ہونے سے پہلے مدافعت کی خاطر مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودی جا رہی تھی۔ اُن دنوں مدینہ منورہ میں بڑی غذائی قلت تھی۔ اکثر صحابۂ کرام فاقوں کا شکار تھے۔ ان دونوں حدیثوں کے راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تین دن سے کچھ کھایا نہ تھا۔ شمعِ رسالت کے پروانوں کی یہ حالت تھی تو یَا عَائِشَۃُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّھَبِ فرمانے والے آقا کے شکمِ اطہر پر بھی پتھر بندھا ہوا تھا جو اِس بات کی نشانی تھی کہ اللہ جل شانہٗ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی فاقے سے ہیں، تاکہ غمگین کوئی شکوہ نہ رہے اور وہ آقا کی بھوک کو دیکھ کر اپنی بھوک کو بھلا دیں۔

بھوک کی مصیبت میں صحابۂ کرام مبتلا تو تھے جبکہ محنت و مشقت کے وقت بھوک کی تکلیف اور بڑھ جاتی ہے۔ اِس مشقت کے وقت رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی شمعِ رسالت کے اُن عدیم المثال پروانوں کے پاس رہ کر اُن کا غم بھلا رہے تھے بلکہ خود بھی اس مشقت میں اُن کے شریکِ کار ہو کر انہیں نواز رہے تھے اور دوسری جانب سخت کشوں کو سرفراز کر رہے تھے۔ سربراہوں اور حکامِ بالا کے لیے دستورِ عمل مرتب ہو رہا تھا کہ دونوں جہانوں کے بادشاہ و ربِ اکبر کے خلیفۂ اعظم کی سیرتِ طیبہ کا یہ پہلو دیکھیں اور اپنے ذہنوں کو سنتِ نبوی کی جانب مائل کریں کیونکہ اصل بادشاہی یہی ہے کہ دلوں پر حکومت کی جائے۔

صحابۂ کرام بھوک کی تکلیف میں تھے۔ مذکورہ بالا طرزِ عمل اُن حضرات کی اس تکلیف کا روحانی و ایمانی بندوبست تھا۔ آگے ظاہری بندوبست اور علاج بھی کیا جاتا ہے اور ایسے طریقے پر کہ نہ اس سے پہلے کوئی ایسا بندوبست کر سکا تھا اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ اُن سے بھوک کی بلا دفع کی۔ اُنکی حاجت روائی فرمائی اور اُن کی مشکل کشائی کی اور ایسے طریقے پر کہ یہ عقلِ انسانی اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ کھانا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے کھلایا۔ جبکہ ان کے پاس صرف ایک صاع جو کے آٹے کی روٹیاں تھیں۔ تقریباً اتنے ہی گوشت کا سالن ہوگا۔ ایک ہزار سے زائد صحابۂ کرام کو شکم سیر کر دیا۔ بکری کے گوشت کے ساتھ پیٹ بھر کر روٹیاں کھلا دیں۔ کیا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیار کردہ کھانے میں سے؟ جی نہیں۔ اُن کے گھر تو ضیافت کے لیے جتنا آٹا گوندھا گیا تھا اور جتنا گوشت پکایا گیا تھا وہ ایک ہزار افراد کے کھا لینے کے بعد بھی موجود ہے۔ اگرچہ کھانے والے بظاہر اُسی کھانے میں سے کھا رہے تھے لیکن درحقیقت اس میں سے ذرا بھی کھانا کھایا نہیں گیا تھا۔

پھر حضرت جابر کے گھر سے جو ایک ہزار سے زائد افراد نے کھانا کھایا وہ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس کے ذریعے آیا!؟ ــــــ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



جانِ برادر! یہاں عقل کے گھوڑے نہ دوڑائیے کیونکہ یہ ربِ اکرم کے خلیفۂ اعظم نے اپنے اصحاب مکرم کی ضیافت فرمائی تھی۔ اور ایسے طریقے سے اہتمام کیا کہ باکمال دیکھتے ہی رہ جائیں۔ عقلِ انسانی دیدۂ حیراں ہو جائے۔ اگر کچھ سمجھ میں آئے گا تو صرف اس وقت آئے گا۔ جب اس آیت کی کچھ رمز کھلے گی۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ (۸ : ۱۷)

اور (اے محبوب!) وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

اور کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ بھید نہیں کھلے گا اپنے کچھ نہیں پڑے گا۔ عقل بے عقل ہو کر رہ جائے گی۔ اگر وہ محبوبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قرآنی زاویۂ نظر سے نہ دیکھے گی۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ (۴۸ : ۱۰)

وہ جو (اے محبوب!) تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

جب اس زاویہ سے دیکھا جائے گا تو کوئی اشکال نہیں رہے گا۔ عظمتِ مصطفیٰ کا کچھ تصور دلوں اور دماغوں میں سمائے گا۔ گندھے ہوئے آٹے اور گوشت کی پکتی ہوئی ہانڈی میں جو آپ نے لعابِ دہن ڈالا تھا اُس کی قدر و قیمت کا کسی قدر اندازہ ہوگا اور ذہن سوچنے پر مجبور ہوگا کہ اُن کے لعابِ دہن کی یہی کرشمہ کاریاں صحابۂ کرام رات دن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اُن کے جسم اطہر سے لگ جانے والی ہر چیز کا کمال اُن کی آنکھوں کے سامنے آ کر رہتا تھا۔ اس پر بھلا وہ آپ کے لعابِ دہن یا آپ کے جسم اطہر سے لگ جانے والے وضو کے پانی کو جس طرح زمین پر گرجانے دیتے۔ کیوں نہ ان چیزوں کو دنیا و مافیہا سے گراں مایہ شمار کرتے اور انہیں حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ سرورِ کونین و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی زاویۂ نظر سے دیکھنے میں ایمان کا کمال ہے اور اس زاویے سے انہیں نہ دیکھنے میں اسلام کا زوال ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہلِ اسلام کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی ہے، پس میں اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال لیا۔ جب میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا کہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ وَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

۱۲۷۲ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ

نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے پس آپ چند حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بآوازِ بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہٰذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا خدشہ تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! سب نے کھانا کھا لیا یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادِ باری تعالیٰ "جب کافر تم پر آ گئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جب ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں" (سورۃ الاحزاب، آیت ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگِ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا شکم مبارک گرد آلود ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَقُوْلُ ؎ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا.

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ.

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ ابْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ ؎
اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا
قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ بِآخِرِهَا.

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار!
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں سے قلعۂ مرصوص وار
ہر کہیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار

اور لفظ اَبَيْنَا ادا کرتے وقت آپ آواز کو بلند فرما لیتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مدد پروا یا باد نسیم کے ساتھ فرمائی گئی ہے جبکہ قوم عاد کو پچھوا گرم ہوا کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ احزاب یا خندق کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد پر گرد و غبار پڑی ہوئی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر بال کافی تھے۔ پس میں نے سنا کہ آپ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت ابن رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں سے قلعۂ مرصوص وار
ہر کہیں گاہی سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار

راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ سب سے پہلی جنگ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

جس کے اندر میں نے شمولیت کی وہ غزوہ خندق ہے۔

۱۲۷۷ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انکے گیسوئے مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ لوگوں نے خلافت کے بارے میں جو کچھ کیا وہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں اگرچہ مجھے بذاتِ خود خلافت سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا، تم لوگوں سے جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تمہارے نہ جانے کے باعث ان میں نااتفاقی نہ ہو جائے۔ پس انکے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا جب لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ جو خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس سے بلکہ اسکے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب دینا چاہتا تھا اور میرا یہ کہنے کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ مستحق ہے جو اسلام کی خاطر آپ سے اور آپکے باپ سے جنگ کر چکا ہے لیکن میں ڈرا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا اور خون بہے گا۔ پس میں اس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کیا ہوا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ نے مسلمانوں کو فساد سے محفوظ رکھا اور خونریزی سے بچا لیا ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے اس میں نسواتہا کی جگہ نوساتہا ہے۔

۱۲۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا.

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے دنوں میں فرمایا کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

۱۲۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَجْلَى الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ.

گے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کریں گے۔

١٢٨٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دیا ہے جنھوں نے آفتاب غروب ہو جانے تک ہمیں نماز عصر نہ پڑھنے دی۔

١٢٨١۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے روز غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں آفتاب غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بطحا میں آئے تو آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نماز مغرب پڑھائی۔

١٢٨٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ کون ہے جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر عرض گزار ہوئے، میں حاضر ہوں۔ پھر فرمایا، کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر نے جواب دیا میں۔ پھر ارشاد ہوا۔ کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت زبیر بولے۔ میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری (خاص ساتھی) ہوا ہے اور میرا حواری زبیر ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

١٢٨٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگ خندق کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



كَانَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ.

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

## بَابٌ ۳۹۸ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلَى أَيْنَ قَالَ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس اکیلے کے بعد اور کوئی کچھ بھی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی، اے اللہ کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات، حج یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے۔

## غزوہ خندق سے فراغت اور بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے کی جانب لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے؟ جواب دیا، ادھر کا اور بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ پس نبی کریم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وسلم إليهم.

١٢٨٧۔ حدثنا موسى حدثنا جرير بن حازم عن حميد بن هلال عن أنس رضی اللہ عنہ قال كأني أنظر إلى الغبار ساطعا في زقاق بني غنم موكب جبريل حين سار رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بني قريظة.

١٢٨٨۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الأحزاب لا يصلين أحد العصر إلا في بني قريظة فأدرك بعضهم العصر في الطريق فقال لا نصلي حتى نأتيها وقال بعضهم بل نصلي لم يرد منا ذلك فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فلم يعنف واحدا منهم.

١٢٨٩۔ حدثنا ابن أبي الأسود حدثنا معتمر وحدثني خليفة حدثنا معتمر قال سمعت أبي عن أنس قال كان الرجل يجعل للنبي صلى الله عليه وسلم النخلات حتى افتتح قريظة والنضير وإن أهلي أمروني أن آتي النبي صلى الله عليه وسلم فأسأله الذين كانوا أعطوه أو بعضه وكان النبي صلى الله عليه وسلم قد أعطاه أم أيمن فجاءت أم أيمن فجعلت الثوب في عنقي تقول كلا والذي لا إله إلا هو لا يعطيكهم وقد أعطانيها أو كما قالت والنبي صلى الله عليه وسلم يقول لك كذا وتقول كلا والله حتى أعطاها حسبت أنه قال عشرة أمثاله أو كما قال.

١٢٩٠۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد قال سمعت أبا أمامة قال سمعت أبا سعيد الخدري يقول نزل أهل

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب تشریف لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں بھر گیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی جانب ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

---

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے روز فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا گروہ کہنے لگے کہ ہم منزل مقصود پر پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے تو منع نہیں فرمایا گیا۔ اس صورت حال کا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا گیا اور آپ نے وہ درخت واپس دے دیے تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تاکہ آپ وہ سارے یا ان میں سے چند واپس فرما دیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن بھی آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دینگی جو مجھے حضور نے عطا فرمائے ہیں یا جو کچھ فرمایا۔ نبی کریم نے ان سے فرمایا کہ اتنے ہی درخت دوسرے لے لو لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے دس گنا درخت دینے کا وعدہ بھی فرمایا۔ یا جو کچھ فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعہ سے نیچے اتر آئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا۔ پس وہ بارگاہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ

رسالت میں حاضر ہونے کے لئے گدھے پر سوار ہو کر چل پڑے اور جب مسجد نبوی کے قریب آ گئے تو آپ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہترین فرد کے لئے تعظیمی قیام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعہ سے اتر آئے ہیں اب تم فیصلہ کرو وانہوں نے فیصلہ کیا کہ انکے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور انکے اہل و عیال کو قیدی بنا لیا جائے آپ نے فرمایا کہ تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کبھی آپ یہ فرماتے کہ تم فرشتے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ خندق کے اندر حضرت سعد بن معاذ کو قریش کے ایک آدمی حبان بن عرقہ کا تیر لگ گیا تھا جو انکی رگ ہفت اندام میں لگا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے مسجد نبوی میں خیمہ نصب کروا دیا تھا تاکہ انکی تیمارداری میں آسانی رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے کی طرف لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے۔ اسوقت حضرت جبرئیل حاضر خدمت ہوئے اور آپ کا سر مبارک سے گرد جھاڑ رہے تھے عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے لیکن خدا کی قسم میں نے ابھی نہیں اتارے انکی جانب تشریف لے چلئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کن کی جانب؟ تو بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ آپ کے حکم پر قلعے میں اتر آئے کیونکہ قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ کو حکم (منصف) تسلیم کر لیا تھا انہوں (حضرت سعد) نے فرمایا کہ انکا یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ انکے جو مرد لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے، انکی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا جائے اور انکے مال کو مسلمانوں پر تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت سعد نے بارگاہ خداوندی میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جہاد کرتا رہوں جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا۔ میرے خیال میں تو نے ہمارے اور کفار قریش کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ اگر قریش سے لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تاکہ تیری راہ میں انکے ساتھ جہاد کروں اور اگر تو نے انکے ساتھ ہماری لڑائی ختم فرما دی ہے تو میرے اسی زخم کو جاری کر کے شہادت کی موت عطا فرما دے۔ پس انکے سینے سے خون جاری ہو گیا جو مسجد میں انکے خیمے سے بنی غفار کی طرف بہہ کر جانے لگا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے خیمے والو!

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الخيمة ما هذا الذي يأتينا من قبلكم فإذا سعد يغذو جرحه دما فمات منها رضي الله عنه.

١٢٩٢ - حدثنا الحجاج بن منهال أخبرنا شعبة قال أخبرني عدي أنه سمع البراء قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لحسان اهجهم أو هاجهم وجبريل معك وزاد إبراهيم بن طهمان عن الشيباني عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة لحسان بن ثابت اهج المشركين فإن جبريل معك.

باب ٢٩٩ غزوة ذات الرقاع وهي غزوة محارب خصفة من بني ثعلبة من غطفان فنزل نخلا وهي بعد خيبر لأن أبا موسى جاء بعد خيبر وقال عبد الله بن رجاء أخبرنا عمران القطان عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بأصحابه في الخوف في غزوة السابعة غزوة ذات الرقاع قال ابن عباس صلى النبي صلى الله عليه وسلم الخوف بذي قرد وقال بكر بن سوادة حدثني زياد بن نافع عن أبي موسى أن جابرا حدثهم صلى النبي صلى الله عليه وسلم بهم يوم محارب وثعلبة وقال ابن إسحق سمعت وهب بن كيسان سمعت جابرا خرج النبي صلى الله عليه وسلم إلى ذات الرقاع من نخل فلقي جمعا من غطفان فلم يكن قتال وأخاف الناس بعضهم بعضا فصلى النبي صلى الله عليه وسلم ركعتي الخوف وقال يزيد عن سلمة غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم القرد.

١٢٩٣ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو

یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آرہی ہے؟ پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذ کے زخم کا خون بہہ رہا ہے وہ اسی زخم کے باعث اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو کیونکہ جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ حضرت براء بن عازب کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کہو کیونکہ حضرت جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

## غزوۂ ذات الرقاع کا بیان

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد تھے اور وہ بنی ثعلبہ سے ہیں جو قبیلہ غطفان کی شاخ تھے۔ پس آپ نخلستان میں جا اترے اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری جنگ خیبر کے بعد حبشہ سے آئے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوۂ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی طرف گئے، وہاں قبیلہ غطفان کی فوج ملی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے کو مرعوب ہی کرتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یزید نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ قرد میں شرکت کی تھی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ تَابَعَهُ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ کے لئے نکلے، ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا لہٰذا ہم باری باری سوار ہوتے تھے جس کے باعث ہمارے پیر پھٹ گئے تھے اور میرے دونوں پیر بھی پھٹ گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے اور ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے لپیٹ لئے تھے، اس لئے اس غزوہ کا نام غزوۂ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیان کرنے کو تو یہ واقعہ بیان کر دیا لیکن بعد میں انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے یہ ذکر کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ میں اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

صالح بن خوات نے کسی ایسے صحابی سے جو موقع پر موجود تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات الرقاع کے روز نماز خوف پڑھائی کہ ایک گروہ آپ کے پیچھے صف بستہ رہا اور دوسرا گروہ دشمن سے مقابلہ کرتا رہا، جب پہلے گروہ نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور خاموش کھڑے رہے اور یہ گروہ اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر صف آرا جا ہوا پھر دوسرے گروہ نے آ کر آپ کے پیچھے وہ دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی باقی رہی تھی پھر آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے تاکہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت پڑھ لیں پھر انکے ساتھ سلام پھیر دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نخلستان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پھر انہوں نے نماز خوف کا اسی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ نماز خوف کے بارے میں جتنی حدیثیں میں نے سنی ہیں یہ ان میں سب سے اچھی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف غزوۂ بنی انمار میں پڑھی۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز خوف کے لئے امام قبلہ رو کھڑا ہو جائے، مسلمانوں میں سے ایک گروہ اس کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل رہے اور ان کے منہ دشمن کی جانب رہیں، پس جو لوگ پیچھے ہیں انکے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے پھر وہ کھڑے ہو کر دوسری رکعت خود پڑھیں، بلکہ رکوع کریں اور دونوں سجدے بجا لائیں اور اپنی جگہ پر نماز پوری کر کے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

چلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہو گئیں اور آنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دونوں سجدے بھی کر لیں (پھر وہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیں)

١٢٩٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مسدد، یحیی، شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابو حثمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی روایت کی ہے۔

١٢٩٧۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيٰى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ.

محمد بن عبید اللہ، ابن ابو حازم، یحیی، قاسم بن محمد، صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہے۔

١٢٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جو نجد کی جانب کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے بالمقابل ہوئے تو ان کے لئے صف بندی کر لی۔

١٢٩٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ فَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ نمازِ خوف ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل ڈٹا رہا۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پہ چلے گئے اور وہ گروہ آگیا پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر یہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت پڑھ لی۔ پھر وہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی رکعت پڑھی۔

١٣٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی جانب ایک غزوہ میں شرکت کی تھی۔

١٣٠١۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ

يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا

میں شرکت کی، جو آپ نے نجد کی جانب فرمایا تھا جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخرکار ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ اتر گئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے ادھر ادھر بکھر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے میری تلوار سونت لی۔ تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ۔ پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لئے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک آدمی آیا اور نبی کریم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا، اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ پس آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ اس کے بعد دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے ہر فرد کی دو، دو رکعتیں۔ مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور یہ جہاد محارب خصفہ سے کیا تھا۔ ابو الزبیر سے حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُوْهُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ.

## بَابٌ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ

وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيْعِ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيْثُ الْإِفْكِ فِيْ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيْعِ.

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ.

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا

کہ ایک نخلستان میں ہم نبی کریم کے ساتھ تھے تو آپ نے نماز خوف ادا کی حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ہمراہ غزوہ نجد میں نماز خوف پڑھی اور حضرت ابوہریرہ جنگ خیبر کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

## غزوہ بنی مصطلق کا بیان

بنی مصطلق بھی خزاعہ کی شاخ ہیں اور اسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ ۶ھ میں ہوا۔ موسیٰ بن عقبہ ۴ھ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بہتان کا واقعہ اس غزوہ مریسیع میں ہوا تھا۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لئے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آگئیں۔ ہمیں عورتوں کی تمنا ہوئی کیونکہ خواہش نے ہم پر غلبہ کیا ہوا تھا۔ لہذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے ہم نے عزل کرنے کے لئے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی مد نظر تھی۔ پس ہم نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اس میں تمہارا نقصان کیا ہے؟ سنو! قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ نجد کیا اور جب قیلولہ کا وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے پس آپ ایک درخت کے سائے میں اتر گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اٹھا لی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## بَابُ ٥٠١ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

## بَابُ ٥٠٢ حَدِيثِ الْإِفْكِ وَالْأَفَكِ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِفْكُهُمْ.

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پس میں بیدار ہو گیا اور یہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوار سونت کر کہا، بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا۔ اللہ، پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا اور یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

## غزوہ انمار کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سواری پر مشرق کی جانب منہ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

## بہتان تراشی کا واقعہ

(افک گویا نجس کے قائم مقام ہے اسی لئے بہتان کو افک کہتے ہیں۔)

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ان چاروں حضرات نے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کی روایت کی ہے جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا۔ چونکہ ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا، لہذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ الفاظ کو جو اس نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی لڑی میں پرو لیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ انکا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے، جس کے نام قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ساتھ جاتی چنانچہ ایک غزوہ میں جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلی، اسکے بعد کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا، میں پردے کے ساتھ ہودے میں سوار کر دی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ

شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا فَلَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ

گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آ گئے تو اس منزل سے رسول اللہ نے رات کے وقت چلنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں تقاضائے حاجت کے لیے لشکر سے دور چلی گئی جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خزف یمنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لیے واپس لوٹی اور مجھے اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کے سپرد مجھے سوار کروانے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودے کے اندر ہوں۔ ان دنوں عورتیں بھی عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادہ اور غیر مرغن ہوتی تھی۔ ان لوگوں کو ہودے کے اٹھانے اور اونٹ پر رکھتے ہوئے یوں بھی اس کا ہلکا پن محسوس نہ ہوا کہ میں نو عمر لڑکی تھی۔ پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔ ہار مجھے اس وقت ملا جب لشکر اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ لشکر کے ساتھ اس وقت کوئی پکارنے والا تھا اور نہ جواب دینے والا۔ پس میں اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو میری تلاش میں ادھر آئیں گے۔ اسی اثنا میں کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی، میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت میرے نزدیک آئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سویا پڑا ہے۔ پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے "انا للہ وانا الیہ راجعون" کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی۔ میں نے انہیں دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپا لیا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی گفتگو کی اور نہ میں نے کلمات انا للہ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی سنا۔ وہ اپنی سواری سے اترے، اس کے پیر باندھے۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دوپہر دن چڑھے لشکر میں

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَوَاللّٰهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَاتٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ وَهَوٰى حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَهُمْ نُزُوْلٌ قَالَتْ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيِّ ابْنَ سَلُوْلَ قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهٗ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهٖ عِنْدَهٗ فَيُقِرُّهٗ وَيَسْتَمِعُهٗ وَيَسْتَوْشِيْهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِيْ نَاسٍ آخَرِيْنَ لَا عِلْمَ لِيْ بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِنَّ كِبْرَ ذٰلِكَ يُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ إِنَّهُ الَّذِيْ قَالَ ؂

فَإِنَّ أَبِيْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءٌ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ أَنِّيْ لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِيْ إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذٰلِكَ يُرِيْبُنِيْ وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ حِيْنَ نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ

جا پہنچے اور انہوں نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اور جس نے بہتان کو سب سے زیادہ ہوا دی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ جب اس بدبخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا تو بڑی دلچسپی سے اس کا ذکر کرتا۔ اسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور سے بڑے مزے سے سنتا اور بھی بیان کرتا حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت، حضرت مسطح بن اثاثہ اور حضرت حمنہ بنت جحش کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا علم نہیں ہے، ہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور ان لوگوں کی قیادت عبداللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو برا بھلا کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ کہا ہے۔

ہوں فدا ماں باپ میرے اور میں بر مصطفیٰ

معنویاً ہو یہ حضرت پہ بیعت کی وفا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے متعلق چرچا ہوتا رہا اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہوا لیکن یہ شک میری تکلیف میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لطف کرم بیماری سے پہلے جیسا نہ دیکھا۔ میری بیماری کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے تھے۔ پس یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اٹھائے ہوئے طوفان بدتمیزی کا مجھے کوئی علم ہی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح کی والدہ ماجدہ کے ساتھ رفع حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لئے رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قبل المناصع وكان متبرزنا وكنا لا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل ان نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا قالت وامرنا امر العرب الاول في البرية قبل الغائط وكنا نتاذى بالكنف ان نتخذها عند بيوتنا قالت فانطلقت انا وام مسطح وهي ابنة ابي رهم بن عبد المطلب بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة ابي بكر الصديق وابنها مسطح ابن اثاثة بن عباد بن عبد المطلب فاقبلت انا وام مسطح قبل بيتي حين فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت اتسبين رجلا شهد بدرا فقالت اي هنتاه ولم تسمعي ما قال قالت وقلت ما قال فاخبرتني بقول اهل الافك قالت فازددت مرضا على مرضي فلما رجعت الى بيتي دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم قال كيف تيكم فقلت له اتاذن لي ان اتي ابوي قالت واريد ان استيقن الخبر من قبلهما قالت فاذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لامي يا امتاه ماذا يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقلما كانت امراة قط وضيئة عند رجل يحبها لها ضرائر الا اكثرن عليها قالت فقلت سبحان الله اولقد تحدث الناس بهذا قالت فبكيت تلك الليلة حتى اصبحت لا يرقا لي دمع ولا اكتحل بنوم ثم اصبحت ابكي قالت ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ابن

جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور ہم اہل عرب کی شروع سے عادت یہی ہے کہ اس مقصد کے لئے جنگل میں جاتے تھے۔ کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانا ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور ام مسطح بنت ابورہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب ہے۔ جب میں والدۂ مسطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی جانب واپس لوٹی تو ام مسطح کا پیر چادر میں الجھ گیا اور وہ گر پڑیں۔ پس انہوں نے کہا۔ مسطح کا برا ہوا۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں نے کہا۔ خدا کی بندی! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے؟ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو بیماری بہت ہی بڑھ گئی۔ جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ پس سلام کر کے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ پس میں نے اپنی والدۂ محترمہ سے کہا۔ امی جان! لوگ کیا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا اے بیٹی! اس بات کا غم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم! یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں عموماً ایسا فریب گڑھتی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا کہ لوگ اتنی بڑی بات منہ پر لانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں ساری رات روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ صبح تک مجھے نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی آئی نہ تھی تاکہ ان دونوں سے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ رض فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رض أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْذِرُكَ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى

اپنی زوجہ مطہرہ کو چھوڑ دینے کے بارے میں پوچھیں اور مشورہ کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر تھے اور ازواج مطہرات کی پاک دامنی سے بذات خود واقف تھے کہنے لگے کہ حضور کی اہلیہ محترمہ کے متعلق بھلائی کے سوا اور ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔ باقی آپ اس لڑکی (حضرت بریرہ) سے دریافت فرمائیں، یہ آپ کو سچ سچ بتائے گی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ!
کوئی بات دیکھی ہے؟ بریرہ عرض گزار ہوئیں کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو شک و شبہ والی قطعاً کوئی بات نہیں دیکھی۔ سوائے اس کے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں یہاں تک کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے پھر عبداللہ بن ابی کی شکایت فرمائی چنانچہ منبر پر جلوہ افروز ہو کر آپ نے فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ لے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی قسم! میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس پر بنی عبدالاشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ کا بدلہ میں لوں گا۔ اگر وہ شخص قبیلۂ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر قبیلۂ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر خزرج والوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے چچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھی۔ وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ تھے یہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ بڑا نیک آدمی تھا، لیکن اس موقع پر بڑائی

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قتله ولو كان من رهطك ما احببت ان
يقتل فقام اسيد بن حضير وهو ابن عم سعد
فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله
لنقتلنه فانك منافق تجادل عن المنافقين
فثار الحيان الاوس والخزرج حتى هموا ان
يقتتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم
قائم على المنبر قالت فلم يزل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا و
سكت قالت فبكيت يومي ذلك كله لا يرقا لي دمع
ولا اكتحل بنوم قالت واصبح ابواي عندي
وقد بكيت ليلتين ويوما لا يرقا لي دمع ولا
اكتحل بنوم حتى اني لاظن ان البكاء فالق
كبدي فبينا ابواي جالسان عندي وانا ابكي
فاستاذنت علي امراة من الانصار فاذنت لها
فجلست تبكي معي قالت فبينا نحن على ذلك
دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا
فسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندي
منذ قيل ما قيل قبلها وقد لبث شهرا لا
يوحى اليه في شاني بشيء قالت فتشهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال
اما بعد يا عائشة انه بلغني عنك كذا وكذا
فان كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت
الممت بذنب فاستغفري الله وتوبي اليه
فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه
قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
مقالته قلص دمعي حتى ما احس منه قطرة
فقلت لابي اجب رسول الله صلى الله عليه وسلم
عني فيما قال فقال ابي والله ما ادري ما اقول
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لامي

حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا۔ خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ آپ اُسے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے جو حضرت سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، ہم اسے ضرور قتل کریں گے اور معلوم ہو گیا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لئے تو منافقوں کا دفاع کر رہے ہیں۔ اس پر قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے کے مقابل تن گئے اور خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں آپس میں دست و گریبان نہ ہو جائیں اور رسول اللہ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان سب کو خاموش ہونے کے لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں اس روز بھی سارا دن خون کے آنسو روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے پریشان خاطر تھے۔ مجھے برابر روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزرا، نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان گزرنے لگا کہ اتنا رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ اسی اثنا میں کہ میرے والدین کریمین میرے پاس تشریف فرما تھے میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ اسے اجازت دی گئی تو وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا نزول بھی بند تھا کہ میرے متعلق کوئی حکم فرمایا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے تمہارے متعلق یہ افواہ پہنچی ہے۔ اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ رب العزت تمہیں بری فرما دیگا اور اگر تم گناہ میں ملوث ہو گئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَجِيبِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا
قَالَ قَالَتْ أُمِّي وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ
السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ
وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَا
تُصَدِّقُونِي وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ
أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي فَوَاللهِ لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ
مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ
تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَاللهُ يَعْلَمُ
أَنِّي حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ
وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا
يُتْلَى لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ
بِأَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا
فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى
إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ
فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ
بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ
قَالَتْ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللهِ
لَا أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ
الْعَشْرَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي
قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ

حضرت صدیقہؓ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
فرما چکے تو میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ کو کوئی
جواب دیں۔ والد ماجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میری کچھ میں نہیں آتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی
والدہ محترمہ سے گذارش کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
کا جواب دیں۔ میری والدۂ ماجدہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے ذہن میں
نہیں آتا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پس میں
خود عرض گزار ہوئی، حالانکہ میں تو کم سن تھی اور قرآن کریم بھی میں
نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا۔ بیشک خدا کی قسم میرے علم میں
بھی وہ بات آگئی جو آپ حضرات نے سنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات
آپ کے دلوں میں سما گئی اور آپ نے اسے حقیقت پر مبنی سمجھ لیا تو اگر میں یہ کہوں بھی
کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور
اگر میں اس گناہ کا اعتراف کر لوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے پاک
ہوں تو ضرور میری تصدیق کی جائے گی پس خدا کی قسم میری اور آپ حضرات کی مثال
حضرت یوسف کے والد محترم جیسی ہے جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ۔ تو صبر اچھا اور
اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بناتے ہو (سورۂ یوسف آیت ۱۸)
پھر میں نے منہ دوسری جانب کر لیا اور خاموش ہو کر بستر پر لیٹ گئی اور اللہ تعالیٰ جانتا
ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرما دیگا۔ لیکن
خدا کی قسم یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی
نازل فرمائے گا اور میری شان کے خطبے پڑھوائے جائیں گے، کیونکہ میری حیثیت
اتنی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ ہاں مجھے یہ امید ضرور
تھی کہ اللہ جل مجدہٗ خواب میں رسول اللہ کو میری پاکدامنی دکھا دیگا۔ پس
خدا کی قسم، ابھی وہ وہاں ہی تھے کہ رسول اللہ ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے
اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا
اور وہی حالت آپ پر طاری ہو گئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی
ثقالت کے باعث سردی کے دنوں میں بھی پسینہ موتیوں کی طرح جاری
ہو جاتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ مسرور اور متبسم نظر آئے چنانچہ سب سے
پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرما
دیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدۂ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کر

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ابنِ أثاثة لقرابته منه وفقره والله لا أنفق على مسطحٍ شيئًا أبدًا بعد الذي قال لعائشة ما قال فأنزل الله ولا يأتلِ أولوا الفضلِ منكم إلى قوله غفورٌ رحيمٌ. قال أبو بكرٍ الصديق بلى والله إني لأحب أن يغفر الله لي فرجع إلى مسطحٍ النفقة التي كان ينفق عليه وقال والله لا أنزعها منه أبدًا قالت عائشة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم سأل زينب بنت جحشٍ عن أمري فقال لزينب ماذا علمتِ أو رأيتِ فقالت يا رسول الله أحمي سمعي وبصري والله ما علمت إلا خيرًا قالت عائشة وهي التي كانت تساميني من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فعصمها الله بالورع قالت وطفقت أختها حمنة تحارب لها فهلكت فيمن هلك قال ابن شهابٍ فهذا الذي بلغني من حديث هؤلاء الرهط ثم قال عروة قالت عائشة والله إن الرجل الذي قيل له ما قيل ليقول سبحان الله فوالذي نفسي بيده ما كشفت من كنف أنثى قط قالت ثم قتل بعد ذلك في سبيل الله.

رسولِ خدا کا شکریہ ادا کرو۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ کیوں ادا کروں، میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے میری پاکدامنی کا اعلان فرمایا ہے، ان کا بیان ہے کہ اللہ نے فرمایا: بیشک جن لوگوں نے بہتان باندھا (سورۃ النور) دس آیتیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے اس بہتان سے پاک قرار دیا ہے۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں قرابت کے باعث مسطح بن اثاثہ کے ساتھ مالی سلوک کیا کرتا تھا کیونکہ وہ غریب تھے۔ پس میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ خدا کی قسم، اب مسطح کے ساتھ کبھی بھی کوئی مالی سلوک نہیں کروں گا کیونکہ وہ بھی عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے والوں کے ہمنوا ہو گئے تھے۔ پس ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم اسے پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النور آیت ۲۲) حضرت ابوبکر کہنے لگے، کیوں نہیں، خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرمائے۔ پس آپ حضرت مسطح کی اسی طرح مالی امداد فرماتے رہے جس طرح پہلے فرماتے تھے اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب میں اسے کبھی بند نہیں کروں گا۔ رسول اللہ نے میرے متعلق حضرت زینب بنت جحش سے بھی دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا عائشہ کے بارے میں کیا خیال ہے یا تم نے کیا دیکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو برائی سے بچانا چاہتی ہوں، میرے علم میں تو ان کی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے حضرت زینب ہی میری ہمسر تھیں تو اللہ نے انہیں ان کی پرہیزگاری کے باعث گناہ میں مبتلا ہونے سے بچا دیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ ان کی بہن حمنہ اس بارے میں جھگڑتی رہتی تھی اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاکت میں پڑ گئی۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے مذکورہ چاروں حضرات سے

۱۳۶ - حدثني عبد الله بن محمدٍ قال أملى علي هشام بن يوسف من حفظه أخبرنا معمرٌ عن الزهري قال قال لي الوليد بن عبد الملك أبلغك أن عليًا رضـ كان فيمن قذف عائشة قلت لا ولكن أخبرني رجلان من قومك أبو سلمة بن عبد الرحمن وأبو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث أن عائشة قالت

زہری کا بیان ہے کہ ولید بن عبد الملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ حضرت علی بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تھی؟ میں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوا، ہاں آپ کی قوم کے دو آدمی یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا: حضرت علی میرے بارے میں خاموش رہے تھے۔ پس یہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے پھر یہی بتایا اور کہا کہ خاموش ہی رہے تھے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور انہوں نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا بِلَا شَكٍّ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَانَ
فِي أَصْلِ الْعَتِيقِ كَذٰلِكَ .

١٣٠٧ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ
وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا
وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ
فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ
رُومَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتِ ابْنِي فِيمَنْ
حَدَّثَ الْحَدِيثَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ
كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ
وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا
فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمًّى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ
عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذَتْهَا الْحُمّٰى بِنَافِضٍ قَالَ
فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ
فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ رض فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ
حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي
مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللّٰهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَ
انْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ
وَلَا بِحَمْدِكَ .

١٣٠٨ . حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رض كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ
وَتَقُولُ الْوَلْقُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي

اصل نسخے میں مُسَلِّماً ہی کا لفظ ہے۔

---

حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ بھی کہ اسی دوران ہمارے پاس انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا حضرت ام رومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا بھی اس بہتان کے گھڑنے والوں میں ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا کہ کیسا بہتان؟ پھر اس نے بہتان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات سنی ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابوبکر نے بھی سنی ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ بیہوش ہو کر گر پڑیں اور جب انہیں ہوش آیا تو لرزہ کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا پس میں نے اوپر کپڑا ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اسے لرزہ کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے فرمایا شاید اس تہمت کے باعث سے جو گھڑی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پس عائشہ صدیقہ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں کہ خدا کی قسم۔ اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو میرا عذر قبول نہیں کریں گے۔ پس میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں۔ انکا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے ان کی برائت کے بارے میں آیتیں نازل فرما دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا کہ مجھ پر اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور کسی نے بھی نہیں، یہاں تک کہ آپ نے بھی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ کو پڑھتیں تو فرمایا کرتیں کہ یہ لفظ اَلْوَلْق سے نکلا ہے جس کا مطلب جھوٹ ہے، یعنی جب تم ایسی جھوٹی بات اپنی زبانوں پر لاتے تھے (سورۃ النور آیت ۱۵) حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا نَزَلَ فِيهَا.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي قَالَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا.

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ أَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت زیادہ علم تھا کیونکہ یہ ان کے متعلق ہی تو نازل ہوئی تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا۔ تم انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا میدان شاعری میں مقابلہ کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب کو کدھر لے جاؤ گے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسان کو برا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔ (رضی اللہ عنہم وارضاناعنہم)

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنا رہے تھے چنانچہ انہوں نے تشبیب کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا۔

زبانِ عفیفہ و سنجیدہ نکو کار
نہیں ہے یہ کہ ہو غیبت سے گنہگار

حضرت عائشہ صدیقہ نے ان سے فرمایا۔ لیکن آپ ایسے نہیں ہیں مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں اندھا ہو جانے سے اور کونسا عذاب سخت ہے۔ لیکن یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا شاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بجو کہا کرتے تھے)۔

## بَابُ ٥٠٣: غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

## غزوہ حدیبیہ اور بیعت رضوان

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (سورۃ الفتح آیت ١٨)

١٣١١۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِيْ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ وَكَافِرٌ بِيْ.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال (٦ھ) سفر پر نکلے۔ تو دوران سفر رات کے وقت بارش ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں نماز پڑھا دی تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر بھی کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے، اللہ کے برسانے سے اور اللہ کے فضل سے بارش برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی، تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور میرا منکر ہے۔

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار ہی عمرے کئے اور سارے ہی ذی القعدہ کے مہینے میں کئے ماسوائے اس کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں دوسرا اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جعرانہ، جبکہ آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ میں اور چوتھا (ذی الحجہ میں) جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

---

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے رہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ اُحْرِمْ۔

دیگر اصحاب رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں نے نہیں باندھا تھا رضی اللہ عنہم۔

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اِنَّهَا اَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرات کو انا فتحنا لک فتحا سے فتح مکہ مراد لیتے ہیں جب کہ فتح مکہ کے فتح ہونے میں کوئی شبہ نہیں لیکن حدیبیہ کے روز جو بیعت رضوان ہوئی ہم مذکورہ فتح اس کو شمار کرتے ہیں۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے۔ جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو کیا، کلی فرمائی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔ اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی سی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

ف: ان احادیث میں بیعت رضوان کے متعلق کئی باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ کہ بدری صحابہ کے بعد بیعت رضوان والے اصحاب باقی ساری ت سے افضل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کی تعداد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایتوں کے مطابق چودہ سو، حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق تیرہ سو اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق چودہ سو تھی اور ان کی ۱۳۲۰ اور ۱۳۲۱ کے مطابق پندرہ سو افراد تھے۔ تیسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اس موقع پر حدیبیہ کنوئیں یا گڑھے میں پانی ختم ہو گیا۔ صحابہ کرام ت مشکل میں پھنسے، صورت حال کی بارگاہ رسالت میں شکایت کی۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پانی دلا کر ان کی مشکل کشائی و حاجت روائی فرمائی۔ آپ نے صحابہ کرام کو پانی کس طرح دیا؟ اس کا ذکر ان متعلقہ احادیث میں مختلف وارد ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

۱۔ حدیث ۱۳۱۴ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے: حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے۔ جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا۔ وضو کیا، کلی فرمائی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔ اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

۲۔ حدیث ۱۳۱۵ میں ان سے ہی روایت ہے ——— جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے۔ اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا، پھر دعا کی، اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور اُن کی سواریاں کوچ کرنے تک سیراب ہوتے رہے۔"

۳۔ حدیث ۳۱۹ کے اندر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یوں ہے: ——— عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔

۴۔ بخاری شریف کی اسی جلد میں واقعہ کے متعلق حدیث ۴ میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم کی روایت میں یوں ہے: آپ نے اُسے (تصبحوا) کو لشکر لوٹا کر چل کر حسب سابق رواں دواں ہو گئی۔ یہاں تک کہ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا حتیٰ کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً اُبلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

ان احادیث میں اس موقع پر آپ نے شمع رسالت کے پروانوں کو جس طرح پانی مرحمت فرمایا اس کے تین طریقے مذکور ہوئے ہیں ———

۱۔ آپ نے ایک برتن میں کچھ پانی لیا اور کنوئیں میں ڈالا اور کنواں پانی سے بھر گیا ——— (۲) آپ نے برتن میں دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے کرم سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے ——— (۳) آپ نے شکایت کرنے والوں کو تیر مرحمت کر کے فرمایا کہ اسے حدیبیہ کے گڑھے میں ڈال دو۔ یہی کیا گیا تو اس تیر سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر یقیناً ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہو گا تو ان تینوں میں سے کونسے کو وہی طریقہ شمار کیا جائے اور کونسے دو کی تکذیب کر دی جائے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جلالتِ شان اور بخاری شریف کے راویوں کو ثقاہت و دیانت میں جو مقام دیا جاتا ہے اس کے پیش نظر تینوں طریقوں کی تصدیق لازم آتی ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہو گا تو باقی دو کی حیثیت محض افسانوی رہ جاتی ہے اور کسی ایک کا حتمی تعین نہ کر پانے کے باعث تینوں کی تکذیب ہونے لگتی ہے۔ ایسے حالات میں عام آدمی اس ایک طریقے کو معلوم کرنے اور تینوں میں مطابقت کرنے سے یقیناً عاجز رہ جائے گا۔ ایسے مواقع پر اس کے سوا چارۂ کار نہیں کہ وہ ماہرینِ حدیث یعنی ائمہ حدیث میں سے کسی ایک کا سہارا لے۔ چنانچہ وہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الباری سے اپنی مشکل حل کر سکتا ہے یا امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عمدۃ القاری کا سہارا لینے پر اس دلدل سے نکل سکے گا یا امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ارشاد الساری سے مدد حاصل کر کے مراد پائے گا۔

فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ (۱۶: ۴۳) کا یہی مفاد ہے کہ اور یہی تقلید کی شرعی ضرورت ہے کہ جو بات نہیں جانتے وہ جاننے والوں سے پوچھتے جاؤ۔ مسائل میں جہاں بات ٹکراتی ہے وہ ائمہ مجتہدین پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ ان حضرات میں سے کسی ایک کے فیصلے کو مانے بغیر چارہ نہیں۔ اسی سے نظمِ ملت قائم رہ سکتا ہے اور اتحادِ امت کی خاطر یہ شرعی ضرورت ہے جس کی افادیت سے انکار کرنا ملتِ اسلامیہ کی بدخواہی اور خود فہمی کی پرستی ہو گا۔ جو بزرگوں اور ائمہ مجتہدین سے منہ موڑ کر جو خود محقق بنے یا عوام الناس کو دعوت دے کہ بزرگوں کا علمی سہارا نہ لو بلکہ قرآن

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



و حدیث پر ہر کوئی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق عمل کرے تو یہ ملت اسلامیہ کے اتحاد کو توڑنا اور گمراہی کا پھاٹک کھولنا ہے جس پر عمل کرنے والا حیرت کی وادی میں شتر بے مہار کی طرح پھرے گا اور ہو سکتا ہے کہ احادیث میں ایسے اختلافات دیکھ کر ان سے بدظن ہو جائے اور منکرین حدیث کی جھولی میں جا گرے۔ پروردگار عالم ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے اور بزرگوں کے فیوض و برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنِیْ فَضْلُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْیَنَ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ اَوْ اَكْثَرَ فَنَزَلُوْا عَلٰی بِئْرٍ فَنَزَحُوْهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَی الْبِئْرَ فَقَعَدَ عَلٰی شَفِیْرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآئِهَا فَاُتِیَ بِهٖ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰی ارْتَحَلُوْا۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ یَدَیْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ عِنْدَنَا مَآءٌ نَتَوَضَّاُ بِهٖ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا فِیْ رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ فِی الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَآءُ یَفُوْرُ مِنْ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد یا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے۔ پس ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سواریاں کوچ کرنے تک سب سیراب ہوتے رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔ بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں (سالم بن ابو الجعد) نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو [1500] تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم (حدیبیہ میں) چودہ سو [1400] افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر نے خود بتایا ہے کہ جب حدیبیہ کے روز ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو [1500] تھی۔ اس کی ابوداؤد، قرہ نے قتادہ سے روایت کی ہے نیز یہ محمد بن بشار، ابوداؤد اور شعبہ سے بھی مروی ہے اور دونوں ذیلی سندیں ہیں جبکہ اصل سند یہ ہے۔ صلت بن محمد، یزید بن زریع، سعید بن ابوعروبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی)

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت ہم چودہ سو [1400] افراد تھے اگر آج میں بصارت سے محروم نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو [1400] افراد کی روایت اعمش، سالم نے حضرت جابر سے کی ہے۔ عبداللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے تیرہ سو [1300] افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اسی طرح محمد بن بشار، ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئًا.

قیس بن ابوحازم نے حضرت مرداس بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا یہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی کہ قیامت کے نزدیک نیک افراد یکے بعد دیگرے اٹھالئے جائیں گے اور ان کے بعد ایسے بیکار لوگ رہ جائیں گے جیسے کھجوروں میں گلی سڑی کھجوریں یا جَو کا چھلکا اور بارگاہ رب العزت میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ بِضْعَ عَشَرَۃَ مِائَۃً مِنْ أَصْحَابِہٖ فَلَمَّا کَانَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ قَلَّدَ الْھَدْیَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْھَا لَا أُحْصِیْ کَمْ سَمِعْتُہٗ مِنْ سُفْیَانَ حَتّٰی سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّھْرِیِّ الْاِشْعَارَ وَالتَّقْلِیْدَ فَلَا أَدْرِیْ مَوْضِعَ الْاِشْعَارِ وَالتَّقْلِیْدِ أَوِ الْحَدِیْثَ کُلَّہٗ۔

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہزار سے زیادہ صحابۂ کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا، کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جتنی دفعہ میں نے سفیان سے یہ حدیث سنی اسے شمار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے زہری کا ہار ڈالنے اور کوہان چیرنے کا ذکر یاد نہیں رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰہُ وَقَمْلُہٗ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ أَیُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ یَّحْلِقَ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَھُمْ أَنَّھُمْ یَحِلُّوْنَ وَھُمْ عَلٰی طَمَعٍ أَنْ یَّدْخُلُوْا مَکَّۃَ فَأَنْزَلَ اللّٰہُ الْفِدْیَۃَ فَأَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ یُّطْعِمَ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ أَوْ یُھْدِیَ شَاۃً أَوْ یَصُوْمَ ثَلَاثَۃَ أَیَّامٍ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جوئیں میرے سر سے چہرے پر گر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہوگا کہ روکے جائیں گے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرما دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

---

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِیْہِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَی السُّوْقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَۃٌ شَابَّۃٌ فَقَالَتْ یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ھَلَکَ زَوْجِیْ وَتَرَکَ صِبْیَۃً صِغَارًا

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا تو حضرت عمر کو ایک نوجوان عورت ملی جو کہنے لگی۔ اے امیر المومنین! میرا خاوند فوت ہو گیا اور تھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم، میرے پاس کھانے کا کوئی بندوبست نہیں کر ہیں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَاللّٰهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيْتُ اَنْ تَاْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَاَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ اَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ كَانَ مَرْبُوْطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَاَهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيْهِ فَلَنْ يَفْنٰى حَتّٰى يَاْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰى اَبَا هٰذِهِ وَاَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ اَصْبَحْنَا نَسْتَفِيْءُ سُهْمَانَهُمَا فِيْهِ۔

انہیں کھلا ؤں۔ نہ ان کی کوئی لدعی زمین ہے اور نہ کوئی دودھ کا جانور۔ بس مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ بھوکوں نہ مرجائیں۔ میں حضرت خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے والد محترم حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس حضرت عمر اسی کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے۔ پھر فرمایا، مرحبا تیرا نسب تو قریبی ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور اونٹ کی طرف گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج کی دو بوریاں رکھوا دیں۔ کچھ نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اندر رکھ دیئے اور اونٹ کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا۔ سردست یہ لے جاؤ اور اس کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا۔ تجھے تیری ماں روئے، خدا کی قسم میں نے اس کے والد اور بھائی کو دیکھا کہ دونوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کئے رکھا، پھر ہم نے اسے فتح کرلیا اور صبح کے وقت ان دونوں کا حصہ بھی ہم وصول کر رہے تھے (یعنی وہ شہید ہو چکے تھے)

۱۳۲۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا بَعْدُ۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی) دیکھا ہے۔ جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔ محمود بن غیلان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری دفعہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَاَتَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِي

طارق بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے گیا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کونسی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی تھی، جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَبِيْ أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِيْنَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوْهَا وَعَلِمْتُمُوْهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے نیچے بیعت لی تھی۔ پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو بھول گئے لیکن آپ حضرات کو معلوم ہے، حالانکہ آپ پھر آپ ہیں اور ان سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں۔

۱۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا.

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی طرف گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

۱۳۲۶ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَكَانَ شَهِدَهَا.

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی، تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِيْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِيْ أَوْفٰى.

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ جو بیعت رضوان والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ! ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والد محترم نے آپ کی بارگاہ میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ أَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُوْنَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلٰى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ جنگ حرہ میں لوگ عبد اللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس حضرت عبد اللہ بن زید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قِيْلَ لَهُ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى ذٰلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ.

وسلم کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔ یہ حدیبیہ میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

---

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيْهِ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم فائدہ حاصل کرتے۔

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حدیبیہ کے روز آپ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۱۳۳۱ - حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَقِيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوْبٰى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ.

علاء بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا آپ کتنے خوش نصیب ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔ فرمایا اے بھتیجے! انہیں کیا معلوم کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا ہے۔

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ (ان حضرات کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)

۱۳۳۳ - حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انا فتحنا لک فتحا مبینا کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ مبارک بشارت تو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ۔

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَعَنْ مَجْزَأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً۔

١٣٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

١٣٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ

آپ کے لئے ہے لیکن ہمارے لئے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے"۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ گیا اور پوری حدیث حضرت قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اور اس کا ان سے ذکر کیا، تو فرمایا کہ انا فتحنا لک کی یہ تفسیر حضرت انس سے اور ہنیئا مریئا کا بیان حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

مجزاۃ بن زاہر اسلمی اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لئے میں نے ہانڈی چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں۔ مجزاۃ سے روایت ہے کہ ایک بزرگ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا اسم گرامی حضرت اہبان بن اوس تھا، ان کے گھٹنے میں تکلیف تھی چنانچہ جب وہ سجدے میں جاتے تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

بشیر بن یسار نے حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (غزوۂ خیبر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس شمع کے پروانے ستو پی کر گذر اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابو جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے کہ کیا وتر نماز کا توڑ کر پڑھنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر کی پوری نماز پڑھ لو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تُوتِرُ مِنْ اٰخِرِہٖ۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسِیْرُ مَعَہٗ لَیْلًا فَسَاَلَہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یُجِیْبُکَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّکْتُ بَعِیْرِیْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ اَمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ وَخَشِیْتُ اَنْ یُّنْزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا یَصْرُخُ بِیْ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ نَزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ وَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَۃَ سُوْرَۃٌ لَّھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّھْرِیَّ حِیْنَ حَدَّثَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ حَفِظْتُ بَعْضَہٗ وَثَبَّتَنِیْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ یَزِیْدُ اَحَدُھُمَا عَلٰی صَاحِبِہٖ قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ بِضْعَ عَشْرَۃَ مِائَۃً مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَلَمَّا اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَۃِ قَلَّدَ الْھَدْیَ وَاَشْعَرَہٗ

تو آخری حصے میں نہ پڑھو۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک رات حضرت عمر بن خطاب آپ کے ہمراہ چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات دریافت کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری مرتبہ پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ تیسری مرتبہ عرض گزار ہوئے تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ اے عمر! تجھے تیری ماں روئے، تو نے تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش پیش کی لیکن ہر دفعہ تجھے جواب سے محروم رکھا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔ مجھے یہ ڈر تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے پکارا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ ڈرا کہ شاید میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو گئی۔ پھر میں نے رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی (سورۃ الفتح)، جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن اور واضح فتح فرما دی۔

سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہی تھی اور بعض حصے میں بھول گیا تھا۔ تو معمر نے مجھے پوری یاد کروا دی اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے۔ دونوں میں سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر نکلے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ فَقَالَ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللهِ.

---

١٣٣٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى

کو ہار پہنایا۔ کوہان چیر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمرے کا احرام باندھ لیا پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک شخص (بسر بن سفیان) کو قریش کی خبر لانے کے لئے بھیجا یہاں تک کہ جب غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے تو جاسوس نے آکر بتایا کہ قریش آپ کے لئے جمع ہو رہے ہیں اور انہوں نے آپ کی خاطر بہت سے لشکر اکٹھے کر لئے ہیں۔ وہ آپ سے لڑنے بیت اللہ سے روکنے اور سدِراہ بننے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو! مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال میں کیا مجھے کافروں کے اہل و عیال پر یلغار کر دینی چاہئے جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے آگے بڑھے تو خدائے عزوجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں ویسا چھوڑیں گے جیسے لڑائی سے بھاگے ہوئے۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اپنے گھروں سے بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ پس آپ اسی کی جانب قدم بڑھائیں اور جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا اللہ کا نام لے کر چل پڑو۔ (یعنی حضرت ابو بکر کی رائے سے آپ نے اتفاق فرماتے ہوئے چلنے کا حکم فرما دیا)

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے سنا۔ دونوں حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حدیبیہ کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے حوالے سے جو مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن عمرو کے درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا، جو ایک معینہ مدت کے لئے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوانی چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آ جائے اگرچہ وہ آپ کا دین ہی قبول کرے، تب بھی آپ اسے ہماری طرف

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ
وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا
وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ
يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَ
امْتَعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ
أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ
سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ
الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ
عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ
حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ
مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ
الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللّٰهُ
رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ

لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو
اس شرط کو رکھوائے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے معاہدہ و تصفیہ کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا، حالانکہ
اس کا یہ طرزِ عمل مسلمانوں پر گراں گزر رہا تھا اور وہ ناراضگی
کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ اس پر کافی گفتگو ہوتی
رہی۔ جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہ شرط بھی لکھوا دی اور حضرت ابوجندل بن سہیل کو
ان کے والد سہیل بن عمرو کی جانب اسی روز لوٹا دیا۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص بھی آتا
اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آجاتا۔
اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں،
جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں،
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے
آئیں اور وہ بالغہ تھیں۔ پس ان کے رشتہ دار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے
کہ اسے ہماری طرف لوٹا دیا جائے، یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل
فرمائی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر
نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا امتحان لیا کرتے تھے، اس
ارشادِ خداوندی کے تحت "اے غیب کی خبریں بتانے والے
(نبی) جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں"۔ ابن شہاب اپنے
چچا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں مشرکین کی جانب
وہ خرچہ لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے اپنی
بیویوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَهُ بِطُوْلِهٖ.

۱۳۴۰ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

۱۳۴۱ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ . وَقَالَ إِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۳۴۲ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ لَّا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ

ابو بصیر۔ پھر آں کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ (جب حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن زبیر سے یزید پلید کی حمایت میں برسرپیکار تھا) میں عمرہ کے ارادے سے نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو ہم وہی کچھ کریں گے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں کیا تھا۔ پس انہوں نے بھی عمرے کا احرام باندھ لیا کیونکہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا تھا جب کفار قریش آپ کے راستے میں (حدیبیہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ بیشک تمہیں اللہ کے رسول کی پیروی بہتر ہے۔ (سورہ الاحزاب، آیت ۲۱)

عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ہم نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گزارش کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بعض صاحبزادے انکی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سال عمرے کے لئے نہ جائیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حدیبیہ کے سال) نکلے تھے تو کفار قریش حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچنے دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو ذبح فرمایا اور سر مبارک منڈوایا نیز آپ کے صحابۂ کرام نے بھی سر منڈائے۔ پھر انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ، وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۱۳۳۳ - حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ إِلَى فَرَسٍ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ

اوپر واجب کر لیا ہے۔ اگر لوگ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہوئے تو میں طواف کر لوں گا اور اگر وہ حائل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) کیا تھا۔ تھوڑی دیر تو آپ چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اوپر واجب کر لئے ہیں۔ پس انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی ہی سعی کی یہانتک کہ دونوں کا احرام کھول دیا (یعنی دوالحجہ کی دسویں تاریخ کو حج اور عمرہ دونوں کا احرام کھول دیا)

نافع کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عمر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا (رضی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے، انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے روز حضرت عبداللہ کو ایک انصاری عورت سے گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تاکہ بوقت ضرورت اس پر سوار ہو کر جہاد کر سکیں اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے جبکہ حضرت عمر کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ پس حضرت عبداللہ نے پہلے بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر اس وقت جنگ کے لئے مسلح ہو رہے تھے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ چلدیے اور حضرت عبداللہ بھی ساتھ تھے اور دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس یہ ہے اصل بات جس کا بعض لوگوں نے یوں بتنگڑ بنا لیا کہ حضرت ابن عمر اپنے والد حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہونے ہوئے۔ نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لیکن درختوں کے سائے میں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ

اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ جا کر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں ؟ میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کر رہے ہیں تو میں نے بیعت کر لی ۔ جب میں اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جا کر بیعت کر لی ۔

---

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صلح حدیبیہ کے سال) عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے ۔ پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم اہل مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے تاکہ کوئی شخص آپ کو تکلیف نہ پہنچا سکے ۔

ابووائل کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن حنیف جنگ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کی وجہ اور حالات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی رائے پر نازاں نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ کے دن ابوجندل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے بس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کر دیتا لیکن اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی مشکل کام کے لئے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں تو وہ آسان ہو گیا اور اس کا وہی نتیجہ نکلتا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے لیکن اب ہم ایک گوشے سے فساد کو روکتے ہیں تو دوسرے گوشے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کے باعث سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم اس گتھی کو کیسے سلجھائیں (حالات کچھ اس درجہ الجھ گئے تھے کہ بڑے بڑے مدبر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ.

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ.

۱۳۳۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ.

## بَابٌ ۵۰۳ - قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

۱۳۳۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

حضرت بھی انہیں بچانے سے خود کو مجبور شمار کرنے لگے تھے)۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو پھر سر منڈوا لو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کونسی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جوئیں چہرے پر گرتی تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا۔ اسی بارے میں تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ سو جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ (فدیہ) دے روزے یا خیرات یا قربانی (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۶)

## عکل اور عرینہ قبائل کا ذکر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں گئے اور نبی کریم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوْا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوْا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوْا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ وَأَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى أَبِيْ قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم دودھ دینے والے جانور رکھتے ہیں کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چند دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور وہاں ان اونٹنیوں کے دودھ وغیرہ پر گزر اوقات کرتے رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب مقام حرہ کے نزدیک پہنچے تو اسلام سے منحرف ہو کر پھر کافر ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹنیوں کو لے کر دوڑ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس کرتوت کی خبر پہنچی تو آپ نے انہیں پکڑنے کے لئے کچھ آدمی روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی جائیں۔ ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرہ کے نزدیک ہی انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ اسی اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس کے بعد خیرات کرنے پر زیادہ زور دینے لگے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان، حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابو کثیر، ایوب، ابو قلابہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

حجاج صواف کا بیان ہے کہ مجھ سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی جو ابو قلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور شام کے اندر ان کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ حق ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بِالشَّامِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوْا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاَيْنَ حَدِيْثُ اَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ اِيَّايَ حَدَّثَهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور آپ سے پہلے خلفاء نے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابو قلابہ اس وقت تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ پس عنبسہ بن سعید نے کہا کہ عرینہ قبیلے والوں کے متعلق حضرت انس کی حدیث کدھر جائے گی؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبدالعزیز بن صہیب نے جو حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے اور ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اس میں عکل ہے پھر پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

بفضلہ تعالیٰ سولھواں پارہ ختم ہوا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



# پارہ ۱۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

## باب غزوۃ ذات القرد وھی الغزوۃ التی أغاروا علی لقاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل خیبر بثلاث۔

۱۳۵۰- حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا حاتم عن یزید بن أبی عبید قال سمعت سلمۃ بن الأکوع یقول خرجت قبل أن یؤذن بالأولی وکانت لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترعی بذی قرد قال فلقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف فقال أخذت لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت من أخذھا قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات یا صباحاہ قال فأسمعت ما بین لابتی المدینۃ ثم اندفعت علی وجھی حتی أدرکتھم وقد أخذوا یستقون من الماء فجعلت أرمیھم بنبلی وکنت رامیا وأقول أنا ابن الأکوع۔ الیوم یوم الرضع۔ وأرتجز حتی استنقذت اللقاح منھم واستلبت منھم ثلاثین بردۃ۔ قال وجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقلت یا نبی اللہ قد حمیت القوم الماء وھم عطاش فابعث إلیھم الساعۃ فقال یا ابن الأکوع ملکت فأسجح قال ثم رجعنا ویردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ حتی دخلنا المدینۃ۔

## باب غزوۃ خیبر

۱۳۵۱- حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک

**غزوہ ذات القرد۔** یہ غزوہ ان لوگوں سے ہوا جو غزوہ خیبر سے تین روز پہلے رسول خدا کے کچھ اونٹوں کو بھگا کر لے گئے تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے بھی پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قرد کے مقام پر چرا کرتی تھیں۔ اسی اثنا میں مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ایک غلام ملا اور اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ انہیں کون لے گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بنی غطفان کے لوگ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صباحاہ کہہ کر تین مرتبہ خوب اونچی آواز لگائی۔ پس مدینہ منورہ کے ہر گوشے میں بسنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں ان لوگوں کی جانب لپکا، یہاں تک کہ انہیں جا لیا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ پس میں نے تیر چلانے شروع کر دیے اور تیر اندازی کرتے وقت یہ کہتا رہتا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ آج ہلاکت کا دن ہے۔ ایسے ہی یہ رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان کی تین چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم بھی تشریف لے آئے اور کتنے ہی حضرات آپ کے ہمراہ تھے۔ میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ! میں نے انہیں پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے۔ پس ان کے تعاقب میں چند حضرات کو روانہ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اے ابن اکوع! جب تم نے انہیں بھگا دیا تو اب اس بات کو چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ نے م

**غزوہ خیبر**

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت سوید بن نعمان نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار ان سويد بن النعمان اخبره انه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى اذا كنا بالصهباء وهي من ادنى خيبر صلى العصر ثم دعا بالازواد فلم يؤت الا بالسويق فامر به فثري فاكل واكلنا ثم قام الى المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلى ولم يتوضأ۔

١٣٥٢ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا حاتم بن اسمعيل عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع رضي الله عنه قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى خيبر فسرنا ليلا فقال رجل من القوم لعامر يا عامر الا تسمعنا من هنيهاتك وكان عامر رجلا شاعرا فنزل يحدو بالقوم يقول ـ

اللهم لولا انت ما اهتدينا ۝ ولا تصدقنا ولا صلينا
فاغفر فداء لك ما ابقينا ۝ وثبت الاقدام ان لاقينا
والقين سكينة علينا ۝ انا اذا صيح بنا ابينا
وبالصياح عولوا علينا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا السائق قالوا عامر بن الاكوع قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبي الله لولا امتعتنا به فاتينا خيبر فحاصرناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة ثم ان الله تعالى فتحها عليهم فلما امسى الناس مساء اليوم الذي فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء توقدون قالوا على لحم قال على اي لحم قالوا لحم حمر الانسية قال النبي صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها فقال رجل يا رسول الله او نهريقها ونغسلها قال او ذاك فلما تصاف القوم كان

انہیں بتایا کہ وہ غزوہ خیبر کے لئے نبی کریم کے ہمراہ نکلے۔ یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے قریب پہنچے جو خیبر کے بالکل نزدیک ہے تو نماز عصر پڑھی۔ پھر آپ نے بچا ہوا زاد راہ لوگوں سے طلب فرمایا۔ کسی کے پاس ستوؤں کے علاوہ اور کچھ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے ستو گھول لئے گئے۔ پس آپ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر نماز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف کلی فرمائی لہٰذا ہم نے بھی کلی کر لی اور نماز پڑھی لیکن دوبارہ وضو نہیں کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے (میرے بھائی) حضرت عامر سے کہا۔ اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے۔ حضرت عامر شاعر آدمی تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے ۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار۔ کیسے بن سکتے تھے ہم بندے طاعت گزار
زندگی بھر دین پر قربان ہم ہوتے ہیں اور دشمنوں کے بالمقابل دے ہمیں صبر و قرار
ہم پر نازل کر سکینہ اے مرے رب غفور۔ کافر و منکر دین باطل سے وہ ہم پر دو کنار
حملہ آور ہم پہ ہو جاتے ہیں ظالم بار بار

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ”اللہ اس پر رحم فرمائے“۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگا کہ ان کے لئے شہادت واجب ہو گئی۔ یا نبی اللہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں ان سے اور فائدہ حاصل کر لینے دیتے۔ بہرحال ہم خیبر پہنچ گئے اور ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران زاد راہ کی قلت کے باعث بہت بھوک نے ہمیں خوب تنگ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جس روز ہم فتحیاب ہوئے اس روز شام کو ہم نے بڑی آگ جلائی تو نبی کریم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے؟ اس پر کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا۔ گوشت۔ دریافت کیا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کا۔ نبی کریم نے فرمایا۔ یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا گوشت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا.

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ. أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ.

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں۔ فرمایا چلو اس طرح کر لو۔ جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی لہٰذا دوران جنگ انہوں نے تلوار ماری تو ایک یہودی کی پنڈلی پر لگی لیکن اچٹ کر اسکی دھار انکے اپنے گھٹنے کی چپنی پر آ لگی جس کے باعث یہ جاں بحق ہو گئے۔ حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ جب واپس لوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر رسول اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں؟ نبی کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا اس نے غلط کہا۔ بیشک ان کے لئے تو دوگنا اجر ہے۔ پھر اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا۔ وہ راہ خدا میں جانفشانی کرنے والا مرد تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت خیبر کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ رات کو پہنچتے تو صبح تک ان لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب صبح کے وقت یہودی اپنی کلہاڑی اور زنبیلیں وغیرہ لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد، خدا کی قسم محمد اور انکی فوج۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کا فروں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے مقام پر ہمیں صبح ہوئی تو وہاں کے باشندے اپنی کلہاڑیاں وغیرہ لے کر باہر نکلے لیکن جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد، خدا کی قسم محمد اور ان کی فوج۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

---

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
جاءه جاء فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثانية
فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثالثة فقال
أفنيت الحمر فأمر مناديا فنادى في الناس إن الله
ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الأهلية فأكفئت
القدور وإنها لتفور باللحم.

١٣٥٥ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد
ابن زيد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال
صلى النبي صلى الله عليه وسلم الصبح قريبا
من خيبر بغلس ثم قال الله أكبر خربت خيبر
إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين
فخرجوا يسعون في السكك فقتل النبي صلى الله
عليه وسلم المقاتلة وسبى الذرية، وكان في
السبي صفية فصارت إلى دحية الكلبي ثم
صارت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فجعل
عتقها صداقها فقال عبد العزيز بن صهيب
لثابت يا أبا محمد أنت قلت لأنس ما أصدقها
فحرك ثابت رأسه تصديقا له.

١٣٥٦ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن عبد العزيز
ابن صهيب قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه
يقول سبى النبي صلى الله عليه وسلم صفية
فأعتقها وتزوجها. فقال ثابت لأنس ما أصدقها
قال أصدقها نفسها فأعتقها.

١٣٥٧ - حدثنا قتيبة حدثنا يعقوب عن
أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله
عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم التقى
هو والمشركون فاقتتلوا فلما مال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى عسكره ومال الآخرون
إلى عسكرهم وفي أصحاب رسول الله صلى الله عليه

گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ خاموش رہے۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے
لگا کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ اس دفعہ بھی خاموش رہے۔
وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو گدھے کا گوشت کھا پی کر
ختم بھی کر دیا گیا۔ پس آپ نے ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی
کردو کہ اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے
پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور اس وقت گدھوں کا بہت سا گوشت پکایا جا رہا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے نزدیک صبح کی نماز
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ادا کی پھر فرمایا اللہ اکبر
خیبر برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان
کافروں کی صبح خراب ہو جاتی ہے یعنی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ یہ سنکر
اہل خیبر گلی کوچوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم نے لڑنے کے قابل یہودیوں
کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیہ بھی تھیں
جو حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں جو بعد میں نبی کریم کی خدمت میں پیش
کر دی گئیں۔ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آزادی ہی ان کا
مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے دریافت کیا کہ ابو محمد!
آپ نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا؟
انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا
سر ہلایا۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم نے حضرت صفیہ کو قید کیا تھا پھر آزاد کر کے
ان سے نکاح کر لیا۔ پس ثابت نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں
دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر خود آپ ہیں کیونکہ
انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودی مشرکوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی
جب بوقت شام رسول اللہ اپنے لشکر میں اور دوسرے اپنی افواج
میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جو ایک
دو کافروں کو دیکھتا تو چشم زدن میں انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا
تھا۔ اس کی مجاہدانہ سرگرمی دیکھ کر بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وسلم رجل لا يدع لهم شاذة ولا فاذة إلا اتبعها يضربها بسيفه فقيل ما أجزأ منا اليوم أحد كما أجزأ فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنه من أهل النار فقال رجل من القوم أنا صاحبه قال فخرج معه كلما وقف وقف معه وإذا أسرع أسرع معه قال فجرح الرجل جرحا شديدا فاستعجل الموت فوضع سيفه بالأرض وذبابه بين ثدييه ثم تحامل على سيفه فقتل نفسه فخرج الرجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أشهد أنك رسول الله قال وما ذاك قال الرجل الذي ذكرت آنفا أنه من أهل النار فأعظم الناس ذلك فقلت أنا لكم به فخرجت في طلبه ثم جرح جرحا شديدا فاستعجل الموت فوضع نصل سيفه في الأرض وذبابه بين ثدييه ثم تحامل عليه فقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك إن الرجل ليعمل عمل أهل الجنة فيما يبدو للناس وهو من أهل النار وإن الرجل ليعمل عمل أهل النار فيما يبدو للناس وهو من أهل الجنة.

۱۳۵۸ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال شهدنا خيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل ممن معه يدعي الإسلام هذا من أهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل أشد القتال حتى كثرت به الجراحة فكاد بعض الناس يرتاب فوجد الرجل ألم الجراحة فأهوى بيده إلى كنانته فاستخرج منها أسهما فنحر بها نفسه فاشتد رجال من المسلمين فقالوا يا رسول الله

آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا دوسرا کوئی نہیں دکھا سکا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن یہ وہ دوزخی ہے۔ پس ہم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ اس کے ساتھ نکلے جب وہ ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہر جاتے اور جب وہ دوڑتا تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس (بظاہر مجاہد) شخص کو ایک گہرا زخم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی، یعنی اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اپنا سارا بوجھ تلوار پر ڈال دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس نگرانی کرنے والا شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، اور یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس کی حقیقت میں معلوم کروں گا۔ پس میں اس کی جستجو میں (اس کے ساتھ) رہا پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اور اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی تلوار کی مٹھی زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان رکھی پھر اس پر اپنا سارا بوجھ رکھ کر خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خیبر میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے بارے میں فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب جوانمردی دکھائی تا آنکہ سخت زخمی ہو گیا۔ پس بعض حضرات کو فرمانِ رسالت میں شک گزرنے لگا لیکن جب اس آدمی کو زخموں کی تکلیف نے بے قرار کیا تو اس نے اپنے ترکش میں ہاتھ ڈال کر تیر نکالا اور اسے اپنے گلے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی سے بارگاہِ رسالت کی جانب دوڑے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد گرامی کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے گلے میں تیر گھونپ کر خودکشی کر لی ہے آپ نے فرمایا اے فلاں!

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ قُمْ يَا فُلَانُ فَأَذِّنْ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شَبِيبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کھڑے ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ایمان والا بیشک اللہ تعالیٰ فاجر آدمی کے ذریعے بھی دین کی مدد فرماتا ہے۔ اسی طرح معمر، زہری، شبیب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں نبی کریم کے ہمراہ موجود تھے۔ ابن مبارک، یونس، زہری، سعید بن مسیب نے نبی کریم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ اسی طرح صالح، زہری، زبیدی، زہری، عبدالرحمن بن کعب، عبیداللہ بن کعب نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے خبر دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک تھے۔ زہری، عبیداللہ بن عبداللہ سعید بن مسیب نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔ (مذکورہ اسناد میں یہ واقعہ غزوۂ خیبر کا بیان کیا گیا ہے جبکہ بعض روایات میں غزوۂ حنین کا بتایا ہے)۔

---

**ف:** اس حدیث سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے متعلق بتا دیا ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی، اسی وجہ سے تو آپ نے جوانمردی سے جہاد کرنے والے اس مسلمان کے متعلق بتا دیا تھا کہ یہ جہنمی ہے اور اسی کے مطابق ہوا کہ وہ خودکشی کر کے جاں بحق ہوا۔ یہ واقعہ آگے حدیث ۱۲۶۱ میں بھی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید وہ منافق تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ۔

---

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي [illegible]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر حملہ آور ہوئے یا یہ فرمایا کہ جب خیبر کی جانب روانہ ہوئے تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر بلند آواز سے یہ تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر نرمی کرو تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو تو نہیں سناتے، بیشک تم اس ذات کو سناتے ہو جو سننے والی اور قریب ہے نیز وہ تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی سواری کے پیچھے تھا، پس آپ نے مجھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ [illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

١٣٦٠۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

١٣٦١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَجْزَأَ أَحَدٌ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ہیں سے ایک خزانہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور بتائیے۔ فرمایا۔ وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

یزید بن ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا، یہ مجھے غزوۂ خیبر میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آپہنچا ہے لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ (غزوۂ خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی آپس میں ٹکر ہوئی تو (شام کے وقت) ہر فریق اپنے لشکر کی جانب واپس لوٹ گیا۔ پس مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو کسی اکا دکا مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ پچھاڑ کر اسے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ! آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو جہنمی ہے۔ پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ جہنمی ہے تو ہم میں سے جنتی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ میں صورتِ حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ وہ تیز چلے یا آہستہ۔ یہاں تک کہ وہ آدمی زخمی ہوگیا۔ پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اسپر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کرلی۔ پس جائزہ لینے والے آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک ایک آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَ

ابوعمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز لوگوں کی طرف دیکھا تو ان کے اوپر رنگین چادریں تھیں، فرمایا اس وقت تو آپ حضرات خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی آشوبِ چشم کے باعث نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر انہوں اپنے دل میں کہا کہ میں نبی کریم کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں، پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس کے اگلے روز فتح پائی تھی تو آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص لیگا جس سے اللہ اور اسکا رسول محبت رکھتے ہیں اور اسکے ہاتھوں فتح ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا: یہ ہیں حضرت علی بھی تو پس آپنے جھنڈا انہیں عطا فرما دیا اور خیبر انکے ہاتھ پر فتح ہوا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دونگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی کے ساتھ گزاری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ سارے یہی تمنا لے کر آئے تھے کہ جھنڈا مجھے مل جائے۔ پس آپ نے فرمایا۔ علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا، وہ حاضرِ خدمت ہوئے تو رسول اللہ نے انکی دونوں آنکھوں میں لعابِ دہن لگا دیا اور انکے لیے دعا کی۔ پس وہ ایسے شفایاب ہوئے گویا انہیں پہلے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی نے عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں اس وقت تک ان کے ساتھ لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا تم چپکے سے انکے میدان میں جا اترو اور پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔ پس

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللهِ لأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ

خدا کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر پہنچ گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قلعہ خیبر کو فتح کرا دیا تو آپ کے سامنے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اور وہ ابھی تک عروسی لباس میں تھیں، تو نبی کریم نے انہیں اپنی زوجیت کے لئے پسند فرما لیا۔ پس انہیں لے کر چل دیئے یہاں تک کہ ہم سب صہبا کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال ہو گئیں، پس رسول اللہ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی، پھر ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس (مالیدہ) رکھ دیا گیا، اسکے بعد مجھ سے فرمایا کہ اپنے ارد گرد کے حضرات تمہیں جو ملیں انہیں بلا لو۔ پس یہی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ کے لئے اپنے پیچھے ایک چادر بچھا دی۔ پھر آپ اپنے اونٹ کے قریب بیٹھ گئے اور اپنا مبارک زانو اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ آپ کے مبارک زانو پر قدم رکھ کر سوار ہو گئیں۔

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کے راستے میں حضرت صفیہ بنت حیی کے پاس تین دن ٹھہرے تھے یہاں تک کہ ان کے ساتھ آپ نے خلوت فرمائی۔ چنانچہ یہ (آزاد ہونے اور پھر امہات المومنین میں شامل ہو جانے کے باعث) ان عورتوں میں ہو گئیں جن پر پردہ کرنا واجب ہے۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان (واپسی پر) تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی، جس میں روٹی اور گوشت وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہوا یہ کہ آپ نے حضرت بلال

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ۔

١٣٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ۔

١٣٦٩۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ۔

١٣٧٠۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

١٣٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ

کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں، پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں امہات المومنین میں شامل فرمایا گیا ہے یا کنیز بنا کر رکھا ہے؟ پھر کہنے لگے کہ اگر امہات المومنین میں شامل فرمایا گیا ہو گا تو ان سے پردہ کروایا جائے گا اور اگر انہوں سے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو کسی یہودی نے (قلعہ سے باہر) ایک توشہ دان پھینکا جس کے اندر چربی تھی، تو اسے لینے کے لئے میں لپکا، جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس حرکت پر شرم آئی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ لہسن کے بارے میں ان سے صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کی ممانعت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا (رضی اللہ عنہم)

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

نافع نے سالم بن عبد اللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ۔

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت فرمائی۔

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز بھوک نے ہمارے اوپر غلبہ کیا ہوا تھا اس وقت بعض ہماری ہانڈیاں ابل رہی تھیں اور بعض پک کر تیار ہو گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے ذرا بھی نہ کھانا اور ہانڈیاں الٹ دینا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس لئے منع فرمایا ہو کہ اس مال میں سے تا حال خمس نہیں نکالا گیا ہے، جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کے کھانے سے مطلقاً ممانعت فرمائی گئی ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھاتا ہے۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو انہیں کھانے کے لئے گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا تو اسے پکنے کے لئے چڑھا دیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن اوفیٰ رضی اللہ عنہم دونوں حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیبر کے روز جبکہ پکنے کے لئے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی تھیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیاں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَكْفِئُوا الْقُدُورَ۔

الٹ دی جائیں۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا اور پکایا ہوا گوشت پھینک دیا جائے۔ اور اس کے بعد آپ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حقیقی طور پر یہ معلوم نہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لئے منع فرمایا ہو کہ یہ لوگوں کو باربرداری کے کام آتا ہے۔ پس باربرداری کے کام آنے کی وجہ سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا یا خیبر کے روز آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

**ف:** سابقہ روایات میں ہے کہ غزوۂ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا اور منادی کروا دی تھی کہ جنہوں نے پالتو گدھوں کا گوشت پکنے کے لیے رکھا ہوا ہے وہ سلامتہ کھائیں بلکہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔ وہ احادیث حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابن ابی اوفیٰ اور حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام فرما دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حلال و حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ یہ اختیار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مرحمت ہوا تھا جن کا بیان قرآن مجید میں یوں منقول ہے۔ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (۳ : ۵۰) اس کے متعلق ہم نے اسی جلد کی حدیث ۱۰۴۳ کے تحت کچھ وضاحت کی ہے۔ جو اس سلسلے میں احادیث مطہرہ کی روشنی میں تفصیل کا خواہش مند ہو وہ چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء کے ایمان افروز، خارجیت سوز رسالے الامن والعلیٰ کا مطالعہ کرے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز مالِ غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبید اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلٰثَةُ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلٰثَةٍ وَّخَمْسِيْنَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِيْنَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَّقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ

تشریح یوں فرمائی ہے کہ جس آدمی کے پاس گھوڑا تھا اسے تین حصے اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے ایک حصہ ملا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان دونوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے خیبر کے خمس سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو حصہ مرحمت نہیں فرمایا تھا۔ (حضرت جبیر... نوفل کی اولاد سے اور حضرت عثمان عبد شمس کی اولاد تھے)۔

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی جانب ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک میں تھا اور میرے دونوں بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو رہم تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلے والوں کی تعداد پچاس سے کچھ اوپر تھی یا ترپن یا باون افراد جو میری اپنی قوم (اشعری حضرات) تھے۔ پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہماری حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس قیام پذیر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے مل کر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ پس مسلمانوں میں سے بعض لوگ یوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں ان کشتی والوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نجاشی کی جانب بھی ہجرت فرمائی تھی۔ پس حضرت حفصہ کے

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عندها فقال عمر حين رأى أسماء من هذه
قالت أسماء بنت عميس قال عمر الحبشية هذه
البحرية هذه فقالت أسماء نعم. قال
سبقناكم بالهجرة فنحن أحق برسول الله
صلى الله عليه وسلم منكم فغضبت وقالت كلا
والله كنتم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يطعم جائعكم ويعظ جاهلكم وكنا في دار أو
في أرض البعداء البغضاء بالحبشة وذلك في
الله وفي رسوله صلى الله عليه وسلم وايم الله
لا أطعم طعاما ولا أشرب شرابا حتى أذكر ما
قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن
كنا نؤذى ونخاف وسأذكر ذلك للنبي
صلى الله عليه وسلم وأسأله والله لا أكذب ولا
أزيغ ولا أزيد عليه فلما جاء النبي صلى الله عليه
وسلم قالت يا نبي الله إن عمر قال كذا وكذا
قال فما قلت له قالت قلت له كذا وكذا قال
ليس بأحق بي منكم وله ولأصحابه هجرة
واحدة ولكم أنتم أهل السفينة هجرتان
قالت فلقد رأيت أبا موسى وأصحاب السفينة
يأتوني أرسالا يسألوني عن هذا الحديث ما من
الدنيا شيء هم به أفرح ولا أعظم في أنفسهم مما
قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو بردة
قالت أسماء فلقد رأيت أبا موسى وإنه ليستعيد
هذا الحديث مني قال أبو بردة عن أبي موسى
قال النبي صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أصوات
رفقة الأشعريين بالقرآن حين يدخلون
بالليل وأعرف منازلهم من أصواتهم بالقرآن
بالليل وإن كنت لم أر منازلهم حين نزلوا
بالنهار ومنهم حكيم إذا لقي الخيل

پاس حضرت عمرؓ گئے اور حضرت اسماءؓ اس وقت وہاں موجود تھیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت اسماءؓ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ حضرت حفصہؓ نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، حبشہ کی جانب بحری سفر کرنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے جواب دیا، ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپ لوگوں سے سبقت لے گئے ہیں، پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسروں کی نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اس پر حضرت اسماءؓ نے ناراض ہو کر کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم آپ حضرات رسول اللہ کے ساتھ رہتے ہیں تھے وہ آپ کے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور بے خبر لوگوں کو نصیحت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا دور دراز جگہ حبشہ میں تھے اور یہ ساری تکلیفیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے اٹھائی جا رہی تھیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک جو آپ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کروں گی یہ کہ ہمیں اذیت پہنچائی جاتی اور ڈرایا جاتا ہے اور عنقریب میں اس بات کا نبی کریم سے ذکر کر کے آپ سے حقیقت معلوم کروں گی۔ خدا کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ اس پر کوئی اضافہ کروں گی۔ پس جب نبی کریم خود تشریف لے آئے تو یہ عرض گزار ہوئیں، یا نبی اللہ! حضرت عمرؓ یہ کہتے ہیں اور پوری بات من وعن بیان کر دی۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ پس انہوں نے جو حضرت عمرؓ کو جواب دیا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم سے زیادہ اور کوئی میرے قریب نہیں۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمہارے لئے دو ہجرتوں کا ثواب ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں کو دیکھا کہ گروہ در گروہ میرے پاس آتے اور ہر کوئی مجھ سے یہ حدیث دریافت کرتا تھا کیونکہ نبی کریم کے اس ارشاد گرامی سے بڑھ کر ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز فرحت بخش اور عظیم نہ تھی۔ ابو بردہ کا قول ہے کہ حضرت اسماء نے فرمایا، حضرت ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کو مجھ سے بار بار سنتے تھے۔ ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا میں اشعری دوستوں کی آواز سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریم پڑھتے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أو قال العدو قال لهم إن أصحابي يأمرونكم أن تنظروهم۔

۱۳۸۳۔ حدثني إسحاق بن إبراهيم سمع حفص بن غياث حدثنا بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى قال قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم بعد أن افتتح خيبر فقسم لنا ولم يقسم لأحد لم يشهد الفتح غيرنا۔

۱۳۸۴۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معاوية بن عمرو حدثنا أبو إسحاق عن مالك بن أنس قال حدثني ثور قال حدثني سالم مولى ابن مطيع أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه يقول افتتحنا خيبر ولم نغنم ذهبا ولا فضة إنما غنمنا البقر والإبل والمتاع والحوائط ثم انصرفنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى وادي القرى ومعه عبد له يقال له مدعم أهداه له أحد بني الضباب فبينما هو يحط رحل رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاءه سهم عائر حتى أصاب ذلك العبد فقال الناس هنيئا له الشهادة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلى والذي نفسي بيده إن الشملة التي أصابها يوم خيبر من المغانم لم تصبها المقاسم لتشتعل عليه نارا فجاء رجل حين سمع ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم بشراك أو بشراكين فقال هذا شيء كنت أصبته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم شراك أو شراكان من نار۔

۱۳۸۵۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا

ہوتے جاتے ہیں ان کی آوازوں سے ان کے گھروں کو پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حالانکہ میں نے دن میں ابھی ان کا گھر نہیں دیکھا ہوتا۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیبر فتح ہو چکا تھا اور ہم بعد میں پہنچے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت سے حصہ مرحمت فرمایا حالانکہ ہمارے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہیں فرمایا جو اس جہاد میں شامل نہیں تھا۔

سالم مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے خیبر کو فتح کر لیا تو مال غنیمت میں ہمیں سونا چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے اونٹ، مال و متاع اور باغات وغیرہ ملے تھے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس لوٹے اور القریٰ نامی وادی میں آئے تو آپ کے ساتھ ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدعم تھا جو آپ کی خدمت میں بنی ضباب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا۔ جس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا تو ایک تیر آیا جس کا چلانے والا نظر نہیں آتا تھا اور وہ اس غلام کو جا لگا۔ پس لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بلکہ جو چادر اس نے خیبر کے روز مال غنیمت سے تقسیم کے بغیر لے لی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑکے گی۔ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر ایک آدمی ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک دو تسمے بھی آگ ہی بن جاتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلٰكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قَدُومِ الضَّأْنِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ أَبَانُ وَأَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَالٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَنَّ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آئندہ نسلوں کے افلاس کا ڈر نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اس کا مالِ غنیمت اسی طرح مجاہدین میں تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال غنیمت تقسیم فرما دیا تھا لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آنے والی نسل اسے تقسیم کرے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مالِ غنیمت میں مجاہدین میں اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا۔

عنبسہ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مالِ غنیمت سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی نے کہا کہ انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ حضرت ابوہریرہ نے جواباً کہا کہ یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بلے پر تعجب ہے جو کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ حضرت سعید بن العاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ کا سردار بنا کر نجد کی جانب روانہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان اور ان کے ساتھی خیبر کے مقام پر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جب خیبر فتح ہو چکا تھا اور ان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان نے کہا۔ اچھا آپ کا یہ مقام ہے۔ اے بلے صاحب! کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آئے۔ نبی کریم نے فرمایا اے ابان! بیٹھ جاؤ اور پھر انہیں حصے مرحمت نہیں فرمائے گئے۔ (کیونکہ جنگ ختم ہونے کے بعد آنے والوں کو سوا اللہ کسی ایسے شخص کو خیبر کے مال سے حصہ نہیں)

عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللهِ
هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ
وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ
يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ
أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ
عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا
أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ
أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ
عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى
تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ
لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ
لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ
اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي
بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً
لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ پس حضرت ابو ہریرہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا۔ آپ پر تعجب ہے کہ بلا کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ آپ مجھ پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت (شہادت) بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل ہونے (کفر پر مرنے) سے بچا لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کی جانب (ان کے خلیفہ بنتے ہی) پیغام بھیجا اور رسول اللہ کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور فے مرحمت فرمایا تھا جو کچھ مدینہ منورہ میں تھا نیز باغ فدک اور خیبر کے خمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابو بکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں رسول اللہ کے مبارک زمانہ میں تھا اور میں ضرور اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابو بکر نے اس میں سے حضرت فاطمہ کو ذرا سا حصہ دینے سے بھی انکار فرما دیا۔ پس حضرت فاطمہ پر حضرت ابو بکر کی یہ بات گراں گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور آخری وقت تک آپ سے کلام نہیں کیا اور نبی کریم کے وصال کے بعد یہ چھ ماہ اس دنیا میں زندہ رہیں۔ جب انہوں نے وفات پائی تو ان کے خاوند حضرت علی نے انہیں رات کے وقت دفن کیا اور حضرت ابو بکر کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت فاطمہ کی زندگی میں حضرت علی کو لوگوں میں ایک خاص وجاہت حاصل تھی لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی ان کی جانب وہ توجہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابو بکر سے مصالحت کرنے اور بیعت کر لینے کی التماس کی کیونکہ مذکورہ چھ مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ پس انہوں نے حضرت ابو بکر کے لئے پیغام بھیجا کہ آپ تنہا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وحده فقال ابو بكر وما عسيتهم ان يفعلوا
بي والله لآتينهم فدخل عليهم ابو بكر فتشهد
علي فقال انا قد عرفنا فضلك وما اعطاك
الله ولم ننفس عليك خيرا ساقه الله اليك
ولكنك استبددت علينا بالامر وكنا نرى
لقرابتنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم
نصيبا حتى فاضت عينا ابي بكر فلما تكلم ابو بكر
قال والذي نفسي بيده لقرابة رسول الله
صلى الله عليه وسلم احب الي ان اصل من
قرابتي واما الذي شجر بيني وبينكم من هذه
الاموال فلم آل فيها عن الخير ولم اترك امرا
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه
فيها الا صنعته فقال علي لابي بكر موعدك
العشية للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر
رقي على المنبر فتشهد وذكر شان علي وتخلفه
عن البيعة وعذره بالذي اعتذر اليه ثم
استغفر وتشهد علي فعظم حق ابي بكر وحدث
انه لم يحمله على الذي صنع نفاسة على ابي
بكر ولا انكارا للذي فضله الله به ولكنا نرى
لنا في هذا الامر نصيبا فاستبد علينا فوجدنا
في انفسنا فسر بذلك المسلمون وقالوا اصبت
وكان المسلمون الى علي قريبا حين راجع
الامر المعروف۔

۱۳۹۰۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا
حرمي حدثنا شعبة قال اخبرني عمارة عن عكرمة
عن عائشة رضي الله عنها قالت لما فتحت خيبر
قلنا الآن نشبع من التمر حدثنا الحسن حدثنا
قرة بن حبيب حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله
ابن دينار عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما

کوئی دوسرا ادھر ہو کیونکہ حضرت عمر کی موجودگی کو یہ ان دونوں پسند نہیں فرماتے
تھے حضرت عمر کہنے لگے نہیں خدا کی قسم آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا
چاہیے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ مجھے ان سے کسی قسم کا خدشہ نہیں ہے اس لئے
خدا کی قسم میں انکے پاس ضرور جاؤں گا۔ پس حضرت ابوبکر انکے پاس تشریف لے
گئے حضرت علی نے اللہ اور رسول کی شہادت دی اور کہا۔ بیشک جو فضیلت
اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم نے اچھی طرح پہچان لی اور اس
بھلائی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمائی ہمیں کوئی حسد نہیں لیکن اس
بارے میں آپ نے ہمارے اوپر زیادتی کی ہے کیونکہ رسول اللہ کی قرابت کے باعث
ہمارا بھی اس میں حصہ ہے۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر کی آنکھوں سے آنسو جاری
ہو گئے پھر جب سلسلۂ گفتگو شروع ہوا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا قسم اس ذات
کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ کی قرابت کے ساتھ سلوک کرنا
مجھے اپنی قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ عزیز ہے میرے اور آپ
حضرات کے درمیان جو اموال کے بارے میں اختلاف ہے تو میں نے اس سلسلے میں
بھلائی کا دامن نہیں چھوڑا اور جس طرح رسول اللہ کو انہیں خرچ کرتے ہوئے
دیکھا تھا اس معاملہ کو ترک نہیں کیا بلکہ اسی طرح کیا ہے حضرت علی نے کہا کہ میں
آپ سے دوپہر کے بعد بیعت کا وعدہ کرتا ہوں جب حضرت ابوبکر نماز ظہر ادا کر چکے
تو منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اسکے بعد تشہد پڑھ کر حضرت علی کے اوصاف بیان فرمائے
اور انکے بیعت نہ کرنے کی وجوہات اور عذر بیان کئے۔ اسکے بعد حضرت علی نے
استغفار اور تشہد پڑھا اور اسکے بعد حضرت ابوبکر کی عظمت اور انکا حق بیان
فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ میں نے جو اب تک حضرت ابوبکر سے بیعت نہیں کی تھی
اسکی یہ وجہ نہیں تھی کہ مجھے ان سے کوئی حسد تھا یا اللہ نے انہیں جس فضیلت
اور بزرگی سے نوازا ہے مجھے اسکا انکار تھا۔ بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ امر خلافت میں
ہمیں بھی رائے دینے کا کچھ حق حاصل ہے وہ ہمیں نظر انداز کر کے خود مختار بن بیٹھے
عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے فرمایا:۔ جب خیبر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ
اب شکم سیر ہو کر کھجوریں کھایا کریں گے — عبدالرحمٰن
بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت
کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا
خیبر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی شکم سیر ہو کر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ مَا شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ۔

☆ بَابٌ۵۰۷ اِسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ۔

١٣٩١۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ مِثْلَهُ۔

☆ بَابٌ۵۰۸ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ خَيْبَرَ۔

١٣٩٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

☆ بَابٌ۵۰۹ الشَّاةِ الَّتِيْ سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٣٩٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کھانا نہیں کھایا تھا۔

## رسولِ خدا کا اہلِ خیبر پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ ہم دو صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور ان اچھی کھجوروں کو درہموں سے خرید لیا کرو۔ حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ دونوں حضرات سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے انصاری بھائیوں میں سے کسی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

## رسولِ خدا کا اہلِ خیبر سے معاملہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دی کہ وہ کھیتی باڑی کریں اور اپنی محنت و مشقت وغیرہ کے بدلے میں پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

## خیبر میں رسولِ خدا کو زہر آلودہ گوشت کھلایا گیا۔

اس واقعہ کی عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ۔

## ☆ باب ۱۰۵ غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

## ☆ باب ۱۰۶ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَذَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا۔ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ

میں ہدیہ کے طور پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔

## غزوۂ زید بن حارثہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ اس پر بعض حضرات معترض ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ آج تم اسامہ کے امیر بننے پر اعتراض کر رہے ہو جیسا اس سے پہلے تم نے ان کے والد ماجد حضرت زید کے امیر بنانے پر بھی اعتراض کیا تھا حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے پوری طرح اہل تھے اور مجھے وہ سب لوگوں سے پیارے تھے اور ان کے بعد مجھے یہ (حضرت اسامہ) سب لوگوں سے پیارے ہیں۔

## عمرۃ القضاء کا ذکر۔

اس کی رسول خدا سے حضرت انس نے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذی القعدہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ آپ کے داخلے کے راستے میں رکاوٹ بن گئے۔ یہاں تک کہ ان کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوئی کہ اگلے سال آپ تین دن یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو اس میں تحریر کر دیا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ سے معاہدہ ہوا۔ اس پر وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپ کے راستے میں ذرا بھی رکاوٹ نہ ڈالتے، البتہ آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ نہیں، خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ نے صلح نامہ لے لیا حالانکہ آپ اچھی طرح لکھنا جانتے نہ تھے لیکن آپ نے تحریر فرما دیا کہ یہ محمد بن عبداللہ کا صلح نامہ ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں گے ماسوائے تلوار کے جو نیام میں ہوگی اور اگر یہاں کا کوئی باشندہ ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے نہیں لے جائیں گے اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے نہیں روکیں گے۔ جب اگلے سال آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور تین روز کی مدت پوری ہو گئی تو قریش حضرت علی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت پوری ہو گئی ہے۔ جب نبی کریم وہاں سے چل دیئے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی آپ کے پیچھے چچا جان، چچا جان کہتی ہوئی آ رہی تھی۔ پس حضرت علی نے اسے اپنے پاس بلا لیا، پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ سے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أتوا عليًا فقالوا قل لصاحبك اخرج عنا فقد مضى الأجل فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فتبعته ابنة حمزة تنادي يا عم يا عم فتناولها علي فأخذ بيدها وقال لفاطمة عليها السلام دونك ابنة عمك حملتها فاختصم فيها علي وزيد وجعفر قال علي أنا أخذتها وهي ابنة عمي وقال جعفر ابنة عمي وخالتها تحتي وقال زيد ابنة أخي فقضى بها النبي صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الأم وقال لعلي أنت مني وأنا منك وقال لجعفر أشبهت خلقي وخلقي وقال لزيد أنت أخونا ومولانا وقال علي ألا تتزوج بنت حمزة قال إنها ابنة أخي من الرضاعة.

کہا کہ یہ آپ کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ پس اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کے بارے میں حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر کے درمیان نزاع ہوا۔ حضرت علی کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر کہتے تھے کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریم نے اس کی خالہ کے پاس رہنے کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ حضرت علی ایک دفعہ حضور کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

٭ ٭ ٭

١٣٩٦۔ حدثني محمد بن رافع حدثنا سريج حدثنا فليح ح وحدثني محمد بن الحسين بن إبراهيم قال حدثني أبي حدثنا فليح بن سليمان عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج معتمرا فحال كفار قريش بينه وبين البيت فنحر هديه وحلق رأسه بالحديبية وقاضاهم على أن يعتمر العام المقبل ولا يحمل سلاحا عليهم إلا سيوفا ولا يقيم بها إلا ما أحبوا فاعتمر من العام المقبل فدخلها كما كان صالحهم فلما أن أقام بها ثلاثا أمروه أن يخرج فخرج.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال عمرے کے ارادے سے نکلے تو آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پس آپ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قربانی ذبح فرمائی اور سر منڈوایا۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جا سکتا ہے اور ہتھیار پہن کر کوئی نہ آئے ماسوائے تلوار کے اور یہاں اتنے دن ٹھہریں جتنے دن قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپ نے عمرہ کیا۔ پس آپ مکہ مکرمہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے میں لکھا گیا تھا۔ جب تین دن گزر گئے۔ تو ان لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا، پس آپ چلے آئے۔

١٣٩٧۔ حدثني عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن مجاهد قال دخلت أنا وعروة بن الزبير المسجد فإذا عبد الله بن عمر رضي الله عنهما جالس إلى حجرة عائشة ثم قال كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہ نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مرتبہ عمرہ کیا تھا؟ فرمایا چار دفعہ۔ پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ کے مسواک کرنے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ أَرْبَعًا ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

کی آواز سنی تو عروہ عرض گزار ہوئے۔ اے ام المومنین! کیا آپ نے سن لیا جو ابو عبدالرحمٰن فرما رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مقدسہ میں چار عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز عمرہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو چھپا رکھا تھا تاکہ مشرکین اور ان کے لڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچا سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مکہ مکرمہ میں ورود مسعود ہوا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ طیبہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں (طواف) میں اکڑ کر چلنا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔ آپ نے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے کے باعث نہیں دیا تھا۔ حضرت ابن عباس کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے اکڑ کر چلنے کے لیے فرمایا تھا تاکہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہ قعیقعان کے سامنے کھڑے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی غرض سے سعی فرمائی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ
وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَأَبَانُ
ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ
فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

## باب ۵۱۲ غَزْوَةُ مُوْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَ
هُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَ
ضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَعْنِي ظَهْرَهُ أَخْبَرَنَا
أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلَ
زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ
فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي
الْقَتْلَى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ
مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ
قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ
زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے حالت احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں۔ ابن اسحاق، ابن ابی نجیح، ابان بن صالح، عطاء، مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے عمرۃ القضاء میں نکاح کیا تھا۔

## سرزمین شام میں غزوہ موتہ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شامل تھا، تو ہم نے حضرت جعفر بن ابو طالب کو تلاش کیا، انہیں میں نے ان کو شہدا میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوّے سے زیادہ زخم تھے۔

...........

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے آپ کی چشمان مبارک اشک بار تھیں یہاں تک کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح مرحمت فرمادی۔

عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابن حارثہ، حضرت جعفر بن ابو طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج و غم کے آثار نمایاں تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ حضرت جعفر کے گھر ان کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ آدمی گیا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ آپ نے پھر وہی حکم دیا، پس وہ گیا اور پھر آ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم! انہوں نے تو ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم! تم نہ تو انہیں روکنے پر قادر ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا چھوڑتے ہو۔

عامر شعبی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے "اے دو پروں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو"۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی صحیح سالم رہ سکی تھی۔

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يحيى بن إسماعيل قال حدثني قيس قال سمعت خالد بن الوليد يقول لقد دق في يدي يوم مؤتة تسعة أسياف وصبرت في يدي صفيحة لي يمانية۔

۱۴۰۸۔ حدثني عمران بن ميسرة حدثنا محمد بن فضيل عن حصين عن عامر عن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال أغمي على عبد الله بن رواحة فجعلت أخته عمرة تبكي واجبلاه واكذا واكذا تعدد عليه فقال حين أفاق ما قلت شيئا إلا قيل لي آنت كذلك۔

۱۴۰۹۔ حدثنا قتيبة حدثنا عبثر عن حصين عن الشعبي عن النعمان بن بشير قال أغمي على عبد الله بن رواحة بهذا فلما مات لم تبك عليه۔

## باب ۳۱۱ بعث النبي صلى الله عليه وسلم أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة۔

۱۴۱۰۔ حدثني عمرو بن محمد حدثنا هشيم أخبرنا حصين أخبرنا أبو ظبيان قال سمعت أسامة بن زيد رضي الله عنهما يقول بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الحرقة فصبحنا القوم فهزمناهم ولحقت أنا ورجل من الأنصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا إله إلا الله فكف الأنصاري فطعنته برمحي حتى قتلته فلما قدمنا بلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا أسامة أقتلته بعد ما قال لا إله إلا الله قلت كان متعوذا فما زال يكررها حتى تمنيت أني لم أكن أسلمت قبل ذلك اليوم۔

۱۴۱۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حاتم عن يزيد بن أبي عبيد قال سمعت سلمة

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھوں (لڑتے لڑتے) ٹوٹ گئی تھیں اور صرف ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی میرے ہاتھ میں باقی رہ سکی تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہوگئے تو ان کی ہمشیرہ حضرت عمرہ (حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ) یہ کہہ کر رونے لگیں:۔ ہائے پہاڑ جیسا بھائی ہائے ایسا بھائی، یعنی ان کے اوصاف بیان کرکے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ جیسا تم میرے متعلق کہتی تھیں تو فرشتے مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہوگئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کرکے فرمایا، لیکن جب وہ شہید ہوئے تو یہ ان پر نہ روئیں۔

## حرقات قوم کی سرکوبی کے لیے اسامہ بن زید کا تقرر۔

یہ لوگ قبیلہ جہینہ والے تھے۔

ابوظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرقہ کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ پس ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کرکے انہیں شکست دی۔ اسی دوران میں اور ایک انصاری آدمی ایک کافر کا تعاقب کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جا کر گھیرا تو وہ کہنے لگا:۔ لا الہ الا اللہ۔ پس انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے کا وار کرکے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا:۔ اے اسامہ! تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا! میں عرض گزار ہوا کہ وہ بچنے کی خاطر ایسا کہہ رہا ہوگا، لیکن آپ برابر یہی فرماتے رہے۔ پس میں از راہ ندامت یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں اب تک مسلمان

یزید بن ابوعبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے سات غزوات

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بن الاكوع يقول غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعوث تسع غزوات مرة علينا ابوبكر ومرة علينا اسامة وقال عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي عن يزيد بن ابي عبيد قال سمعت سلمة يقول غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعث تسع غزوات علينا مرة ابوبكر ومرة اسامة۔

١٢١٢۔ حدثنا ابو عاصم الضحاك بن مخلد حدثنا يزيد عن سلمة بن الاكوع رضي الله عنه قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وغزوت مع ابن حارثة استعمله علينا۔

١٢١٣۔ حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا حماد بن مسعدة عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات فذكر خيبر والحديبية ويوم حنين ويوم القرد قال يزيد ونسيت بقيتهم۔

## باب ١٢٧٥ غزوة الفتح وما بعث حاطب بن ابي بلتعة الى اهل مكة يخبرهم بغزو النبي صلى الله عليه وسلم

١٢١٤۔ حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار قال اخبرني الحسن بن محمد انه سمع عبيد الله بن ابي رافع يقول سمعت عليا رضي الله عنه يقول بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد فقال انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها قال فانطلقنا تعادى بنا خيلنا حتى اتينا الروضة فاذا نحن بالظعينة قلنا لها اخرجي الكتاب قالت ما معي كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب او لنلقين

میں شریک رہنے کا شرف ملا ہے اور آپ نے جو لشکر کسی مہم کے لیے روانہ فرمائے ایسی نو جنگوں میں شمولیت کی ہے۔ چنانچہ ان میں کبھی حضرت ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ کو۔ دوسری سند کے ساتھ یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا ہے اور دیگر مہمات کے لیے جو آپ نے لشکر روانہ فرمائے ایسے نو غزوات میں شریک ہو چکا ہوں۔ ان میں کبھی ہم پر حضرت ابوبکر صدیق کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید کو۔

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے اور اس غزوہ میں بھی شریک تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ کو ہمارا امیر بنایا۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سات غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جن میں سے خیبر، حدیبیہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ ذات القرد کا ذکر کیا اور یزید بن ابو عبید نے کہا کہ باقی کے نام میں بھول گیا ہوں۔

## فتح مکہ کا بیان۔

رسول اللہ کے آنے کی حاطب بن ابو بلتعہ نے کفار مکہ کو خبر پہنچائی تھی۔

عبید اللہ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو بھیجا کہ روضۂ خاخ جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے۔ پس اس سے وہ خط لے آؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کر رہے تھے، یہاں تک کہ ہم روضۂ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کجاوہ نشین عورت کو دیکھا۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر اس نے اپنے بالوں میں سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے وہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الثياب قال فأخرجته من عقاصها فأتينا به
رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا فيه من
حاطب بن أبي بلتعة إلى ناس بمكة من المشركين
يخبرهم ببعض أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا حاطب
ما هذا؟ قال يا رسول الله لا تعجل علي إني كنت
امرأ ملصقا في قريش يقول كنت حليفا ولم
أكن من أنفسها وكان من معك من المهاجرين
من لهم قرابات يحمون أهليهم وأموالهم فأحببت
إذ فاتني ذلك من النسب فيهم أن أتخذ عندهم
يدا يحمون قرابتي ولم أفعله ارتدادا عن ديني
ولا رضا بالكفر بعد الإسلام فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أما إنه قد صدقكم فقال
عمر يا رسول الله دعني أضرب عنق هذا المنافق
فقال إنه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله
اطلع على من شهد بدرا فقال اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لكم فأنزل الله السورة يا أيها الذين
آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء تلقون
إليهم بالمودة إلى قوله فقد ضل سواء السبيل -

## باب ٥١٥ غزوة الفتح في رمضان

١٢١٥ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا
الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال
أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن ابن
عباس أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
غزا غزوة الفتح في رمضان - قال وسمعت ابن
المسيب يقول مثل ذلك وعن عبيد الله أن ابن
عباس رضي الله عنهما قال، صام رسول الله
صلى الله عليه وسلم حتى إذا بلغ الكديد الماء
الذي بين قديد وعسفان أفطر فلم يزل

حضرت حاطب ابن ابو بلتعہ نے بعض مشرکین مکہ کی جانب لکھا تھا اور اس میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ تم نے کیا کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ فرمایئے۔ میں قریش میں رہنے کے باعث ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں، جبکہ مہاجرین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو اور وہ ان کے (چھوڑے ہوئے) جان مال کی حفاظت کرتا ہے۔ چونکہ میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کردوں جس کے باعث میرے قرابت دار ان کے شر سے محفوظ ہو جائیں لہٰذا میں نے مسلمان ہونے کے بعد ارتداد یا کفر سے راضی ہونے کے باعث ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال پر مطلع ہوتے ہوئے غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں سے فرما دیا کہ تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور پھر یہ سورت نازل فرمائی: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا... الی آخرہ (سورۂ ممتحنہ، آیت پہلی)

## غزوۂ فتح مکہ جو رمضان المبارک میں ہوا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ فتح کو رمضان شریف کے مہینے میں کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے بھی ایسا ہی سنا ہے ــــ عبیداللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ کدید کے چشمے پر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان واقع ہے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور اس کے بعد آپ نے اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھا راحت کی آسانی کے پیش نظر کیونکہ سفر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّامِ أَفْطِرُوا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ

میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ کو فتح کرنے کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو ساڑھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی جانب چل پڑے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور شمع رسالت کے پروانے بھی برابر روزے رکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کدید کے مقام پر پہنچ گئے جو عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ پس آپ نے روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی۔ زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل (کو لے کر اس) کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں حنین کی جانب نکلے اور اس وقت مجاہدین حضرات کا حال مختلف تھا یعنی بعض حضرات نے روزہ رکھا ہوا تھا جبکہ بعض نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری کی پیٹھ پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگوایا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی جانب دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو ——— عبد الرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال نکلے ——— نیز حماد بن زید، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کیا۔ جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ اپنی آنکھوں سے (دیکھ کر روزہ نہ رکھیں)۔ پس آپ نے مکہ معظمہ پہنچنے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ. قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

## بَابُ ۲۱۵ أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هَذِهِ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ۔ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ. قَالَ هَذِهِ غِفَارُ قَالَ مَا لِي وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔ وَمَرَّتْ سُلَيْمُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔ حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

تک روزے نہ رکھے۔ طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزے رکھے ہیں اور چھوڑے بھی ہیں تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے۔

## فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے تو قریش کو بھی آپ کی آمد کا پتہ لگ گیا۔ پس ابوسفیان بن حرب حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ باہر نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صورت حال معلوم کریں۔ پس جب یہ چلتے چلتے مر الظہران کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جلائی جا رہی ہے جیسے عرفہ کے روز جلائی جاتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا:۔ یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔ بدیل بن ورقہ نے کہا کہ آگ بنی عمرو نے جلائی ہوگی۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو کی تعداد تو اس سے بہت کم ہے۔ اتنی دیر میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ دستے نے دیکھ لیا اور انہیں پکڑ کر لے گئے اور انہیں پکڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ جب لشکر اسلام چل پڑا تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکر اسلام کی بالکل تنگ گزرگاہ پر کھڑا رکھو تاکہ مسلمانوں کی قوت کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کر سکے۔ پس حضرت عباس انہیں ایسی جگہ لے کر کھڑے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو دستوں کی شکل میں تھے۔ جب ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابوسفیان کہنے لگے کہ میری قبیلہ غفار سے تو لڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلہ جہینہ گزرا، تب بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی کہا سنا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا پہلے دیکھا نہ تھا۔ تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے:۔ اے ابوسفیان! آج کا دن قتل عام کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ. ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ. فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ. أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ. قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ. قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ. قَالَ عُرْوَةُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ. قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا. فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ.

١٢٢٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ. وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.

١٢٢١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ

ابوسفیان کہنے لگے۔ اے عباس! تباہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک دستہ آیا جو تمام دستوں سے چھوٹا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں بنفس نفیس جلوہ افروز تھے اور ساتھ میں صحابہ اصحاب تھے۔ اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم حضرت زبیر بن عوام نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گذرے تو عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے یہ کچھ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے۔ آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجون کے مقام پر اسلام کا پرچم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔ عروہ: نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت عباس سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام سے دریافت کیا کہ اے ابو عبداللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا تھا کہ وہ مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب یعنی کداء کی طرف سے شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود یعنی مکہ معظمہ میں کدا کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ اس روز حضرت خالد کے دستے سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت حبیش بن اشعر اور دوسرے حضرت کرز بن جابر فہری تھے۔

❊ ❊ ❊

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور خوش الحانی سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ معاویہ بن قرۃ کہتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے اردگرد لوگوں کے جمع ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی سے پڑھنے لگوں جیسے آپ نے تلاوت فرمائی تھی۔

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے گزارش کی، یا رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ. قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّتَهُ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے؟ اس کے بعد فرمایا، لیکن مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں ہوتا — زہری سے پوچھا گیا کہ ابو طالب کی وراثت کس کو ملی تھی؟ انہوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو (حضرت جعفر اور حضرت علی مسلمان ہونے کے باعث وارث نہ ہے) — معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہریں گے والی بات حج کے موقع کی ہے جبکہ یونس کی روایت میں نہ حج کا ذکر ہے اور نہ فتح مکہ کا۔

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالٰے نے ہمیں فتح سے نوازا تو ان شاء اللہ تعالٰے اپنا قیام خیف میں ہوگا، جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کے حلف اٹھائے تھے۔

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

۱۴۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ. قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا.

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود رکھا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔

۱۴۲۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرداگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ. جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ.

۱۳۲۶- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ

آپ انہیں چھڑی مارتے جو دست مبارک میں تھی اور فرماتے جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ اور باطل نہ اب سرے سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

٭ ٭ ٭

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رک گئے کیونکہ اس میں جھوٹے معبود (بت) رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کے نکالنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر دیئے رکھے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سنبھالے۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان بزرگوں نے ہرگز پانسے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں تکبیر کہی لیکن اس کے اندر نماز پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح معمر نے ایوب سے روایت کی ہے۔

## رسول خدا کا مکہ میں بلند جانب سے داخلہ۔

لیث، یونس، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونچی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سواری پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا ہوا تھا اور حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ آپ کے ہمراہ تھے۔ یہاں تک کہ آپ مسجد حرام میں داخل ہوگئے۔ پھر آپ نے بیت اللہ کی چابیاں لانے کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر ٹھہرے۔ جب باہر نکلے تو دوسرے حضرات بھی ادھر لپکے اور سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں تو انہوں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی تھی تو انہوں نے اس جگہ کی جانب اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لَہٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ
فَنَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَہٗ کَمْ صَلّٰی مِنْ سَجْدَۃٍ۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ خَارِجَۃَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ
اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ الَّتِیْ
بِاَعْلٰی مَکَّۃَ تَابَعَہٗ اَبُوْ اُسَامَۃَ وَوُھَیْبٌ فِیْ کَدَاءٍ۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰی مَکَّۃَ مِنْ کَدَاءٍ۔

## ☆ بَابُ ۵۱۸ مَنْزِلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ
عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی مَا اَخْبَرَنَا اَحَدٌ اَنَّہٗ رَاَی
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی غَیْرَ اُمِّ ھَانِیٍٔ
فَاِنَّھَا ذَکَرَتْ اَنَّہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اغْتَسَلَ فِیْ
بَیْتِھَا ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ اَرَہٗ صَلّٰی
صَلَاۃً اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

## ☆ بَابُ ۵۱۹

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ
مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحٰنَکَ
اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ
عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ. کَانَ عُمَرُ یُدْخِلُنِیْ
مَعَ اَشْیَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُھُمْ. لِمَ تُدْخِلُ ھٰذَا
الْفَتٰی مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِّثْلُہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ مِمَّنْ

رہ گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے تھے جو مکہ مکرمہ کا بالائی حصہ ہے۔ اسی طرح ابو اسامہ اور وہیب نے کداء کی جانب سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ کداء کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

## فتح کے روز رسول خدا کی جائے قیام۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہمیں کسی نے ایسا کوئی شخص نہیں بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ پس انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے روز آپ نے ان کے گھر غسل فرمایا، پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ نے رکوع اور سجدے تو پوری طرح ادا فرمائے تھے۔

## فتح مکہ رسول خدا کی وفات کا پیغام تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں یوں کہا کرتے تھے: اے اللہ، ہمارے رب! تو پاک ہے اور اے اللہ! ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تو میری مغفرت فرما۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر مجھے بدری اکابر کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ اس نوجوان کو ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ یہ تو ہماری اولاد کے برابر ہے؟ فرمایا، یہ ان حضرات میں شامل ہے جنہیں آپ اہل علم شمار کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ نے انہیں بلایا اور ان کے ساتھ مجھے بھی بلالیا۔ میں تو یہی سمجھ سکا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَدْ عَلِمْتُمْ. قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رُئِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي. فَقَالَ مَا تَقُولُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِي أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا. فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَذَاكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا. قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ. فَتْحُ مَكَّةَ فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا. قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

١٢٣. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

بحوالہ کر مجھے اُس روز انہیں دکھانے کے لیے بلایا گیا تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جب نصر اللہ والفتح میں آخر تک تلاوت فرمائی تو محبوب نے شرکاء کو داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ اللہ کے دین میں فوج در فوج۔ حضرت عمر کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں اللہ کی حمد بیان کرنے اور مغفرت چاہنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ اس نے ہماری مدد فرمائی اور فتح سے نوازا ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں یا کہ بعض بزرگوں نے اپنی مہر سکوت توڑی ہی نہیں۔ پس آپ نے مجھ سے فرمایا، اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا پیغام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا کہ جب اللہ کی مدد آ گئی اور فتح یعنی فتح مکہ۔ آپ کے وصال کی علامت ہے، لہٰذا پاکی بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جو کچھ تم جانتے ہو میں بھی اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید (یزید پلید کی جانب سے حاکم مدینہ) سے کہا جبکہ وہ مکہ مکرمہ کی جانب (حضرت عبداللہ بن زبیر کے مقابلے پر) فوجیں روانہ کر رہا تھا کہ اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سناؤں جو حضور نے فتح مکہ کے دوسرے روز فرمایا جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا اور کلام فرماتے وقت میں حبیب خدا کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ بے شک مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور اس کو کسی آدمی نے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس کے اندر خون بہائے یا اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کو حجت بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایسا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جبکہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور اپنے رسول کو بھی تھوڑی سی دیر کے لیے اجازت دی تھی، پھر اس کی حرمت حسب سابق لوٹ آئی تھی جو آج تک قائم ہے۔ پس حاضرین کو چاہیے کہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ پس حضرت ابو شریح سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا۔ اس نے کہا تھا کہ اے ابو شریح! اس بات کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی گنہگار، خون کر کے بھاگنے والے اور معصیت

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



١٢٣٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ ☆ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

## بَابُ ٥٢٠ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ۔

١٢٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ۔

١٢٣٥- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

١٢٣٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا۔

## ☆ بَابُ ٥٢١ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

١٢٣٧- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام فرما دیا ہے۔

## فتح مکہ کے وقت رسول خدا کی رہائش گاہ

یحییٰ بن ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فتح مکہ کے وقت) دس روز تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے (یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مروی ہے)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں انیس روز قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔ (فرضوں کی)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اس میں انیس روز تک ہم قصر نمازیں ہی پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں کے اندر تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اور ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

## فتح مکہ کے اثرات

اس کی لیث، یونس، ابن شہاب، حضرت عبد اللہ بن صعیر نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے دست شفقت پھیرا۔

زہری نے حضرت سنین ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب کے پاس تھے، تو حضرت ابو جمیلہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے وقت میں بھی آپ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ؟ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللَّهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ وَكَأَنَّمَا يُغْرَى فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ: صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا۔ وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ۔ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ۔

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ

کے ہمراہ نکلا تھا۔

ایوب سختیانی فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن سلمہ سے ملا اور ان کے اسلام لانے کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک ایسے چشمے کے پاس رہتے تھے جہاں سے لوگوں کی گزرگاہ تھی۔ جب ہمارے پاس سے قافلے گزرتے تو ہم ان سے لوگوں کے حالات پوچھتے اور دریافت کرتے کہ اس شخص (حبیب پروردگار) کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتے کہ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر وحی آتی ہے یا اس پر یہ وحی آتی ہے . . . . . . . . تو میں اس کلام کو زبانی یاد کر لیتا تھا۔ اہل عرب اسلام قبول کرنے کے بارے میں واقعۂ فتح کے منتظر تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں اور ان کی قوم (کفار قریش) کو آپس میں نمٹ لینے دو، اگر وہ اپنی قوم پر غالب آگیا تو سچا نبی ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ ہو چکا تو ہر قوم اسلام لانے میں سبقت لے جانا چاہتی تھی چنانچہ میرے والد محترم بھی چاہتے تھے کہ ہماری قوم جلد از جلد مسلمان ہو جائے۔ پس جب وہ مسلمان ہو کر لوٹے تو فرمانے لگے کہ خدا کی قسم، میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں، پھر بتایا کہ وہ اس طرح نماز پڑھتے ہیں اور فلاں فلاں اوقات میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان کہے اور پھر ایک وہی نماز میں امامت کا فریضہ ادا کرے جس کو دوسروں سے قرآن کریم زیادہ یاد ہو۔ ہماری قوم نے جب یہ چیز دیکھی تو ان میں مجھ سے زیادہ قرآن کسی کو یاد دکھائی نہ دیا کیونکہ میں قافلے والوں میں سے سیکھ لیا کرتا تھا انہیں لوگوں نے امامت کے لئے مجھے آگے کر دیا جبکہ میری عمر چھ یا سات سال تھی۔ چونکہ میرے جسم پر صرف ایک چادر ہوتی تھی، لہٰذا جب میں سجدے میں جاتا تو چادر اوپر کو چڑھ جاتی۔ چنانچہ قبیلے کی ایک عورت نے لوگوں سے کہا: آپ حضرات ہم سے اپنے قاری صاحب کے سرین کیوں نہیں چھپاتے؟ پس انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے ایک قمیض

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر نے روایت کی۔ وہ فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے دم آخر اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا تھا کہ میرے بعد زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کو تم اپنی تحویل میں رکھنا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے (ناجائز تعلقات کے تحت) جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جلوہ افروز تھے تو حضرت سعد بن

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِي هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ۔

۱۲۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ؟ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ - فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ

ابی وقاص نے زمعہ کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آ گئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص عرض گزار ہوئے کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا کہ ان کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ زمعہ کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کے اس لڑکے کو غور سے دیکھا تو باقی لوگوں سے وہ عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! اسے تم لے لو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ زمعہ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ دیکھا تھا۔ ابن شہاب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لیے پتھر یعنی اسے رجم کیا جائے گا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو بلند آواز سے بیان فرمایا کرتے تھے

+ + +

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فتح مکہ کے وقت ایک عورت نے چوری کی، تو اس کی قوم حضرت اسامہ بن زید کی جانب سفارش کے لیے ٹوٹ پڑی۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسامہ نے اس بارے میں کچھ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا، فرمایا کیا تم مجھ سے اللہ کی حدوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہو؟ حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے۔ شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے شایاں ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی طاقتور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کا مرتکب ہوتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النَّاسَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر بعد میں اس نے اچھی طرح توبہ کرلی اور اس نے نکاح کرکے اپنی احتیاج پوری کرلی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس آگاہے لگاہے آتی رہتی تھی اور اگر اس کی کوئی حاجت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کردیا کرتی۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُجَاشِعٌ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخِيْ بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُكَ بِاَخِيْ لِتُبَايِعَهٗ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ اَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيْهَا. فَقُلْتُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهٗ؟ قَالَ اُبَايِعُهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ اَكْبَرَهُمَا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ۔

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی (مجالد) کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی کو لے کر آپ کی بارگاہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو مہاجرین نے لوٹ لیا۔ میں نے عرض کی۔ پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ فرمایا اسلام، ایمان اور جہاد پر۔ اس کے بعد میں (ابو عثمان) ان دونوں کے بڑے بھائی حضرت ابو معبد سے ملا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ مجاشع نے درست کہا ہے۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ انْطَلَقْتُ بِاَبِيْ مَعْبَدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهٗ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا اُبَايِعُهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ اَنَّهٗ جَاءَ بِاَخِيْهِ مُجَالِدٍ۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت مجاشع بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں ابو معبد کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لے لی جائے آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہوگئی، ہاں میں اسلام اور جہاد پر بیعت لے لیتا ہوں پھر میں (ابو عثمان) ابو معبد سے ملا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ مجاشع نے صحیح کہا ہے۔ خالد، ابو عثمان نے حضرت مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجالد کو لے کر حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُهَاجِرَ اِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَاِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَاِلَّا رَجَعْتَ

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں شام کی جانب ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہوگئی اب تو جہاد ہے۔ پس جاؤ اور اپنے دل میں جو جذبہ دیکھو تو اسے کرلینا ورنہ خاموش ہو بیٹھنا۔ شعبہ، ابو بشر
[illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحْلِلْ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ۔ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

تو انہوں نے فرمایا، کہ اب ہجرت نہیں رہی یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے

اسحاق بن زید، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبیدہ بن ابولبابہ، مجاہد بن جبر مکی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد (چونکہ دارالاسلام کی حدود وسیع ہو گئی ہیں لہذا) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ میں عبید بن عمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ قبل ازیں مسلمان اپنے دین کو بچانے کی خاطر اللہ اور رسول کی طرف بھاگتے تھے خوف تھا کہیں ان کا دین کسی آزمائش کا شکار نہ ہو جائے آج اللہ تعالے نے اسلام کو غالب کر دیا ہے لہذا اہل ایمان جہاں چاہیں اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں۔ لیکن اب جہاد اور حسن نیت موجود ہے۔

مجاہد بن جبر نے مرسلاً روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ تعالی علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت ہی مکہ مکرمہ کو حرام فرما دیا تھا۔ پس یہ اللہ تعالی کے حرام فرمانے کی وجہ سے قیامت تک حرام ہے نہ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا نیز میرے لئے بھی تھوڑی سی دیر کے لئے حلال ہوا تھا پس نہ اس کا شکار بھگایا جائے، نہ اس کا کانٹا توڑا جائے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ اس کی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے، ماسوائے اطلاع دینے کے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ اس کی لوہاروں کو اور گھروں کے لئے بڑی ضرورت ہے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے پھر فرمایا: ہاں اذخر کے سوا، کیونکہ یہ حلال ہے۔ ابن جریج، عبدالکریم، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور یہی کچھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هٰذِهٖ أَوْ نَحْوِ هٰذَا رَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

## بَابُ ۵۲۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْنَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ إِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

## غزوۂ حُنین کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری ۔۔۔۔ الی آخرہٖ ( سورۂ التوبہ، آیت ۲۵، ۲۶ )

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَهِدْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمراہی میں غزوۂ حنین کے اندر آیا تھا۔ میں نے پوچھا کیا آپ بھی غزوۂ حنین میں شریک ہوئے تھے؟ جواب دیا میں تو اس سے بھی پہلے شامل ہونے لگا تھا۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص نے آکر دریافت کیا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ غزوۂ حنین میں پیٹھ دکھا گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہرگز نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قطعاً پیٹھ نہیں پھیری تھی، اس قوم کے بعض افراد نے جلد بازی سے کام لیا تو ہوازن والوں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیے تھے، چنانچہ حضرت ابوسفیان بن حارث نے حضور کے سفید خچر کا سر تھام رکھا تھا اور آپ یہ فرما رہے تھے:۔ میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قِيْلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوْا رُمَاةً فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ غزوۂ حنین میں کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیٹھ دکھا گئے تھے؟ فرمایا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہیں پھیری وہ لوگ تیر انداز تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی فرما رہے تھے میں نبی ہوں اور اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ

ابو اسحاق نے سنا کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبیلۂ قیس کے کسی آدمی نے پوچھا کہ غزوۂ حنین میں کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر راہِ فرار اختیار کر گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔ اہلِ ہوازن تیر انداز تھے جب ہم نے اُن پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب ہم مالِ غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے تو ہمیں سامنے سے تیروں نے آلیا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



هَوَازِنَ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ. قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ.

١٣٥١. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا

بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار ہیں اور حضرت ابوسفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

❊ ❊ ❊

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی واپس کر دئے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جتنے لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو۔ قیدی لینے چاہتے ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر بھی کی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا تھا یہاں تک کہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے تھے جب ان پر یہ واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس دے دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے حصے کے قیدی کر دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم میں سے اپنے حصے کی قیمت لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ نے جو مال سے ہمیں سب سے پہلے عطا فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا جائے گا۔ سب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم برضا و رغبت چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ ❊

١٣٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٣٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

نے دل سے نہیں کیا۔ تم جاؤ اور گفتگو کر کے اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس چلے گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی۔ پھر سرداروں نے حاضرِ بارگاہ ہو کر بتایا کہ لوگ تہ دل سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے جو مجھے ابن شہاب کو ہوازن کے قیدیوں کے متعلق معلوم ہوا۔

❊ ❊ ❊

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! (دوسری سند) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حنین سے واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعتکاف کی نذر کے بارے میں دریافت کیا جو انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں مانی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ بعض حضرات نے اس کی سند یوں بیان کی ہے۔ حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر۔ جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں کے ساتھ خود یہ حدیث پیش کی اور دو سندیں دوسرے حضرات کی پیش کر دیں۔ جملہ چار سندیں ہو گئیں۔)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے لیے ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ جب ہماری لشکر سے مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان بکھرنے لگے۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر چھایا ہوا ہے لہٰذا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی رگِ گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کی زرہ کاٹ ڈالی۔ وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے ایسا دبوچا کہ موت کے منہ میں پہنچا دیا لیکن مجھے چھوڑ کر وہ خود مر گیا۔ پھر میری حضرت عمر سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا، یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ پھر مسلمان واپس لوٹ آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم کرنے بیٹھے تو فرمایا۔ جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کا کوئی گواہ بھی ہو تو اس کافر کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُلْتُ
مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ
جَلَسْتُ. قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي
فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ. لَاهَا اللهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ
إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيهِ
فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ
تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ
مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ
يَوْمَ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ
رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَخْتِلُهُ مِنْ
وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ
يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ أَخَذَنِي
فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَ
فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ
وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَإِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ
فَقُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمْرُ اللهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ
النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً
عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً
عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ
بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ
الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي [illegible]

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا۔ پس میں کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا۔ اے ابو قتادہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے صورت حال عرض کر دی ایک شخص نے کہا یہ سچ کہتے ہیں اور ان کا حصہ یعنی اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے حضور اپنے پاس سے مال دے کر انہیں میری جانب سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابو بکر کہنے لگے، خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لئے لڑے اور اس کا حصہ تمہیں دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ لہٰذا ان کا حصہ انہیں دے دو۔ پس اس نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو مجھے دورِ اسلام میں حاصل ہوا۔ دوسری سند کے ساتھ یوں مروی ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

غزوۂ حنین کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک برسرپیکار ہیں دوسرا مشرک اس مسلمان کے پیچھے گھات لگائے ہوئے تھا کہ اسے شہید کر دے میں اس کی جانب لپکا جو گھات لگائے ہوئے تھا اس نے مجھے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو میں نے وار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے مجھے پکڑ لیا اور اس زور سے دبایا کہ موت کا خطرہ نظر آنے لگا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور مضمحل سا ہونے لگا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں مجھے حضرت عمر بن خطاب ملے تو میں نے کہا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا اللہ کا حکم ہے۔ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب واپس لوٹے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ جو کسی کافر کو قتل کرنے کا گواہ پیش کر دے تو مقتول کا سامان وہی لے گا۔ میں اپنے قتل کرنے کا گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا اس لئے میں بیٹھ گیا پھر میرے ذہن میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان میرے پاس ہے [illegible]

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

## بَابُ ۵۲۳ غَزَاةِ أَوْطَاسٍ.

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ. قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكُثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ [illegible] ثُمَّ قَالَ

ابوبکر کہنے لگے، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ حصہ تو قریش کی ایک چڑیا کو دے دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے جو شیر اللہ اور اس کے رسول کے لئے لڑا ہو اسے محروم رکھا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا حصہ مجھے دلوا دیا۔ اسے فروخت کر کے میں نے ایک باغ خرید لیا پس یہ میرا سب سے پہلا مال ہے جو مجھے اسلام کے دور میں حاصل ہوا تھا۔

## غزوۂ اوطاس

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابو عامر کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے اوطاس کی جانب روانہ فرمایا جب انکے سردار دُرید بن صمہ سے مقابلہ ہوا تو وہ مارا گیا اور اس کے ساتھی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عامر کے ساتھ حضور نے مجھے بھی روانہ فرمایا تھا پس دوران جنگ حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں ایک تیر آ کر لگا جو کسی جشمی نے پھینکا تھا اور وہ تیر ان کے گھٹنے میں ترازو ہو گیا۔ میں انکے پاس گیا اور دریافت کیا کہ چچا جان! یہ تیر آپ کو کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے حضرت ابوموسیٰ کو بتایا کہ میرا قاتل وہ ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے۔ میں اس کی جانب دوڑا اور نزدیک جا پہنچا جب اس نے مجھے دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوا۔ میں نے اس کا تعاقب جاری رکھا اور میں اسے یہ کہتا جاتا تھا او بے شرم، اب ٹھہرتا کیوں نہیں۔ پس وہ ٹھہر گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلواروں سے حملہ کر دیا آخر کار میں نے اسے قتل کر دیا اور حضرت ابو عامر کو آ کر خوشخبری سنائی کہ آپکے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر تو نکال دو۔ چنانچہ میں نے تیر نکال دیا اور اس جگہ سے پانی (خون) بہنے لگا۔ پھر فرمایا۔ اے بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا سلام کہنا اور میری جانب سے یہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔ پھر حضرت ابو عامر نے مجھے اپنا جانشین مقرر فرما دیا۔ وہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر اپنے مالک کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ میں واپس لوٹا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا آپ اپنے مکان عرش آستان کے اندر ایسی چارپائی پر آرام فرما رہے تھے جس کے بان موٹے تھے اور اوپر برائے نام کپڑا بچھا ہوا تھا جس کے باعث بانوں کے نشانات آپکی پشت مبارک اور پہلوئے انور میں نظر آ رہے تھے میں نے فتح کی بشارت [illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِيْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰى لِاَبِيْ مُوْسٰى۔

## بَابُ ۵۲۲ غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ قَالَهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ مُخَنَّثٌ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيْتٌ۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْاَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ۔ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

دعائے مغفرت کے لئے حضور سے عرض کر دینا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی: اے اللہ اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔ اس وقت میں آپکی زیرِ بغلوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ اسکے بعد پھر یوں دعا کی: اے اللہ قیامت کے روز اسے کئی لوگوں سے بہتر حالت میں رکھنا۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ میری بخشش کے لئے بھی دعا کیجیے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ

## غزوۂ طائف کا بیان

موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ یہ غزوہ شوال ۸ھ میں ہوا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے سنا کہ وہ عبد اللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبد اللہ! اگر تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کل تمہیں طائف والوں پر فتح مرحمت فرمائے تو بنتِ غیلان کو ضرور حاصل کرنا کیونکہ وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ آئندہ یہ تمہارے پاس گھر میں نہ آیا کریں۔ ابن عیینہ اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس مخنث کا نام ہیت تھا۔

محمود، ابو اسامہ، ہشام نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس روز وہ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور فائدہ کچھ حاصل نہ ہوا تو فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل واپس لوٹ جائیں گے۔ لوگوں پر یہ بات گراں گزری اور کہنے لگے کہ بغیر فتح کئے چلے جائیں گے؟ کبھی کہتے ہم ناکام لوٹ جائیں گے۔ کہنے لگے کہ کل ہم پھر لڑیں گے۔ پس انہوں نے جہاد کیا اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یہاں سے واپس لوٹ جائیں گے۔ اب ساتھیوں کو یہ بات بہت بھلی معلوم ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے تبسم فرمایا۔ امام بخاری کا کہنا ہے کہ حمیدی نے ان سے سفیان نے یہ ساری حدیث

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَخْبَرَكُمْ.

١٣٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ هِشَامٌ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ أَجَلْ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ.

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا

بیان کی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو طائف کے قلعے کی دیوار پر کتنے ہی آدمیوں کو لے کر چڑھ گئے تھے پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ کل ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوسرے باپ کی جانب منسوب کرے تو جنت اس پر حرام ہے۔ ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس تو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین کے لئے کافی ہے ان میں سے ایک بزرگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے وہ تیئیسویں ہیں جو قلعۂ طائف کی دیوار سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ کے پاس موجود تھے تو بارگاہ نبوت میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا، کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر مجھے یہی فرماتے رہتے ہیں پس آپ غصے کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اس نے تو بشارت قبول نہیں کی کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں حضرات عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے قبول کیا، پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں بشارت حاصل کرو پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل کی [illegible] سے حضرت ام سلمہ نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَتْ لَهُمَا مِنْهُ طَائِفَةً.

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ.

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللَّهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ ...

آواز دی کہ اسے بھی اپنی ماں کے لیے کچھ چھوڑنا ۔ پس ان حضرات نے انکی خدمت میں بچا ہوا پانی دے دیا۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر کپڑے کا سائبان تھا جس کے اندر آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ حضرات تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا جس نے خوشبو میں لبا ہوا جبہ پہن رکھا تھا اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کے احرام میں ایسا جبہ پہن رکھا ہو جو خوشبو میں لبا ہوا ہو۔ اس وقت حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے سائبان کے اندر سر داخل کر کے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور سرخ تھا اور سانس کی رفتار کافی تیز تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی (نزول وحی کی)۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا، وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے بارے میں ابھی ایک سوال کیا تھا؟ لوگ اسے تلاش کر کے لے آئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے جسم پر خوشبو لگا رکھی ہے۔ اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور اس جبے کو اتار دو۔ پھر عمرے میں بھی وہی کام کرو جو حج میں کئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حنین کے روز مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ تقسیم کرنے لگے اور ان لوگوں کو مال عطا فرمایا جن کے دلوں میں ایمان کو جمانا ضروری تھا۔ لہٰذا آپ نے انصار کو زیادہ مال نہ دیا۔ ان کا دلوں بعض حضرات کو کچھ محسوس ہوا جبکہ اور لوگوں کو ملا تھا۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت فرمائی۔ تم بکھرے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہارے درمیان الفت پیدا فرمائی۔ تم تنگ دست تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے تمہیں غنی فرما دیا۔ جب آپ کچھ فرماتے تو انصار عرض کرتے کہ اللہ اور رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے فرمایا، اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم ہمارے پاس اس حالت میں آئے تھے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قلتم جئتنا كذا وكذا، أترضون أن يذهب
الناس بالشاة والبعير وتذهبون بالنبي صلى
الله عليه وسلم إلى رحالكم، لولا الهجرة لكنت
امرءا من الأنصار، ولو سلك الناس واديا وشعبا
لسلكت وادي الأنصار وشعبها، الأنصار شعار
والناس دثار، إنكم ستلقون بعدي أثرة
فاصبروا حتى تلقوني على الحوض.

١٣٦٢ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا
هشام أخبرنا معمر عن الزهري قال أخبرني
أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال ناس من
الأنصار حين أفاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم
ما أفاء من أموال هوازن فطفق النبي صلى الله
عليه وسلم يعطي رجالا المائة من الإبل فقالوا
يغفر الله لرسوله صلى الله عليه وسلم يعطي قريشا
ويتركنا وسيوفنا تقطر من دمائهم. قال أنس
فحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم بمقالتهم
فأرسل إلى الأنصار فجمعهم في قبة من أدم ولم
يدع معهم غيرهم فلما اجتمعوا قام النبي صلى
الله عليه وسلم فقال: ما حديث بلغني عنكم؟
فقال فقهاء الأنصار أما رؤساؤنا يا رسول الله
فلم يقولوا شيئا، وأما ناس منا حديثة أسنانهم
فقالوا: يغفر الله لرسول الله صلى الله عليه وسلم
يعطي قريشا ويتركنا وسيوفنا تقطر من دمائهم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم فإني أعطي رجالا
حديثي عهد بكفر أتألفهم، أما ترضون أن
يذهب الناس بالأموال وتذهبون بالنبي صلى
الله عليه وسلم إلى رحالكم فوالله لما تنقلبون
به خير مما ينقلبون به. قالوا يا رسول الله
قد رضينا. فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم

نبی کو لے کر جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار استر ہیں اور دوسرے لوگ ابرا ہیں۔ میرے بعد تم (انصار) دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

٭ ٭ ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن قبیلے کا مال عطا فرمایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو سو سو اونٹ تک مرحمت فرمائے۔ اس پر انصار سے بعض حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے کہ انہوں نے قریش کو تو مال مرحمت فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ان کی گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا۔ پس وہ چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہو گئے اور وہاں ان کے سوا کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تمہاری جانب سے یہ کیسی خلاف توقع بات پہنچی ہے؟ انصار کے سمجھدار حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے عمر رسیدہ لوگوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔ ہاں بعض نو عمر لوگوں نے ایسی بات کہہ دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے جنہوں نے قریش کو تو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جن کا زمانۂ کفر بہت نزدیک ہے تاکہ ان کا دل اسلام پر مضبوط ہو جائے کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ خدا کی قسم، جو چیز تم لے کر جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:۔ میرے بعد تم اپنے ساتھ بڑی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



سَتَجِدُونَ أُثْرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوا۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا، قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا

نا انصافی دیکھو گے تو اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملو۔ کیونکہ میں حوض کوثر پر ہوں گا لیکن حضرت انس فرماتے ہیں کہ انصار سے صبر نہ ہو سکا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال غنیمت قریش کے درمیان تقسیم فرما دیا تو انصار اس پر ناراض ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ وہ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے روز جب ہوازن سے مقابلہ ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے تو یہ پیٹھ دکھا گئے اس وقت آپ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! ہم مستعد و حاضر اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری سے اتر گئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔ پس کافروں کو شکست ہو گئی۔ پس آپ نے نو مسلموں اور مہاجرین کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ کہا۔ آپ نے انہیں بلایا تو وہ ایک خیمے میں داخل ہو گئے۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگ میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

* * *

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے تمام لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزرے تھوڑا عرصہ ہوا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ ان کی دلجوئی کروں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ
أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ
النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ
وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا
قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللهِ
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ
وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ
بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ
وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ
رَجُلٌ مَا أُرِيدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللهِ، فَقُلْتُ
لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ
اللهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ
بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ
ابْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ، لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ
وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَمِنَ الطُّلَقَاءِ
فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ
نِدَاءَيْنِ لَمْ [illegible]

اور انہیں اسلام سے مانوس کر دوں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا، اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار گھاٹی سے تو میں انصار کے میدان یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ تو انصار میں سے ایک آدمی (معتب بن قشیر منافق) نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو مدنظر نہیں رکھا گیا ہے پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض حضرات کو ترجیح دی چنانچہ حضرت اقرع کو سو اونٹ عطا فرمائے اور اتنے ہی حضرت عیینہ کو دئے گئے اور دوسرے حضرات کو بھی مرحمت فرمائے گئے۔ اس پر ایک آدمی (منافق) کہنے لگا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرور خبر دوں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے وقت جب ہوازن، غطفان اور دوسرے لوگ اپنے جانوروں اور بال بچوں سمیت میدان مقابلہ میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے۔ پس یہ پیٹھ پھیر گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو اس روز آپ نے دو آوازیں دیں جو بالکل الگ الگ تھیں۔ آپ نے دائیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے بائیں [illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَ الطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ.

ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اس وقت آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ پھر نیچے اتر آئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکوں کو شکست ہو گئی تو اس روز بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ پس آپ نے مہاجرین اور نو مسلموں میں مال تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ جب سختی کا وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت دوسروں کو عطا فرما دیا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو آپ نے انہیں ایک قبے میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا لے کر جائیں، جس کے متعلق تمہاری طرف سے مجھے ایک بات پہنچی ہے، وہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! وہ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ گھاٹی میں چلوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے پوچھا کہ ابو حمزہ! کیا آپ اس وقت موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر حاضر کب رہا تھا۔

## بَابُ ٥٢٥ السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ.

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا.

## نجد کی جانب سریہ بھیجنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ (فوجی دستہ) روانہ فرمایا، جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے حصے میں فی کس بارہ اونٹ آئے تھے، اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس لوٹا۔

## بَابُ ٥٢٦ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ.

١٢٧٠ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

## بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید کو بھیجنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی جذیمہ کی جانب حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ انہوں نے ان لوگوں کو اسلام کی [illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

کہنا اچھا شمار نہ کیا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرتے اور قیدی بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کر دیا۔ ایک روز حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا، جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ کہا کہ: اے اللہ! میں اس فعل سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

## ☆ باب ٥٢٧ سَرِيَّةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ۔

## سریہ عبداللہ بن حذافہ

**حضرت علقمہ بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریۂ انصار بھی کہتے ہیں۔**

١٣٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریۂ (فوجی دستہ) روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا۔ امیر کسی بات پر ناراض ہو گیا، تو اس نے لوگوں سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ ایندھن اکٹھا کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں اکٹھی کر دیں۔ کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ۔ چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی۔ اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک دوسرے کو روکتے رہے، اور کہنے لگے کہ ہم آگ (جہنم) سے ڈرتے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دوڑے تھے۔ حضور نے فرمایا! اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلتے، کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہوتی ہے۔

## ☆ باب ٥٢٨ بَعْثُ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ إِلَى

**ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے**

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

١٢٧٢۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ. قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيَّمَ هَذَا قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ۔ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي۔

١٢٧٣ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ؟ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ؟ قَالَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ. فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رَوَاهُ

## یمن کی جانب بھیجنا

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور دونوں حضرات کو ان کے صوبے الگ الگ بتا دیے کیونکہ یمن کے دو صوبے تھے۔ آپ نے دونوں حضرات کو تاکید فرمائی کہ نرمی سے کام لینا اور لوگوں پر سختی نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور انہیں ناراض نہ کرنا۔ چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبے میں چلے گئے اور دونوں حضرات میں سے جب بھی کوئی دوسرے کی حد کے قریبی علاقے میں دورہ فرماتے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرتے اور سلام کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت معاذ نے حضرت موسیٰ کے قریبی علاقے میں دورہ کیا اور یہ اپنے خچر پر سوار تھے تو یہ ان کے پاس جا پہنچے اس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ دیکھا ان کے پاس ایک ایسا آدمی بھی تھا جس کے ہاتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے انہوں نے دریافت کیا کہ اے عبداللہ بن قیس! اسے کیوں باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا کہ یہ آدمی مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو گیا ہے۔ فرمایا میں اس وقت تک سواری سے نہیں اتروں گا جب تک اس کو قتل کر دینے کا حکم صادر نہیں فرما دیا جائیگا کہا اسے قتل کرنے کے لیے ہی تو لایا گیا ہے پس اس کو قتل کر دینے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر یہ سواری سے اتر گئے اور دریافت کیا: اے عبداللہ! آپ قرآن کریم کیسے پڑھتے ہیں؟ جواب دیا میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں لیکن اے معاذ! آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور نیند کا ایک حصہ لے کر اٹھ بیٹھتا ہوں تو جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے

حضرت ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا حاکم بنا کر روانہ فرمایا۔ پس میں نے آپ سے ان شرابوں کا حکم دریافت کیا جو وہاں بنائی جاتی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ایک بتع اور دوسری مزر۔ سعید بن ابوبردہ نے اپنے والد حضرت ابوبردہ سے پوچھا کہ بتع کونسی شراب ہوتی ہے؟ فرمایا وہ شہد کا شیرہ ہوتا ہے اور مزر جو کا شیرہ ہوتی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اس کو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



جرير وعبد الواحد عن الشيباني عن أبي بردة۔

۱۲۷۴۔ حدثنا مسلم حدثنا شعبة حدثنا سعيد بن أبي بردة عن أبيه قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم جده أبا موسى ومعاذا إلى اليمن فقال يسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا فقال أبو موسى يا نبي الله إن أرضنا بها شراب من الشعير المزر وشراب من العسل البتع فقال كل مسكر حرام فانطلقا فقال معاذ لأبي موسى كيف تقرأ القرآن قال قائما وقاعدا وعلى راحلتي وأتفوقه تفوقا قال أما أنا فأنام وأقوم فأحتسب نومتي كما أحتسب قومتي۔ وضرب فسطاطا فجعلا يتزاوران فزار معاذ أبا موسى فإذا رجل موثق فقال ما هذا فقال أبو موسى۔ يهودي أسلم ثم ارتد فقال معاذ لأضربن عنقه تابعه العقدي ووهب عن شعبة وقال وكيع والنضر وأبو داود عن شعبة عن سعيد عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم رواه جرير بن عبد الحميد عن الشيباني عن أبي بردة۔

۱۲۷۵۔ حدثني عباس بن الوليد حدثنا عبد الواحد عن أيوب بن عائذ حدثنا قيس بن مسلم قال سمعت طارق بن شهاب يقول حدثني أبو موسى الأشعري رضي الله عنه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أرض قومي فجئت ورسول الله صلى الله عليه وسلم منيخ بالأبطح فقال أحججت يا عبد الله بن قيس؟ قلت نعم يا رسول الله قال كيف قلت قال قلت: لبيك إهلالا كإهلالك قال فهل سقت معك هديا قلت لم أسق:

جریر عبدالواحد شیبانی نے بھی حضرت ابوبردہ سے روایت کیا ہے۔

سعید بن ابوبردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جدِ امجد حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا۔ انہیں خوش رکھنا اور ناراض نہ کرنا نیز دونوں متفق رہنا۔ حضرت ابوموسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اے نبی اللہ! ہماری اس زمین میں مزر نامی جَو کی شراب ہوتی ہے اور بتع نامی شہد کی شراب آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے پس یہ دونوں حضرات چلے گئے۔ پس حضرت معاذ نے حضرت ابوموسیٰ سے پوچھا کہ آپ قرآن کریم کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ کھڑا، بیٹھا اور سواری پر تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں حضرت معاذ نے کہا میں تو یوں کرتا ہوں کہ پہلے سو جاتا ہوں۔ اور پھر قیام کرتا ہوں اور اپنی نیند کو بھی قیام کی طرح باعث ثواب سمجھتا ہوں پھر ایک خیمہ کھڑا کیا گیا تھا جہاں یہ دونوں ملاقات کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت معاذ حضرت موسیٰ سے ملنے آئے تو ایک آدمی کو بندھا ہوا دیکھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے بتایا کہ یہ یہودی ہے مسلمان ہوا اور پھر مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ نے کہا کہ میں تو ضرور اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اسی طرح عقدی اور وہب شعبہ سے روایت ہے۔ وکیع، النضر اور ابوداؤد، شعبہ، سعید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی نیز جریر بن عبدالحمید شیبانی نے حضرت ابوبردہ سے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا جب میں وہاں سے واپس آ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابطح کے مقام پر قیام پذیر تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا، ہاں یا رسول اللہ! ہاں دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں لبیک اے اللہ میں حاضر ہوں! کہا اور اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ قربانی تو نہیں لایا۔ فرمایا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگانا اور

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى مَشَطَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ . وَمَكَثْنَا بِذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ .

۱۳۷۶ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ طَوَّعَتْ طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ .

۱۳۷۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ . زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى

پھر احرام کھول دینا ، یہاں تک کہ بنی قیس کی ایک عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمر کے عہد حکومت تک اسی طرح کرتے رہے ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا ، جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جانب بلانا ۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے ۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی ۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہارا حکم مانیں تو ان کے مال میں سے چھانٹ کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا ، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ طوّعت ، طاعت ہم معنی ہیں ، جیسے طِعتُ ، طُعتُ و اَطعتُ ۔

* * *

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل حاکم بن کر یمن گئے تو انہوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی : "اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا ۔" (سورۃ النساء آیت ۱۲۵) تو اس قوم سے ایک آدمی کہنے لگا کہ والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی ۔ معاذ ، شعبہ ، حبیب ، سعید ، عمرو بن میمون کی روایت میں زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ لوگوں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ۔

## بَابٌ ۵۲۹ بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ :

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ: مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقِيَ ذَوَاتِ عَدَدٍ۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: أَلَا تَرَى إِلَى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

کو صبح کی نماز پڑھانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی ۔ "اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا" تو انکے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا، والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔

## حضرت علی اور حضرت خالد کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی جانب بھیجنا ،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ان کی جگہ حضرت علی کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ خالد کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس لوٹ جائے۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور مجھے غنیمت میں کئی اوقیہ (چاندی کے) ملے۔

حضرت بُریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کو حضرت خالد سے خمس کا مال لینے کے لئے بھیجا اور میں حضرت علی سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غسل کیا تھا میں نے حضرت خالد سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ کی طرف نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کردی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بُریدہ! کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خمس میں اُن کا حصہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللہ عنہ إلى رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم من اليمن بذهيبة في أديم مقروظ لم تحصل من ترابها قال فقسمها بين أربعة نفر بين عيينة بن بدر وأقرع بن حابس وزيد الخيل والرابع إما علقمة وإما عامر بن الطفيل فقال رجل من أصحابه كنا نحن أحق بهذا من هؤلاء قال فبلغ ذلك النبي صلى اللہ عليه وسلم فقال: ألا تأمنوني وأنا أمين من في السماء يأتيني خبر من في السماء صباحا ومساء قال فقام رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناشز الجبهة كث اللحية محلوق الرأس مشمر الإزار فقال يا رسول اللہ اتق اللہ قال ويلك أولست أحق أهل الأرض أن يتقي اللہ قال ثم ولى الرجل قال خالد بن الوليد يا رسول اللہ ألا أضرب عنقه قال لا لعله أن يكون يصلي فقال خالد. وكم من مصل يقول بلسانه ما ليس في قلبه، فقال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم إني لم أومر أن أنقب قلوب الناس ولا أشق بطونهم. قال ثم نظر إليه وهو مقف فقال إنه يخرج من ضئضئ هذا قوم يتلون كتاب اللہ رطبا لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية وأظنه قال. لئن أدركتهم لأقتلنهم قتل ثمود

۱۴۸۱۔ حدثنا المكي بن إبراهيم عن ابن جريج قال عطاء قال جابر أمر النبي صلى اللہ عليه وسلم عليا أن يقيم على إحرامه زاد محمد بن بكر عن ابن جريج قال عطاء قال جابر فقدم علي بن أبي طالب رضي اللہ عنه بسعايته قال له النبي صلى اللہ عليه وسلم بما أهللت

فرمایا، یعنی عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان۔ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا۔ ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار تھے جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم مجھے امانتدار شمار نہیں کرتے حالانکہ آسمان والے کے نزدیک تو میں امین ہوں آسمانی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا، جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! خدا سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا۔ تیری خرابی ہو، کیا میں خدا سے ڈرنے کا تمام اہل زمین سے زیادہ مستحق نہیں ہوں! پھر وہ آدمی چلا گیا حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا ایسا نہ کرو۔ شاید یہ نمازی ہو۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ ایسے نمازی بھی تو ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پھر اس کی جانب توجہ فرمائی اور وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہو گی جو اللہ کی کتاب کو بڑے مزے سے پڑھے گی، لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے۔ جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر ڈالوں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم فرمایا تھا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی محاصل لے کر حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا۔

## بَابٌ ۵۳ غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي

علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا، تم قربانی بھیجو اور احرام کی حالت میں رہو، جیسے تم اب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی نے حضور کے لئے بھی قربانی بھیجی تھی۔

بکر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کا احرام باندھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ اپنے اس احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کرے، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کا جانور تھا پس ہمارے پاس یمن سے حضرت علی بن ابو طالب بھی آ پہنچے جو حج کے ارادے سے آئے تھے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے کونسا احرام باندھا ہے کیونکہ تمہارے اہل وعیال ہمارے ساتھ ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اسی حالت میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ تو قربانی ہے۔

## غزوۂ ذی الخلصہ کا بیان

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی ایک گھر تھا۔ جس کو کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو برباد کرکے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ چنانچہ میں ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہو گیا اور اسے مسمار کر دیا۔ جو لوگ اس کے پاس تھے انہیں قتل کر دیا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر سنائی اور آپ نے ہمارے لئے اور احمس والوں کے لئے دعا فرمائی۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ذوالخلصہ کو گرا کر مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ وہ قبیلہ خثعم کے اندر ایک گھر تھا جس کو کعبۂ یمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ پس میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہوا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح جم نہیں

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وسلم يبشره بذلك فلما أتى النبي صلى الله عليه وسلم قال يا رسول الله والذي بعثك بالحق ما جئت حتى تركتها كأنها جمل أجرب. قال فبارك النبي صلى الله عليه وسلم على خيل أحمس ورجالها خمس مرات

## باب ٥٣١ غزوة ذات السلاسل

وهي غزوة لخم وجذام قاله إسماعيل بن أبي خالد. وقال ابن إسحق عن يزيد عن عروة هي بلاد بلي وعذرة وبني القين.

١٤٨٦ - حدثنا إسحاق أخبرنا خالد بن عبد الله عن خالد الحذاء عن أبي عثمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عمرو بن العاص على جيش ذات السلاسل قال فأتيته فقلت أي الناس أحب إليك قال عائشة قلت من الرجال قال أبوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة أن يجعلني في آخرهم.

## باب ٥٣٢ ذهاب جرير إلى اليمن

١٤٨٧ - حدثني عبد الله بن أبي شيبة العبسي حدثنا ابن إدريس عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس عن جرير قال كنت بالبحر فلقيت رجلين من أهل اليمن ذا كلاع وذا عمرو فجعلت أحدثهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ذو عمرو لئن كان الذي تذكر من أمر صاحبك لقد مر على أجله منذ ثلاث وأقبلا معي حتى إذا كنا في بعض الطريق رفع لنا ركب من قبل المدينة فسألناهم فقالوا قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف أبو بكر والناس

[illegible]

شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا جن کی کنیت ابو ارطاۃ تھی تاکہ آپ کو اس کارگزاری کی بشارت دے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، جب میں وہاں سے چلا تھا تو اس حال میں چھوڑ آیا تھا جیسے خارش والا اونٹ ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس م

## غزوہ ذات السلاسل کا بیان

اسمٰعیل بن ابو خالد کا بیان ہے کہ یہ لخم و جذام کے قبیلوں سے جنگ لڑی گئی۔ ابن اسحاق نے یزید سے انہوں نے حضرت عروہ سے روایت کی کہ یہ بلی، عذرہ اور بنو القین کے شہر تھے۔

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، حضور آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا۔ عائشہ۔ میں عرض گزار ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد محترم۔ میں نے عرض کی۔ ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا۔ عمر۔ اس کے چند حضرات کے نام آپ نے اور لئے لیکن میں اس خیال میں خاموش ہو گیا کہ میرا نام کہیں آخر میں نہ آئے۔

## حضرت جریر کا یمن کی طرف جانا

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بحری سفر میں تھا تو مجھے یمن کے دو آدمی ملے جن میں سے ایک کا نام ذو کلاع اور دوسرے کا ذو عمرو تھا۔ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی سنا رہا تھا تو ذو عمرو نے مجھ سے کہا۔ اپنے جس بزرگ کا آپ ہم سے ذکر فرما رہے ہیں ان کی وفات کو تین روز ہو چکے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی ہمارے ساتھ (مدینہ منورہ کی جانب) چل پڑے یہاں تک کہ جب ہم ابھی راستے ہی میں تھے تو ہمیں مدینہ طیبہ کی جانب سے آتے ہوئے کچھ سوار ملے۔ تو ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ہم نے حضرت ابو بکر کو خلیفہ چن لیا ہے۔ وہ دونوں کہنے لگے کہ اپنے امیر کو ہماری آمد کے متعلق بتا دینا، اگرچہ اب ہم جا رہے ہیں اور شاید عنقریب

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا
أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ
فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي
فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا
فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا
جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَ
رِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ
عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَانْطَلَقْتُ
فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا
أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ
عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ
اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا
وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ۔ قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ
بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ
يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ۔ قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ
وَكَسَرَهَا۔ قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا
رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ
ضَرَبَ عُنُقَكَ۔ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ
وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ۔ قَالَ
فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ
أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سکتا تھا۔ پس آپ نے میرے سینے پر اپنا دستِ اقدس مارا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ اس کی جانب گئے۔ چنانچہ اسے توڑ پھوڑ کر اس میں آگ لگا دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بھیجا۔ حضرت جریر کے قاصد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب اسے چھوڑ کر چلا تھا تو وہ خارش والے اونٹ کی طرح جل کر سیاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے فکر سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں، میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چل دیا۔ وہ سارے گھڑ سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا، تو میں نے آپ کے دستِ اقدس کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اس کو ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ ذوالخلصہ ایک گھر تھا جو یمن کے قبیلہ خثعم میں بجیلہ کا مکان تھا جس میں بت پرستی ہوتی تھی اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے توڑ پھوڑ کر نذرِ آتش کر دیا۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر یمن میں پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے فال لیا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک روز وہ فال نکال رہا تھا تو حضرت جریر اس کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے تیر توڑ دیئے اور مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت جریر نے قبیلہ احمس کے ایک

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



صالحون فقال: أخبر صاحبك إنا قد جئنا ولعلنا سنعود إن شاء الله ورجعا إلى اليمن فأخبرت أبا بكر بحديثهم قال أفلا جئت بهم؟ فلما كان بعد قال لي ذو عمرو يا جرير إن بك علي كرامة وإني مخبرك خبرا أنكم معشر العرب لن تزالوا بخير ما كنتم إذا هلك أمير تأمرتم في آخر فإذا كانت بالسيف كانوا ملوكا يغضبون غضب الملوك ويرضون رضا الملوك.

ہم حاضرِ خدمت ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ یمن کی جانب لوٹ گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ آپ انہیں ساتھ لے کر کیوں نہ آئے؟ اس کے بعد ذو عمرو نے کہا، اے جریر! آپ ہمارے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ اہل عرب اس وقت تک خیر و خوبی کے ساتھ رہیں گے جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ خود کر لیا کریں گے۔ پھر جب امارت تلوار کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی تو بادشاہوں کا ناراض ہونا بادشاہی اور بادشاہوں کا راضی ہونا بھی شاہانہ۔

## باب ٥٣٣ غزوة سيف البحر وهم يتلقون عيرا لقريش وأميرهم أبو عبيدة.

## غزوۂ سیف البحر کا بیان

### یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیر لشکر ابو عبیدہ تھے

١٣٨٨۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أنه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا قبل الساحل وأمر عليهم أبا عبيدة بن الجراح وهم ثلاث مائة فخرجنا وكنا ببعض الطريق فني الزاد فأمر أبو عبيدة بأزواد الجيش فجمع فكان مزودي تمر فكان يقوتنا كل يوم قليل قليل حتى فني فلم يكن يصيبنا إلا تمرة تمرة فقلت ما تغني عنكم تمرة فقال لقد وجدنا فقدها حين فنيت ثم انتهينا إلى البحر فإذا حوت مثل الظرب فأكل منه القوم ثماني عشرة ليلة ثم أمر أبو عبيدة بضلعين من أضلاعه فنصبا ثم أمر براحلة فرحلت ثم مرت تحتهما فلم تصبهما.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ساحل سمندر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ ہم چل پڑے اور ابھی راستے میں ہی تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے تمام لشکر کا بچا ہوا زادِ راہ جمع کرنے کا حکم فرمایا جب وہ جمع کیا گیا تو کھجوروں سے دو تھیلے بھرے۔ پس آپ ہمارے درمیان تھوڑی تھوڑی کھجوریں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ختم ہونے کے قریب آگئیں تو ہمیں فی کس ایک کھجور ملنے لگی۔ پس میں (وہب بن کیسان) نے ان سے پوچھا کہ ایک کھجور میں کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس ایک کھجور کی قدر و قیمت بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب کچھ بھی پلے نہ رہا۔ یہاں تک کہ ہم ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو کنارے پر پہاڑی جیسی مچھلی پڑی ہوئی ہے تو ہم سارے اس میں سے اٹھارہ روز تک کھاتے رہے۔ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک سوار کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار ان کے نیچے سے مس ہوئے بغیر صاف گزر گیا۔

١٣٨٩۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال الذي حفظناه من عمرو بن دينار

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيْرُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَعَمَدَ إِلٰى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهٗ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيْرًا فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيْهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيْتُ۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهٗ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ كُلُوْا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا أَخْرَجَهُ

علیہ وسلم نے تین سو سوار روانہ فرمائے اور ہمارا امیر حضرت ابو عبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں قافلۂ قریش کی گھات میں روانہ فرمایا گیا تھا ہم نصف مہینے تک ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے اور وہاں ہمیں سخت بھوک کا سامنا ہوا، یہاں تک کہ ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے، اسی لئے ہمارے لشکر کا نام پتوں والی فوج پڑ گیا۔ پس سمندر نے ہمارے لئے ایک مچھلی باہر پھینک دی جس کو عنبر کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی ملتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمارے جسم پہلی حالت پر آ گئے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور اس کے ساتھ ایک سب سے لمبے ساتھی کو کھڑا کیا۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک آدمی کو اونٹ پر بٹھا کر اس کے نیچے سے گزارا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی نے (فوج کے لئے) تین اونٹ ذبح کئے، پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر حضرت ابو عبیدہ نے اسے منع کر دیا۔ قیس بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ میں بھی اس لشکر میں تھا پس جب ہمیں بھوک لگی تو میں نے ایک آدمی سے کہا کہ اونٹ ذبح کر دو، میں نے ذبح کر دئے۔ پھر بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ ذبح کر دو، تو میں نے ذبح کر دئے پھر بھوک لگی اور اونٹ ذبح کرنے کے لئے کہا تو میں نے جواب دیا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

* * *

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی پتوں والی فوج میں شامل تھا، اور ہم پر حضرت ابو عبیدہ کو امیر بنایا گیا تھا۔ ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو سمندر نے ہمارے لئے ایک ایسی مچھلی باہر پھینک دی کہ اس طرح کی مچھلی ہم نے دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی اور اس کے نیچے سے ایک سوار گزر گیا۔ ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو عبیدہ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا تھا جب ہم واپس مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ رزق کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللہ اَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ فَاتَاہُ بَعْضُہُمْ فَاَکَلَہٗ۔

مرحمت فرمائیے اگر تمہارے پاس بچا ہوا ہے تو ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ پس بعض حضرات نے خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے بھی تناول فرمایا۔

## بَابٌ ٥٢٤ حَجِّ اَبِیْ بَکْرٍ بِالنَّاسِ فِیْ سَنَۃِ تِسْعٍ

## حضرت ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ ۹ھ میں حج کیا۔

١٤٩١۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعَثَہٗ فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَّرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَهْطٍ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو اس حج کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے امیر مقرر فرمایا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تاکہ وہ قربانی کے روز لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

✣ ✣ ✣

١٤٩٢۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اٰخِرُ سُوْرَۃٍ نَزَلَتْ کَامِلَۃً بَرَاءَۃٌ وَّاٰخِرُ سُوْرَۃٍ نَزَلَتْ خَاتِمَۃُ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پوری سورت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورۂ براءۃ ہے اور آخری سورت (آیت) وہ ہے جو سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی یعنی یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ (سورۂ نساء، آیت ۱۷۶)۔

## بَابٌ ٥٣٥ وَفْدِ بَنِیْ تَمِیْمٍ

## بنی تمیم کے وفد کا بیان

١٤٩٣۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ صَخْرَۃَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِیِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ. اَتٰی نَفَرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ. اِقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَرُئِیَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِہٖ فَجَاءَ نَفَرٌ مِّنَ الْیَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذْ لَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کے لوگوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت کو قبول کرو کہنے لگے، یا رسول اللہ! ہمیں بشارت تو دے دی۔ کچھ مال بھی عنایت فرمائیے۔ اس جواب کا اثر چہرۂ انور پر نمایاں تھا۔ پھر یمن کے لوگوں کی جماعت آئی آپ نے فرمایا، تم بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے تو اسے قبول نہیں کیا۔ وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

## بَابٌ ٥٣٦ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ غَزْوَۃُ عُیَیْنَۃَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَیْفَۃَ بْنِ بَدْرٍ بَنِی الْعَنْبَرِ

مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعَثَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ فَاَغَارَ وَاَصَابَ

## بنو عنبر پر شب خون مارنے کا بیان

ابن اسحاق کا قول ہے کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو رسول خدا نے بنی تمیم کی شاخ بنی عنبر سے جہاد کرنے بھیجا۔ انہوں نے شب خون مار کر بعض کو قتل کر دیا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



وَمِنْهُمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً.

١٤٩٤ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ، وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي.

١٤٩٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ. قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي. قَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا حَتَّى انْقَضَتْ.

## ☆ بَابٌ ٥٣ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ.

١٤٩٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ لِي جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِي نَبِيذٌ فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرٍّ إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطَلْتُ الْجُلُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى فَقَالُوا يَا

اور عورتوں کو قید کرلیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتوں کی وجہ سے میں بنی تمیم کو ہمیشہ دوست رکھتا ہوں۔ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ دجّال پر سب سے سخت ہیں۔ ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس ایک لونڈی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اسے آزاد کردو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

ابن ابی ملیکہ کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے خبر دی کہ بنی تمیم کے کچھ سوار نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ ان پر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کردیا جائے۔ حضرت عمر نے رائے پیش کی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ میرے خلاف رائے دیتے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں نے یہ رائے آپ کی مخالفت کے ارادے سے نہیں دی۔ دونوں حضرات میں بحث ہونے لگی، یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو ... (سورۃ الحجرات، آیت پہلی)

## عبدالقیس کے وفد کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لئے نبیذ تیار کی جاتی ہے میں اس میں سے میٹھا کرکے اور ایک آبخورے میں لے کر پی لیتا ہوں اگر میں اس میں سے زیادہ پی لوں اور کافی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو مجھے رسوائی کا ڈر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا، اس قوم کو خوش آمدید جو نہ نقصان میں ہے اور نہ شرمندہ و نادم ہے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کفار حائل

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. اَلْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُوْا إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ: آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، اَلْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً. وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوْا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حرمت والے مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے، ہمیں چند ایسی باتیں بتا دی جائیں کہ ان پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں فرمایا۔ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں؛ اولاً تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے اور جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر پہلی بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری بات رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مالِ غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدو کی تونبی، لکڑی کے برتن، سبز لاکھی برتن، اور روغنی برتن (شراب کے برتن) ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، جبکہ قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہیں۔ پس ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں لہٰذا ہمیں کچھ ایسی چیزیں بتا دیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ فرمایا، میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمالی۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) اور اپنے مالِ غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے

حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں ان سے دریافت کرنا کیونکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے ساتھ ایسا کرنے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



نهى عنهما. قال ابن عباس وكنت اضرب مع عمر الناس عنهما. قال كريب فدخلت عليها وبلغتها ما ارسلوني فقالت سل ام سلمة فاخبرتهم فردوني الى ام سلمة بمثل ما ارسلوني الى عائشة فقالت ام سلمة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما وانه صلى العصر ثم دخل علي وعندي نسوة من بني حرام من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الخادم فقلت قومي الى جنبه فقولي تقول ام سلمة يا رسول الله الم اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين فاراك تصليهما فان اشار بيده فاستأخري ففعلت الجارية فاشار بيده فاستأخرت عنه فلما انصرف قال: يا بنت ابي امية سالت عن الركعتين بعد العصر انه اتاني اناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان.

۱۴۹۹۔ حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا ابو عامر عبد الملك حدثنا ابراهيم هو ابن طهمان عن ابي جمرة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: اول جمعة جمعت بعد جمعة جمعت في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجد عبد القيس بجواثى يعني قرية من البحرين.

## باب ۵۳۸ وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن اثال

۱۵۰۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني سعيد بن ابي سعيد انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه قال: بعث النبي صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد

والے کر پیٹا کرتا تھا۔ کریب کا بیان ہے کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو پیغام دے کر مجھے بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے دریافت کرو۔ میں نے یہ بات ان حضرات کو جا بتائی تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ کے لئے دیا تھا پس حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے ایک دفعہ آپ نے نماز عصر پڑھی، پھر میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس بنی حرام کی انصار سے کچھ عورتیں تھیں پس آپ نے یہ پڑھیں۔ میں نے آپ کی جانب خادمہ کو یہ کہہ کر بھیجا کہ پہلو میں کھڑی ہو کر یہ عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے کیا ان دو رکعتوں سے آپ کو منع فرماتے ہوئے نہیں سنا جو آپ پڑھ رہے ہیں؟ اگر حضور ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا۔ پس لڑکی نے اسی طرح کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ تشریف لے جانے لگے تو فرمایا: اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا ہے تو بات یہ ہے کہ میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ اپنی قوم سے مسلمان ہونے کی غرض سے

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) میں جو نماز جمعہ ہوتی تھی اس کے بعد جس مسجد میں سب سے پہلے نماز جمعہ قائم کی گئی وہ جواثی میں عبد القیس کی مسجد ہے۔ جواثی، بحرین کا ایک گاؤں ہے۔ ہر گاؤں جگہ جگہ جمعہ قائم کر لینا مناسب نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ افراد کا ایک جگہ جمع ہونا زیادہ اچھا ہے۔

## بنی حنیفہ کا وفد اور ثمامہ بن اثال کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب کچھ سوار روانہ فرمائے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة
بن أثال فربطوه بسارية من سواري المسجد
فخرج إليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال
ما عندك يا ثمامة فقال عندي خير يا محمد
إن تقتلني تقتل ذا دم وإن تنعم تنعم على
شاكر وإن كنت تريد المال فسل منه ما شئت
حتى كان الغد ثم قال له: ما عندك يا ثمامة
قال ما قلت لك إن تنعم تنعم على شاكر
فتركه حتى كان بعد الغد. فقال ما عندك
يا ثمامة، فقال عندي ما قلت لك فقال أطلقوا
ثمامة فانطلق إلى نخل قريب من المسجد
فاغتسل ثم دخل المسجد فقال أشهد أن لا
إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله يا محمد
والله ما كان على الأرض وجه أبغض إلي من وجهك
فقد أصبح وجهك أحب الوجوه إلي والله ما كان
من دين أبغض إلي من دينك فأصبح دينك
أحب الدين إلي والله ما كان من بلد أبغض
إلي من بلدك فأصبح بلدك أحب البلاد إلي
وإن خيلك أخذتني وأنا أريد العمرة فماذا
ترى فبشره رسول الله صلى الله عليه وسلم و
أمره أن يعتمر. فلما قدم مكة قال له قائل
صبوت؟ قال لا ولكن أسلمت مع محمد رسول
الله صلى الله عليه وسلم ولا والله لا يأتيكم من
اليمامة حبة حنطة حتى يأذن فيها النبي
صلى الله عليه وسلم۔

١٥٠١۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب
عن عبد الله بن أبي حسين حدثنا نافع بن جبير
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قدم مسيلمة
الكذاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا۔ اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ جواب دیا، اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی آدمی کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا، میں کہہ چکا کہ اگر احسان فرمائیں تو احسان ماننے والے پر احسان ہوگا۔ آپ اسے چھوڑ کر چلے گئے اور اگلے روز پھر فرمایا۔ اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آکر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں! اے محمد! خدا کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا لیکن آج مجھے آپ سب سے محبوب ہیں۔ خدا کی قسم، آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج یہ مجھے آپ کا دین سب سے پیارا ہے خدا کی قسم مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج یہ مجھے سب شہروں سے پیارا ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرہ کے ارادے سے جا رہا تھا اب اس بارے میں آپ کا حکم کیا ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بشارت دی اور فرمایا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے اس سے کہا کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ (اگر تم نے میرے ساتھ کوئی حرکت کی تو) خدا کی قسم تمہارے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنے بعد مجھے جانشین نامزد کر دیں تو میں ان کی پیروی اختیار کر لیتا ہوں اور وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کتنے ہی افراد لے کر آیا تھا۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فجعل يقول إن جعل لي محمد من بعده تبعته وقدمها في بشر كثير من قومه فأقبل إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه ثابت بن قيس بن شماس وفي يد رسول الله صلى الله عليه وسلم قطعة جريد حتى وقف على مسيلمة في أصحابه فقال لو سألتني هذه القطعة ما أعطيتكها ولن تعدو أمر الله فيك ولئن أدبرت ليعقرنك الله وإني لأراك الذي أريت فيه ما رأيت وهذا ثابت يجيبك عني ثم انصرف عنه قال ابن عباس فسألت عن قول رسول الله صلى الله عليه وسلم إنك أرى الذي أريت فيه ما رأيت فأخبرني أبو هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم رأيت في يدي سوارين من ذهب فأهمني شأنهما فأوحي إلي في المنام أن انفخهما فنفختهما فطارا فأولتهما كذابين يخرجان بعدي أحدهما العنسي والآخر مسيلمة.

۱۵۰۲- حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم أتيت بخزائن الأرض فوضع في كفي سواران من ذهب فكبرا علي فأوحي إلي أن انفخهما فنفختهما فذهبا فأولتهما الكذابين اللذين أنا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامة.

۱۵۰۳- حدثنا الصلت بن محمد قال سمعت مهدي ابن ميمون قال سمعت أبا رجاء العطاردي يقول: كنا نعبد الحجر فإذا وجدنا حجرا هو خير منه ألقيناه وأخذنا الآخر فإذا

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس کو ساتھ لیا اور اس کی جانب چل پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی۔ یہاں تک کہ آپ مسیلمہ کے پاس اپنے اصحاب میں جا کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو تجھے نہیں دوں گا تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر تو نے میری جانب سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کر دے گا میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا۔ آگے میری جانب سے ثابت بن قیس تجھے جواب دیں گے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد "میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا" کے متعلق دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ اپنے سامنے سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے صدمہ ہوا تو خواب میں میری جانب وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس میں نے ان پر پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے دونوں کنگنوں سے دو کذاب مراد لئے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، پھر میری ہتھیلی پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے، تو مجھے کنگن ناگوار گزرے۔ پس میری طرف وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو دونوں کنگن غائب ہو گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے لی، میں جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک ان میں سے صنعاء والا (اسود عنسی) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ) ہے۔

مہدی بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابورجاء عطاردی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے جب پہلے سے اچھا کوئی پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اسے لے لیتے اگر پتھر نہ ملتے تو مٹی کا ڈھیر بنا کر اس پر بکری دوہتے پھر اس

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



ثُمَّ نَجِدُ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

## بَابُ ٥٣٩ قِصَّةُ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ۔

١٥٠٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي أَنَّ

کے گرد طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ ہتھیاروں کے پھل دور کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینے نکالے رکھتے تھے۔ میں نے ابو رجاء کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں لڑکا تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہم نے آپ کے ظاہر ہونے کی خبر سنی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی مسیلمہ کذاب کے پھندے میں پھنس گئے۔

## اسود عنسی کا قصہ

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور حارث کی بیٹی وہ تو عبداللہ بن عبداللہ بن عامر کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب کہا جاتا تھا اور مسیلمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس کے پاس کھڑے ہو کر اس سے گفتگو فرمانے لگے تو مسیلمہ نے آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں اور مجھے اپنے بعد جانشین مقرر فرما دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذکورہ خواب کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر دو کنگن طلائی رکھے گئے ہیں۔ میں پریشان ہوا اور وہ مجھے بُرے لگے۔ پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُطِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأُذِنَ لِيْ فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِيْ قَتَلَهُ فَيْرُوْزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ۔

ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو کذاب نکلیں گے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو عنسی ہے جس کو فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ (جو حضرت وحشی کے ہاتھوں حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں واصل جہنم ہوا)۔

## بَابٌ ۳۵ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ۔

١٥٠٥۔ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نُعْطِيْكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِيْنًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِيْنًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔

## اہل نجران کا قصہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پا سکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے، آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آدمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجئے جو امانت دار نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

١٥٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِيْنًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہ میں اہل نجران عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ایسے آدمی کو بھیجئے جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری جانب ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر لوگ اسے دیکھنے کا انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ فرمایا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

## بَابُ ۵۲۱ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا. فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنِيْ قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ اَبَا بَكْرٍ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا. قَالَ فَاَعْطَانِيْ قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِيْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ فَقَالَ اَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّيْ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُعْطِيَكَ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جِئْتُهٗ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ بَكْرٍ، عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ۔

## بَابُ ۵۲۲ قُدُوْمِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وَاَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر اُمت میں ایک امین (امانت دار) ہوا ہے اور اس امت کے امین ابوعُبیدہ بن الجراح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

## عمان اور بحرین کا قصہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا یہ تین مرتبہ فرمایا۔ چنانچہ بحرین کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب وہ مال حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں آیا تو انہوں نے منادی کو یوں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر قرضہ ہو یا انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گیا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا مال دوں گا۔ یہ تین مرتبہ فرمایا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مال دے دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مال طلب کیا لیکن انہوں نے نہ دیا۔ دوبارہ گیا لیکن نہ دیا۔ سہ بارہ گیا تو پھر بھی نہ دیا۔ میں ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کی خدمت میں مال لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ عطا نہیں فرماتے۔ پس مال دے دیجئے ورنہ آپ بخل سے کام لے رہے ہیں پس انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے متعلق بخل کی بات کیا کہی، بھلا بخل کی بیماری کا بھی کوئی علاج ہے اور انہوں نے تین مرتبہ فرمایا میں نے تمہیں جتنی دفعہ مال نہیں دیا تو ارادہ دینے کا تھا۔ امام محمد باقر بن امام زین العابدین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں گیا تو حضرت ابوبکر نے ...

## اشعریوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا

حضرت ابوموسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



١٥٠٩۔ حدثني عبد الله بن محمد وإسحاق بن نصر قالا حدثنا يحيى بن آدم حدثنا ابن أبي زائدة عن أبيه عن أبي إسحاق عن الأسود بن يزيد عن أبي موسى رضي الله عنه قال قدمت أنا وأخي من اليمن فمكثنا حينا ما نرى ابن مسعود وأمه إلا من أهل البيت من كثرة دخولهم ولزومهم له.

١٥١٠۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد السلام عن أيوب عن أبي قلابة عن زهدم قال لما قدم أبو موسى أكرم هذا الحي من جرم وإنا لجلوس عنده وهو يتغدى دجاجا وفي القوم رجل جالس فدعاه إلى الغداء فقال إني رأيته يأكل شيئا فقذرته فقال هلم فإني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يأكله فقال إني حلفت لا آكله فقال هلم أخبرك عن يمينك إنا أتينا النبي صلى الله عليه وسلم نفر من الأشعريين فاستحملناه فأبى أن يحملنا فاستحملناه فحلف أن لا يحملنا ثم لم يلبث النبي صلى الله عليه وسلم أن أتي بنهب إبل فأمر لنا بخمس ذود فلما قبضناها قلنا تغفلنا النبي صلى الله عليه وسلم يمينه لا نفلح بعدها أبدا. فأتيته فقلت يا رسول الله إنك حلفت أن لا تحملنا وقد حملتنا قال أجل ولكن لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا أتيت الذي هو خير منها.

١٥١١۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا أبو عاصم حدثنا سفيان حدثنا أبو صخرة جامع بن شداد حدثنا صفوان بن محرز المازني

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے تو رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تھا لیکن ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدۂ محترمہ کو اہل بیت نبوی میں ہی شمار کرتے رہے، کیونکہ کاشانۂ نبوت سے ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

زہدم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اعزاز کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اس قوم کے جو افراد انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے کے لئے کہا تو ایک شخص کہنے لگا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا تھا آپ نے فرمایا۔ آجاؤ کوئی بات نہیں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اس کے کھانے سے قسم کھائی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ آجاؤ، میں تمہیں قسم کے بارے میں بھی بتاتا ہوں، ایک دفعہ ہم اشعریوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سواریوں کی طلب گار ہوئی۔ آپنے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اس کے بعد پھر سواریاں دے دیں، حالانکہ آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ یعنی آپ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دے دینے کا حکم فرمایا۔ جو ہم نے سنبھال لئے اور آپس میں کہنے لگے کہ شاید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے۔ اس صورت میں تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آپنے ہمیں سواریاں دے دی ہیں۔ فرمایا ہاں یہی بات ہے لیکن جب میں قسم کھاؤں اور دیکھوں اور اس کے خلاف میں بھلائی نظر آئے تو جس میں بھلائی ہو میں اسے اختیار کرلیتا ہوں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی تمیم کا وفد حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا:۔ اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

کہنے لگے کہ آپ بشارت تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمایئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ پھر یمن کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بشارت قبول کرو۔ جب کہ بنی تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ہم نے قبول کی۔

* * *

۱۵۱۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے، نیز جوروجفا اور سنگ دل کسانوں میں ہے، جو اونٹوں کی دموں کے پاس کھڑے ہوکر چلاتے ہیں، جہاں سے کہ شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں، اور وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر ہیں۔

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ جو دل کے نرم اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان اور حکمت یمن کا طرۂ امتیاز ہیں۔ فخر و غرور اونٹ والوں میں، عاجزی اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اس کو غندر نے شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے (یہ مذکورہ حدیث کی دوسری سند ہے)۔

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هَاهُنَا هَاهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان یمنی ہے یعنی یمن والوں کی خصوصیت ہے اور فتنہ و فساد ادھر ہے (نجد کی جانب اشارہ کرکے) جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۵۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس یمن کے باشندے آئے ہیں جن کے قلوب نازک اور دل نرم ہیں۔ دین کی سمجھ (فقہ) یمنی ہے اور حکمت بھی یمانی (اہل یمن کا مقدر) ہے۔

۱۵۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ۔ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآن کریم پڑھ سکتا ہے؟ جواب دیا، ہاں اگر آپ فرمائیں تو میں اس سے کہوں کہ قرآن مجید سے کچھ سنائے ہا جواب دیا، ہاں انہوں نے فرمایا۔ اے علقمہ! قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ پس زید بن حدیر کے بھائی زیاد بن حدیر نے کہا کہ آپ علقمہ سے پڑھنے کے لئے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے اچھے قاری نہیں ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی آپ کو بتادوں۔ پھر میں (حضرت علقمہ) نے سورۂ مریم کی پچاس آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبداللہ بن مسعود نے دریافت فرمایا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا، بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جس طرح میں پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ پھر جب حضرت خباب کی جانب توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی نظر آئی۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا اس کے اتارنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے اور وہ پھینک دی۔ غندر نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

## بَابُ ٧٢٣ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ۔

## دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ

۱۵۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ۔ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، نافرمانی کی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہٰذا آپ ان کی ہلاکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت فرما اور انہیں دائرہ اسلام میں لے آ۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



۱۵۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللهِ فَأَعْتَقْتُهُ۔

## ☆ بَابُ ٥٢٢ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ وَحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: بَلَى أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا أُبَالِي إِذًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں (ہجرت کر کے) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والا تھا تو راستے میں (صورت حال کے پیش نظر) یہ شعر پڑھتا تھا۔

ہاں شب دراز مشقت سے بھری ہے
صد شکر ہے کہ کفر کے گھر سے ملی نجات

میرا غلام راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی، تو اسی دوران جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا پس وہ غلام بھی آپہنچا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں عرض گزار ہوا کہ اسے میں رضائے الٰہی کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

## قبیلہ طے اور عدی بن حاتم کا بیان

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم (قبیلہ طے کے) وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک آدمی کو اس کا نام لے کر بلانے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ فرمایا۔ کیوں نہیں، تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیٹھ دکھا گئے، تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے لوگوں نے دھوکا دیا۔ اس پر حضرت عدی نے کہا۔ اب مجھے کیا غم ہے۔

بفضلہ تعالیٰ سترھواں پارہ ختم ہوا۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



# پارہ ۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## باب ۵۴۵ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى فَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔

### حجۃ الوداع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے اس کو چاہیئے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کر کے حلال نہ ہو جائے جب میں آپ کے ہمراہ مکہ مکرمہ پہنچی تو اس وقت میں حائضہ تھی اسی لئے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شکایت بتائی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو عمرہ کو جانے دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جن حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا۔ تو انھوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

---

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ [illegible]

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھول [illegible] حضرت ابن عباس نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالٰی سے "پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک" (سورۃ الحج، آیت ۳۳) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ احرام کھول دو۔ میں نے کہا کہ یہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں کھولا جا سکتا ہے۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِيْ بَيَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِيْ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بطحا کے مقام پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا کیسے باندھا؟ میں نے جواب دیا کہ لبیک کہا اور پھر اسی طرح احرام باندھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا، بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ هَدْيِيْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو۔ حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا، میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، لہٰذا میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی پیش نہ کر لوں۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ آپ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ حج جو اللہ تعالٰی نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتّٰى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُوْلَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهٗ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلّٰى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يَسْتَقْبِلُكَ حِيْنَ تَلِجُ الْبَيْتَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهٗ كَمْ صَلّٰى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ.

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ

سکتے۔ در یں حالات کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواباً فرمایا، ہاں کر سکتی ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو آپ سواری قصواء پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ بھی تھے۔ جب آپ بیت اللہ کے نزدیک پہنچے تو عثمان سے کنجیاں لانے کے لئے فرمایا۔ پس دروازہ کھولا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ حضرت بلال اور عثمان بھی تھے۔ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور کافی دیر اندر ٹھہرے۔ جب آپ باہر نکلے تو لوگ اندر داخل ہونے کے لئے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑے دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ان سامنے والے دونوں ستونوں سے اگلے ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ ان دنوں کعبے کے چھ ستون تھے، گویا دو حصے (تین تین ستونوں کے) چنانچہ پہلے حصے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ کے دروازے کی جانب پیٹھ مبارک رکھی اور اس دیوار کی جانب استقبال فرمایا جو اندر داخل ہوتے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حُیّی زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر حائضہ ہو گئیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں یہیں ٹھہرائے گی؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو ہمارے ساتھ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



طَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ.

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ اسْتَنْصِتِ

چلنا چاہیئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ کھڑے تھے اور ہم حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیلاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیائے کرام۔ وہ تم میں ضرور آئے گا تم پر اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے جبکہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی خبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں کہا اے اللہ گواہ رہنا۔ یہ تین مرتبہ کہا۔ پھر فرمایا ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اتارنے لگ جاؤ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوے فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی حج نہیں کیا۔ ابو اسحاق کا بیان ہے کہ دوسرا حج آپ نے مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لئے کہو اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ يَقُوْلُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ.

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ

کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ کافروں کی طرح ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا کہ سال بارہ مہینوں کا ہے، جن میں سے چار حرمت والے ہیں، تین مہینے متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم، ان کے ساتھ چوتھا رجب ہے جسے مضر کا رجب کہتے ہیں جو جمادی الاخری اور شعبان کے مابین ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے ہمارا گمان یہ تھا کہ آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے، ہمیں خیال ہوا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا، کیا یہ وہی شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ پھر فرمایا آج کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے تو ہم سمجھے کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا آج یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا، کیوں نہیں۔ فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابوبکرہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارا اس دن کی حرمت، تمہارے اس شہر کی حرمت اور تمہارے اس مہینے کی حرمت اور عنقریب ایک روز تم اپنے پروردگار کے حضور جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ کیا تم میرے بعد گمراہی کی جانب پلٹ کر ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو گے؟ سن لو جو یہاں حاضر ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں کیونکہ بعض اوقات پہنچانے والے سے سننے والا زیادہ یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان فرماتے ...

حضرت طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو اس روز کو ہم ضرور عید

[illegible]

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



بْنِ شِهَابٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالُوْا لَوْ نَزَلَتْ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ
عُمَرُ اَيَّةُ اٰيَةٍ فَقَالُوْا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ
اَيَّ مَكَانٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ
اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ
اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ
بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا
حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ.

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ مِثْلَهٗ.

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا
اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ
اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ
مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ
اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ
بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ

بنالیتے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت کے متعلق کہتے ہیں۔ جواب دیا کہ "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا" (سورہ المائدہ، آیت ۳) کے متعلق حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ کس جگہ اتری، جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا تھا۔

عبداللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہم سے اسی طرح بیان کی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے نزدیک پہنچا دیا تھا، میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ، تکلیف کے باعث میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، جبکہ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا، نہیں۔ میں نے کہا کیا آدھے مال کی؟ فرمایا نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی کی؟ فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ کر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

جاؤ گے وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا میرے ساتھی مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے؟ فرمایا تم یہاں نہیں چھوڑے جاؤ گے، بلکہ تم ایسا عمل کرو گے جس سے رضائے الٰہی مقصود ہو گی اور جس کے باعث تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہو گا اور شاید تم کتنے ہی لوگوں سے پیچھے دنیا میں زندہ رہو یہاں تک کہ تمہاری ذات سے بعض لوگوں کو نفع پہنچے اور بعض کو نقصان۔ اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما دے اور پیچھے نہ لوٹائے جائیں۔ لیکن حضرت سعد بن خولہ نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افسوس رہا۔

١٥٣٦۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال اتروا دیئے تھے۔

---

١٥٣٧۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈوائے اور آپ کے اصحاب میں سے کتنے ہی حضرات نے بال صرف چھوٹے کروائے تھے۔

١٥٣٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر آرہے تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



١٥٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کس رفتار سے چلائی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ درمیانی رفتار سے لیکن جب کھلی جگہ مل جاتی تو تیز بھی چلا لیتے تھے۔

١٥٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ۔

عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پس مغرب اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں (یعنی جمع صوری کے ساتھ)۔

## بَابُ ٥٣٦ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ ۔

## غزوۂ تبوک یا غزوۂ عسرت

١٥٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کے لئے سواریاں طلب کروں جبکہ وہ جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک کے لئے جا رہے تھے۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! آپ کے اصحاب نے مجھے حضور کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ ان کے لئے سواریوں کا سوال کروں۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا۔ اتفاق سے اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور میں اس حالت کو سمجھ نہ پایا تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار فرمانے کے باعث رنج و ملال کی حالت میں واپس لوٹ آیا اور دوسری جانب مجھے یہ غم کھا رہا تھا کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔ میں اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹا اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبداللہ بن قیس! پس میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ جب میں آپ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ فلاں فلاں جوڑے یعنی چھ اونٹ لے جاؤ جو آپ نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ سے خریدے تھے پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف جاؤ اور ان سے کہہ دینا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيْ بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوْا أَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِيْ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهٖ أَبُوْ مُوْسٰى.

کہ بیشک اللہ نے یا رسول اللہ نے تمہیں سوار ہونے کے لئے عطا فرمائے ہیں لہٰذا ان پر سوار ہو جاؤ۔ پس میں انہیں لے کر چلا گیا اور انہیں بتا دیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ لیکن خدا کی قسم میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلتا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جواب سنا تھا، شاید آپ یہ خیال فرمائیں کہ میں نے وہ بات اپنی طرف سے گھڑ لی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ فرمایا ہو۔ سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتبار ہے مگر ہم آپ کے فرمانے پر ضرور چلیں گے پس حضرت ابو موسیٰ ان میں سے چند افراد کو لے کر گئے اور ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اور پھر عطا فرما دیئے ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ وَقَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی کو پیچھے اپنا نائب مقرر فرما دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑے جاتے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی ما سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابو داؤد نے اس کی سند پیش کی ہے۔ ابو داؤد، شعبہ، حکم، مصعب نے روایت کی۔

**ف:** غزوۂ تبوک کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑ چلے تھے اور ان کے عرض کرنے پر فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس حدیث کو بعض حضرات علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کی دلیل بناتے ہیں۔ ان حضرات کا یہ خیال اور اس پر اس حدیث سے استدلال دونوں ہی غلط ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین نہیں بنے تھے بلکہ ان کی زندگی ہی میں وفات پا گئے تھے لہٰذا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کی بات کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے بلکہ یہ نیابت اسی طرح کی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لینے گئے تو اپنی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب مقرر فرما گئے تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لیے جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر وہیں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اگرچہ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تعالیٰ عنہ کو نائب مقرر کیا گیا لیکن بعض اور مواقع پر حضرت ابن ام مکتوم وغیرہ کئی دیگر حضرات کو بھی نائب مقرر کیا گیا تھا لہٰذا اس نیابت سے جانشینی کا جو ڈھونگ رچایا جاتا ہے جو شرارت ہے۔

ثانیاً اس سے تو ایک شک کا ازالہ فرمایا گیا ہے کہ ممکن ہے کسی کو یہ شک گزرے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب بنایا تو وہ شرفِ نبوت سے بہرہ ور تھے اسی طرح کوئی حضرت علی کو نبی نہ شمار کرنے لگے لہٰذا فرما دیا کہ نہ میرے زمانے میں کوئی نبی ہے اور نہ میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تاکہ ان لوگوں کے منہ میں خاک پڑ جائے اور ان کے منکر خاتمیت ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے جو کہتے ہیں کہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے ——— اور آگے چل کر یہاں تک کہہ دیتے ہیں ——— اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے۔ اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے ——— اللہ تعالیٰ شیطان کے ایسے وسوسوں اور شرارتوں سے بہرحال اسلام کو محفوظ رکھے اور سب مسلمانوں کو بھی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَنَسِيتُهُ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءٌ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَأَنَّهَا فِي فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت کی ہے کہ میں غزوۂ تبوک کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں کہ اس غزوہ کی شمولیت میرے نزدیک سب سے قابلِ اعتماد عمل ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے بتایا کہ پھر حضرت یعلیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک ملازم رکھا ہوا تھا۔ اس کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی تو ان دونوں نے اپنے دانتوں سے ایک دوسرے کو کاٹ کھایا۔ عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے مجھے بتایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک نے دوسرے کے ہاتھ کا گوشت جدا کر دیا اور دوسرے نے اس کے سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ جب وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے دانت کا قصاص نہیں دلایا۔ عطاء کا قول ہے کہ حضرت صفوان نے شاید مجھے یہ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا کہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

## بَابُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا۔

## حضرت کعب بن مالک کا واقعہ

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

عبداللہ بن کعب بن مالک اپنے والدِ محترم کے بیٹوں میں سے

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ

ان کے نابینا ہونے پر راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ انکا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب میں غزوۂ تبوک میں شمولیت نہ کر سکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوات فرمائے تو حضرت کعب نے ان سب میں شمولیت کا شرف حاصل کیا ماسوائے غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے۔ لیکن غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلۂ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو ایک جگہ جمع کر کے بغیر کسی ارادے کے انکا ٹکراؤ کروا دیا حالانکہ میں بیعت عقبہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔ بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر مجھے غزوۂ بدر کی شمولیت بھی پیاری نہیں حالانکہ لوگوں میں اس کا چرچا زیادہ ہے۔ رہی غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کی بات تو اس سے پہلے اتنا طاقت ور اور مالدار کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور خدا کی قسم اس موقع سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو اونٹنیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر جاتے وقت منزل مقصود کی صاف نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت گرمی شدید، سفر دور دراز راستے میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے، اس لیے حضور نے صاف صاف بتا دیا تاکہ وہ سامان حرب وغیرہ اچھی طرح فراہم کر لیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی رجسٹر وغیرہ میں انکے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان ایسا تھا جو جہاد میں شریک نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خطرہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ پھل پک چکے تھے اور سائے عزیز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیاری کر لی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روزانہ یہی کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کر لوں گا۔ دن گزرتے رہے اور میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں فوراً تیاری کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اسی سوچ بچار میں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الثمار والظلال، وتجهز رسول الله صلى
الله عليه وسلم والمسلمون معه، فطفقت
أغدو لكي أتجهز معهم، فأرجع ولم أقض
شيئا، فأقول في نفسي: أنا قادر عليه، فلم يزل
يتمادى بي حتى اشتد بالناس الجد، فأصبح
رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون
معه، ولم أقض من جهازي شيئا، فقلت أتجهز
بعده بيوم أو يومين ثم ألحقهم، فغدوت
بعد أن فصلوا لأتجهز، فرجعت ولم أقض
شيئا، فلم يزل بي حتى أسرعوا وتفارط الغزو
وهممت أن أرتحل فأدركهم، وليتني فعلت
فلم يقدر لي ذلك، فكنت إذا خرجت في
الناس بعد خروج النبي صلى الله عليه
وسلم فطفت فيهم أحزنني أني لا أرى
إلا رجلا مغموصا عليه النفاق، أو رجلا
ممن عذر الله من الضعفاء، ولم يذكرني
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بلغ
تبوك، فقال وهو جالس في القوم بتبوك: ما

فعل كعب؟ فقال رجل من بني سلمة: يا رسول
الله، حبسه برداه ونظره في عطفه. فقال معاذ
بن جبل: بئس ما قلت، والله يا رسول الله ما
علمنا عليه إلا خيرا. فسكت رسول الله صلى الله
عليه وسلم. قال كعب بن مالك: فلما بلغني أنه
توجه قافلا حضرني همي، وطفقت أتذكر الكذب
وأقول: بماذا أخرج من سخطه غدا؟ واستعنت
على ذلك بكل ذي رأي من أهلي، فلما قيل
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد
أظل قادما زاح عني الباطل، وعرفت أني لن

دن گزرتے رہے اور لوگوں نے سرتوڑ کوشش کرکے اپنا اپنا سامان تیار کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو روانہ ہو گئے اور اہل اسلام آپ کے ہمراہ تھے جبکہ میں نے ذرا بھی تیاری نہیں کی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کرکے ان سے جا ملوں گا۔ ارادہ تھا ان کے جانے کے اگلے روز تیاری کروں گا لیکن واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کیا پھر اس سے اگلے روز بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا۔ میرا یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر انہیں جا ملوں کاش! میں نے ایسا کیا ہوتا۔ لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے رنج ہوتا کہ وہ لوگ ملتے جو منافق کہلاتے تھے یا ضعیف افراد ملتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تبوک کے مقام پر پہنچنے تک یاد نہیں فرمایا جب تبوک پہنچ کر شمع رسالت اپنے پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھی تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ بنی سلمہ کا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! انہیں حسن وجمال کے ناز نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ آپ نے اچھی بات نہیں کہی یا رسول اللہ! خدا کی قسم! ہم تو اسے اچھا آدمی شمار کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا۔ جھوٹے خیالات دل میں

آنے لگے کہ نہ نکلنے کی یہ وجہ بیان کروں گا جس کے باعث کل آپ کا غصہ جاتا رہے اور اس بارے میں اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے ہیں تو جھوٹے سہارے سب میرے دماغ سے نکل گئے اور میں نے یقینی جان لیا کہ غلط بیانی سے ہرگز آپ کا غصہ دور نہیں ہوگا تو میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی۔ اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی خاطر بیٹھ جاتے۔ جب آپ وہاں جلوہ افروز ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے حاضر ہو کر اپنے عذر بیان کرنے لگے اور اس پر قسمیں کھاتے۔ ایسے افراد اسی سے زیادہ تھے چنانچہ رسول اللہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَخْرُجُ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر قبول فرمالئے اور ان کی بیعت قبول فرما لی اور ان کے لئے بخشش مانگی اور ان کے خیالات کو خدا کے سپرد کیا۔ پس میں بھی خدمت میں حاضر ہو گیا، جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور تبسم کے اندر غصے کی ملاوٹ تھی پھر فرمایا، ادھر آؤ۔ پس میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا، تم کیوں پیچھے رہے کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں عرض گزار ہوا، کیوں نہیں، خدا کی قسم اگر میں دنیا والوں میں سے کسی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے عذر بیان کرتا کہ اس کا غصہ دور ہو جاتا کیونکہ قدرت نے یہ چیز مجھے عطا فرمائی تھی لیکن خدا کی قسم میں یہ جانتا تھا کہ آج اگر جھوٹ بول کر انہیں راضی کر بھی لوں تو اللہ تعالیٰ کل انہیں مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں سچ سچ عرض کر دوں تو خواہ آج آپ ناراض بھی ہو جائیں لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ حالانکہ خدا کی قسم، میرے پاس کوئی معقول عذر بھی نہیں اور خدا کی قسم جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو قوت اور دولت میں دوسرے مجھ سے بڑھ کر نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے چونکہ سچ بات کہہ دی لہٰذا کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو، میں اٹھ کر چلا گیا۔ بنی سلمہ کے آدمی بھی میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا بیشک آپ عاجز رہے، کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عذر پیش نہیں کر سکتے تھے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کئے تھے اور اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مغفرت تمہارے اس گناہ کے لئے کافی ہوتی۔ پس خدا کی قسم، برابر وہ مجھے یہی سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپس جا کر غلط بیانی کر دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، دو اور حضرات نے بھی آپ کی طرح کہہ دیا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا، وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ ہیں۔ انہوں نے دو ایسے نیک حضرات کے نام لئے جو دونوں غزوۂ بدر میں شرکت فرما چکے تھے۔ مجھے ان کی اقتدا بھلی لگی جب ان دونوں کا ذکر کیا گیا تو میں چلا گیا اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے رہ جانے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ
قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ
رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا
قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ ابْنُ
الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا
لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ
فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا
أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ
فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا
عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ
فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا
أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ
أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَ
أَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ
فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ
حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي
قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى
صَلَاتِي أَقْبَلَ عَلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ
عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ
مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ
أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ
لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ
عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ

والوں میں سے ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ لوگ ہم سے اجتناب کرنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں گویا کاشانۂ ہی بدل گئی۔ ہم پچاس روز تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہتے لیکن میں کچھ سخت جان تھا لہٰذا ہمت سے کام لیتا۔ چنانچہ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا۔ اگرچہ میرے ساتھ کلام کوئی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں جلوہ افروز ہوتے۔ پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا جواب دینے کے لئے اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں۔ پھر میں آپ کے نزدیک نماز پڑھنے لگتا اور آنکھیں چرا کر جمال مصطفےٰ کا نظارہ بھی کرتا جب میں نماز میں مصروف ہوتا تو آپ میری جانب دیکھنے لگتے اور جب میں آپ کی جانب متوجہ ہوتا تو اعراض فرمایا جاتا۔ اسی حال میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں کے سلوک سے تنگ آگیا۔ میں جا کر اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی جب میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم، انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ میں نے کہا۔ اے ابو قتادہ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر بھی یہی بات دہرائی اور قسم دلائی۔ تب بھی خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیوار سے اتر کر واپس لوٹ آیا۔ ایک روز میں مدینہ طیبہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا ایک کسان جو بیچنے کے لئے مدینہ منورہ میں اناج لایا تھا۔ لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے گا؟ لوگوں نے میری جانب اشارہ کیا یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے ایک خط دیا جو شاہ غسان کا تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے رہنما نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذلت کے مقام سے بچایا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ کام کے آدمی ہیں۔ اگر ہمارے پاس آپ تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو آرام سے رکھیں گے۔ جب میں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ
أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّأْمِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ
بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي
دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ
جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا
مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا
وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ
فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً
مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ
فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ
مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ
فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ
قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ
لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ
وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى
شَيْءٍ وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ
إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا
أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ
وَاللهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ

نے اسے پڑھ لیا تو یہ میرے واسطے دوسری مصیبت کھڑی ہو گئی۔ میں نے اس خط کو لے کر تنور میں ڈال دیا۔ اب پچاس میں سے چالیس روز گزر چکے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بذریعہ قاصد حکم پہنچا کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو۔ میں نے دریافت کیا کہ طلاق دے دوں یا اور کچھ منظور ہے؟ جواب دیا کہ طلاق نہ دیجئے بلکہ کنارہ کش رہیے اور نزدیک نہ جائیے اور میرے دونوں ساتھیوں کی جانب بھی یہی پیغام بھیجا گیا۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرما دیتا۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ بوڑھے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے در یں حالات اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی ناراضگی کا باعث تو نہ ہوگی؟ فرمایا۔ لیکن وہ تمہارے نزدیک نہ آئیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم! اس بات کی تو انہیں تمنا ہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے یہ واقعہ ہوا ہے آج تک ان کے شب و روز روتے ہوئے ہی گزر رہے ہیں۔ میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے لئے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں کر لیتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا معلوم کہ جب میں اجازت طلب کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرمائیں جبکہ ویسے بھی میں جوان آدمی ہوں۔ پس اس کے بعد اور دس روز میں اسی حالت میں رہا، یہاں تک کہ پورے پچاس روز گزر گئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کلام کرنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ جب پچاسویں روز صبح کے وقت میں نے نماز فجر پڑھی اور اپنے ایک گھر کی چھت پر اسی غم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جو مذکور ہوئی تو اس وقت میرا زندہ رہنا دوبھر ہو رہا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے سلع پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی بلند آواز سے پکار سنی۔ اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں سجدے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فلبثت بعد ذلك عشر ليال حتى كملت لنا
خمسون ليلة من حين نهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن كلامنا فلما صليت
صلوة الفجر صبح خمسين ليلة وانا على
ظهر بيت من بيوتنا فبينا انا جالس على
الحال التي ذكر الله قد ضاقت علي نفسي وضاقت
علي الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ
اوفى على جبل سلع باعلى صوته يا كعب
ابن مالك ابشر قال فخررت ساجدا و
عرفت ان قد جاء فرج واذن رسول الله
صلى الله عليه وسلم بتوبة الله علينا حين
صلى صلوة الفجر فذهب الناس يبشروننا و
ذهب قبل صاحبي مبشرون وركض الي
رجل فرسا وسعى ساع من اسلم فاوفى
على الجبل وكان الصوت اسرع من الفرس
فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرني
نزعت له ثوبي فكسوته اياهما ببشراه
والله ما املك غيرهما يومئذ واستعرت
ثوبين فلبستهما وانطلقت الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيتلقاني الناس فوجا
فوجا يهنوني بالتوبة يقولون لتهنك توبة
الله عليك قال كعب حتى دخلت المسجد فاذا
رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس حوله
الناس فقام الي طلحة بن عبيد الله يهرول حتى
صافحني وهناني والله ما قام الي رجل من
المهاجرين غيره ولا انساها لطلحة قال كعب فلما
سلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يبرق وجهه من السرور ابشر بخير يوم مر عليك

میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آگیا ہے اور نماز فجر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہماری توبہ کے متعلق سنا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے۔ پس لوگ ہمیں خوشخبری سنانے لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی بشارت دینے گئے۔ ایک سوار گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور بنی اسلم کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی کہ مجھے بشارت سنا رہا تھا تو میں بشارت دینے والے کو اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے۔ خدا کی قسم ان کے سوا میرے پاس اس روز اور کپڑے نہ تھے۔ میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چل پڑا۔ پس راستے میں مجھے فوج در فوج لوگ ملے جو توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارکباد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت توبہ کا آپ کو انعام مبارک ہو حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد نبوی میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے اور شمع رسالت کے پروانے گرداگرد موجود تھے پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہو کر میری جانب لپکے، یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی خدا کی قسم مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا مجھ سے ملنے کے لئے نہیں اٹھا اور میں حضرت طلحہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور خوشی کے مارے آپ کا مبارک چہرہ جگمگا رہا تھا، آج کا دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس وقت سے ایسا خیر و خوبی والا دن تم پر گزرا نہیں ہو گا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا یہ معافی آپ کی جانب سے ہوئی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ انور یوں جگمگانے لگتا تھا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔ جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَا اُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَإِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى قَوْلِهِ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِيْ لِلْإِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهُ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلٰى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ

میں قبولیت توبہ کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ تعالےٰ اور رسولِ خدا کے لئے صدقہ کردوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے سچ کی وجہ سے بچا دیا ہے اور میری توبہ کی یہ تقاضا ہے کہ باقی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کروں گا۔ بس خدا کی قسم میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالےٰ نے سچ بولنے کے باعث ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی۔ اس وقت سے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچی بات عرض کی تو میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی تھی۔ بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔ تا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹) بس خدا کی قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ بولنے کی توفیق دی۔ اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں وحی کے ذریعے فرمایا: شاید اتنا برا کسی کو نہ کہا ہو چنانچہ فرمایا اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے، جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔۔۔ تا الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ (سورۃ التوبہ، آیت ۹۵، ۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم تینوں کو اس حکم سے علیحدہ رکھا گیا کیونکہ یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قسمیں کھائیں۔ آپ نے ان کی بیعت لی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهُ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ اِيَّانَا وَاِرْجَاؤُهُ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق فیصلہ فرما دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۸) اور اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوۂ تبوک سے جان بوجھ کر رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم (تین حضرات) پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا، برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں، عذر پیش کئے اور ان کے عذر قبول بھی فرمالئے گئے تھے۔

## بَابٌ ۵۳۸ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

## رسولِ خدا کا مقامِ حجر میں قیام فرمانا۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهُ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ ان ظالموں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا بلکہ یہاں سے (خوفِ الٰہی کے باعث) روتے ہوئے گزرنا۔ پھر آپ نے سر مبارک کو جھکا لیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے گزر گئے۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ حجر والوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا۔ مگر یہاں سے روتے ہوئے گزرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ [illegible]

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والدِ محترم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں وضو کروانے کے لئے پانی ڈالنے لگا (عروہ) کہتے ہیں کہ مجھے تو خبر نہ تھی لیکن والدِ محترم نے بتایا کہ یہ غزوۂ تبوک کی بات ہے۔ پس چہرہ مبارک دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو دھونے لگے، چونکہ آستینیں تنگ تھیں اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے اور انہیں [illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

١٥٤٨. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

١٥٤٩. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

## بَابُ ٥٤٩ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ

١٥٥٠. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

١٥٥١. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن حمید ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک سے واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ مدینہ طابہ ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے اور ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب تم دور دراز کے سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کر رہے تھے تو اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ تو مدینہ منورہ میں تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ واقعی وہ مدینہ طیبہ میں رہے لیکن انہیں عذر نے روکے رکھا۔

## رسول خدا کے قیصر اور کسریٰ کے نام گرامی نامے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ اپنا گرامی نامہ (خط) کسریٰ کے لئے بھیجا یعنی انہیں حکم دیا کہ حاکم بحرین تک پہنچا دیں اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس نے گرامی نامہ پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔ زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ وہ بھی (اسی طرح) ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کلمہ (ارشاد گرامی) نے [illegible]

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً.

میں جمل والوں (یعنی افواج صدیقہ) میں شامل ہو کر فریق ثانی سے لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس (ایران والوں) نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے امور عورت کے سپرد کردیئے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں ہے۔ جو قوم عورت کو اپنا حکمران بنائے وہ فلاح سے محروم رہے گی اور ایسا کرنا اس کے سیاسی لحاظ سے نابالغ ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اسلام میں عورت کو سربراہ بنانا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین اور خلیفہ کون ہو! یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا بلکہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نامزد نہ کرتے تب بھی خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اس کا مستحق اور کون ہو سکتا تھا۔ مدعیانِ اسلام میں سے ایک جماعت مسئلہ خلافت پر آج تک جھگڑتی آ رہی ہے اور برملا کہتی ہے کہ پہلے تین حضرات کا حق نہیں تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانشینی اور خلافت کے مستحق صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ بلائے عقیدہ ہے کہ ان کے نزدیک بھی اگر عورت کی سربراہی جائز ہوتی تو وہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے برملا خلافت و جانشینی کی زیادہ مستحق خاتونِ جنت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرار دیتے۔ جب ایسی عظیم الشان ہستی کی سربراہی کا سوال اس بہترین زمانے سے لے کر آج تک نہیں اٹھا تو ان کے مقابلے میں دوسری کوئی بھی عورت کس [illegible] کی حامل ہے کہ اس کا سربراہ بننا اسلام میں جائز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٥٥٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ.

زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک دفعہ غلمان کی جگہ صبیان کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

١٥٥٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ.

زہری نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔

## بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ

## رسولِ خدا کی بیماری اور وصال۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ بے شک (اے محبوب!) تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت کے روز اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (سورۃ الزمر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ

آیت ۳۰، ۳۱)؛- یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے راوی ہیں کہ رسول خدا اپنے مرض وصال میں فرماتے، اے عائشہ! ہمیشہ میں اس کھانے کی تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اب مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر نے میری رگ جان کو کاٹ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ المرسلات پڑھتے ہوئے سنا، پھر اس کے بعد آپ (صلے اللہ تعالے علیہ وسلم) نے وصال تک اور کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر حضرت ابن عباس کو اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ ان جیسے (لڑکے تو) ہمارے لڑکے بھی ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں یہ سلوک ان کی علمیت کے باعث کرتا ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے وصال کے متعلق بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے متعلق میرا علم بھی وہی ہے جو تمہارا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ہائے جمعرات! اور جمعرات کا روز کیا ہے؟ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ پھر لوگ جھگڑنے لگے حالانکہ نبی کی بارگاہ میں جھگڑنا مناسب نہ تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے باعث ایسا فرما رہے ہیں۔ پس انہوں نے دوبارہ جا کر دریافت کیا تو فرمایا۔ اس بات کو

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَمَّا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا.

١٥٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي

جانے دو، میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلا رہے ہو اور آپ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی (۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا (۲) سفیروں کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا تیسری وصیت سے وہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو کاشانۂ رسالت میں کافی لوگ جمع تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک آجاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تاکہ میرے بعد تم گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شدت مرض کے باعث ایسا فرما رہے ہیں جبکہ قرآن کریم تمہارے پاس موجود ہے تو ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس اہل بیت نے اس خیال سے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے، بعض حضرات کہنے لگے کہ نزدیک جا کر تحریر لکھوا لی جائے تاکہ ہم بعد میں گمراہی سے بچے رہیں، بعض حضرات نے کچھ اور رائے پیش کی، جب یہ بیکار اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت آپڑی تھی کہ بعض حضرات اختلاف اور بیکار گفتگو کر کے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اور جس تحریر کو لکھنے کے لئے آپ فرماتے تھے اس کے درمیان حائل ہو گئے۔

---

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو بتایا پہلی مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پہ میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی۔ اس بات پر میں ہنس پڑی۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کر لینے کا اختیار نہ دیا جائے، پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض وصال میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا (الآیۃ)۔ اس وقت میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے یعنی مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو فرمایا کرتے کہ اعلےٰ کی رفاقت میں۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرستی کی حالت میں فرمایا۔ کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا نہ جائے۔ پھر چاہے زندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے، جب آپ بیمار پڑے اور وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو غشی آ گئی جب افاقہ ہوا تو اپنی نگاہیں گھر کی چھت کی جانب فرما لیں اور کہا۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ میں رکھنا۔ میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندرستی کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری لمحہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر حاضر ہوئے اور میں آپ کو سینے سے لگائے ہوئے تھی حضرت عبدالرحمٰن کے پاس گیلی لکڑی کی مسواک تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا تو میں نے ان سے مسواک لے لی، اسے چبایا، نرم کیا اور

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي.

۱۵۶۴ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ.

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ.

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ

پھر صاف کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے خوب مسواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو ہرگز نہیں دیکھا تھا۔ جب اس سے فارغ ہو گئے تو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں۔ تین مرتبہ یہی کہا اور پھر انتقال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر آپ کا دست مبارک پھیرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی جانب کان لگائے جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں فرمایا جس سے صحت یاب ہو کر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ خَشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

١٥٦٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِيْ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ قَالَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا بِيَدِهٖ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ وَهُوَ كَذٰلِكَ يَقُوْلُ لَعْنَةُ

کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر اسے مسجد بنا لینے کا خدشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر انور کھول دی جاتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع مبارک ناساز ہوئی اور مرض شدت اختیار کرنے لگا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے دوران مرض میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی تو سب نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے سہارے وہاں سے نکلے اور آپ کے قدم مبارک زمین سے گھسٹتے ہوئے آ رہے تھے۔ دونوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبد المطلب تھے۔ اور دوسرے کوئی اور۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت عبد اللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس دوسرے شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت صدیقہ نے نام نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کے مرض میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ فرمایا کہ سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں۔ پس ہم نے آپ کو حضرت حفصہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے سے آپ کے اوپر پانی ڈالا گیا۔ یہاں تک کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے، پس انہیں نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور عبد اللہ بن عباس دونوں نے فرمایا کہ بیماری کے دنوں میں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵٦٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵٦٩۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنٍ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے تھے جب دل گھبراتا تو چہرۂ انور کو کھول لیتے۔ اور آپ یہی فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ان کی اس حرکت سے آپ بچنے کے لئے فرماتے۔ مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض گزار ہوئی میرے دل میں یہ خیال ہرگز نہیں تھا کہ آپ کے جانشین سے بعد میں لوگ محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہو گا لوگ اسکو منحوس شمار کریں گے پس میں یہ چاہتی تھی کہ رسول اللہ انہیں (حضرت ابوبکر کو) امامت کے لئے مقرر نہ کریں۔ اس کو حضرت ابن عمر، حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کے لئے موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں رہی۔

---

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تینوں میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرض میں عیادت کر کے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت علی باہر نکلے تو لوگوں نے کہا، اے ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کا شکر ہے اچھے ہیں۔ پھر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ خدا کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا کیونکہ میں نے موت کے وقت بنی عبدالمطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم ہماری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



العصا وإني والله لأرى رسول الله صلى الله عليه وسلم سوف يتوفى من وجعه هذا إني لأعرف وجوه عبد المطلب عند الموت اذهب بنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فنسأله فيمن هذا الأمر إن كان فينا علمنا ذلك وإن كان في غيرنا علمناه فأوصى بنا فقال علي إنا والله لئن سألناها رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنعناها لا يعطيناها الناس بعده وإني والله لا أسألها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

١٥٧٠. حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال حدثني أنس بن مالك رضـ أن المسلمين بينا هم في صلوة الفجر من يوم الاثنين وأبو بكر يصلي لهم لم يفجأهم إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كشف ستر حجرة عائشة فنظر إليهم وهم في صفوف الصلوة ثم تبسم يضحك فنكص أبو بكر رضـ على عقبيه ليصل الصف وظن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد أن يخرج إلى الصلوة فقال أنس وهم المسلمون أن يفتتنوا في صلوتهم فرحا برسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار إليهم بيده رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أتموا صلوتكم ثم دخل الحجرة وأرخى الستر.

١٥٧١. حدثني محمد بن عبيد حدثنا عيسى بن يونس عن عمر بن سعيد قال أخبرني ابن أبي مليكة أن أبا عمرو ذكوان مولى عائشة أخبره أن عائشة كانت تقول إن من نعم الله علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور خلافت کا ہمارے (بنی ہاشم کے) لئے سوال کرو۔ اگر خلیفہ ہم میں سے ہو گا تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر دوسرے حضرات میں سے ہو گا تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور آپ اسے ہمارے ساتھ نیک سلوک کی وصیت فرمائیں گے۔ حضرت علی نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو خلافت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے ہمارے لئے نفی میں جواب دیا اور عطا نہ فرمائی تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے اور اسی لئے بخدا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت نہیں کروں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مسلمان حضرت ابو بکر صدیق کے پیچھے پیر کے روز نماز فجر ادا کر رہے تھے تو اچانک چونک اٹھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کا پردہ اٹھا کر مسلمانوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے جبکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ تبسم کی حد تک ہنسے۔ اس پر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ پہلی صف میں جا ملیں۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید نماز کے لئے آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور دیگر مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں اپنی نمازیں توڑنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرما دیا کہ اپنی نمازیں پوری کر لو پھر آپ حجرے میں داخل ہو گئے اور پردہ لٹکا لیا۔

ابو عمرو ذکوان مولیٰ حضرت عائشہ نے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے دن میں اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں آپ کے وصال

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ.

۱۵۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا پھر میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے نرم کر دوں؟ آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا۔ پس میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔ پس آپ اپنا دست مبارک پانی میں ڈال کر اسے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے، نہیں معبود مگر اللہ، بیشک موت تکالیف سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور کہنے لگے۔ اعلیٰ کی رفاقت میں، یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور دست مبارک نیچے آ گیا۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں فرمایا کرتے، کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ آپ حضرت عائشہ کی باری کا انتظار فرماتے تھے۔ پس آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں وہاں رہیں، پس آپ وصال تک حضرت عائشہ کے گھر رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا وہ بھی وہ میری ہی باری کا دن تھا۔ تو آپ کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور میرے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا اور بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو میں نے کہا، اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس انہوں نے وہ مجھے دیدی۔ پس میں نے وہ چبا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔ پس آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



مستند إلى صدري.

۱۵۷۳۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن ابن أبي مليكة عن عائشة قالت توفي النبي صلى الله عليه وسلم في بيتي وفي يومي وبين سحري ونحري وكانت إحدانا تعوذه بدعاء إذا مرض فذهبت أعوذه فرفع رأسه إلى السماء وقال في الرفيق الأعلى في الرفيق الأعلى ومر عبد الرحمن بن أبي بكر وفي يده جريدة رطبة فنظر إليه النبي صلى الله عليه وسلم فظننت أن له بها حاجة فأخذتها فمضغت رأسها ونفضتها فدفعتها إليه فاستن بها كأحسن ما كان مستنا ثم ناولنيها فسقطت أو سقطت من يده فجمع الله بين ريقي وريقه في آخر يوم من الدنيا وأول يوم من الآخرة.

۱۵۷۴۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني أبو سلمة أن عائشة أخبرته أن أبا بكر أقبل على فرس من مسكنه بالسنح حتى نزل فدخل المسجد فلم يكلم الناس حتى دخل على عائشة فتيمم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مغشى بثوب حبرة فكشف عن وجهه ثم أكب عليه فقبله وبكى ثم قال بأبي أنت وأمي والله لا يجمع الله عليك موتتين أما الموتة التي كتبت عليك فقد متها قال الزهري وحدثني أبو سلمة عن عبد الله بن عباس أن أبا بكر خرج وعمر يكلم الناس فقال اجلس يا عمر

آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی، وہ میری ہی باری کا دن تھا اور میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیمار ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک تعوذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر جب میں نے تعوذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا، اعلیٰ رفاقت میں، اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس عبدالرحمٰن بن ابوبکر آ گئے اور ان کے ہاتھ میں ایک ہری لکڑی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ اس کی ضرورت محسوس فرماتے ہیں۔ پس میں نے وہ ان سے لی اور اس کا ایک سرا چبا کر نرم کر دیا، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور خوب تسلی سے مسواک کی اور پھر آپ اسے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی یا دست مبارک سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس روز میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور آخرت میں پہلا دن تھا۔

ابوسلمہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی رہائش گاہ سنح سے سواری پر آئے جب وہ اترے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے کلام نہ کیا یہاں تک سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے۔ حضور کو یمنی کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے چہرۂ اقدس کھولا پھر جھکے حضور کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لئے حضرت یہی موت ہے جو لکھی ہوئی تھی اور واقع ہو گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! بیٹھ جاؤ، لیکن حضرت عمر نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر ان کی جانب بڑھے۔ حضرت ابوبکر نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللّٰهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رض فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

فرمایا کہ جو تم میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفےٰ تو وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "محمد تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے اور رسول ہو چکے..... تا الشاکرین (سورۂ آل عمران، آیت ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یوں معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی جب حضرت ابو بکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر سب لوگ اسے پڑھنے لگے اور کوئی شخص ایسا نہ رہا جو اس کی تلاوت نہ کر رہا ہو۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا، خدا کی قسم مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا میں نے پہلی دفعہ حضرت ابو بکر ہی کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ میں ڈر گیا، میری دونوں ٹانگیں کانپنے لگیں، یہاں تک کہ دھڑام سے زمین پر گر گیا جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیماری کے دوران ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوائی پلائی حالانکہ آپ اشارے سے ہمیں منع فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمانے لگے کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ ماسوائے عباس کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔ اس حدیث کی سند یہ ہے ابو الزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ.

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لاَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا وَلاَ عَبْدًا وَلاَ أَمَةً إِلاَّ بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلاَحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لاِبْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً.

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ.

بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى

کے سامنے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصی بنایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے کلی کرنے کے لئے طشت طلب فرمایا، تو مجھے بھی پتہ نہ لگا اور آپ کا وصال ہوگیا۔ بتائیے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے وصیت کب فرمادی؟

طلحہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا یا کس نے انہیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا: وصیت کرنا اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ لونڈی غلام، ما سوائے ایک سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر رکھی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض نے شدت اختیار کرلی اور آپ بیہوش ہوگئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے ابا جان کی تکلیف۔ آپ نے ان سے فرمایا: تمہارے ابا جان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی۔ جب حضور کا وصال ہوگیا تو انہوں نے کہا۔ اے ابا جان! رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ ابا جان! آپ تو جنت الفردوس میں قیام پذیر ہیں۔ ابا جان! میں اس غم کی خبر حضرت جبرئیل کو سناتی ہوں۔ جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو حضرت فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کرلیا۔

## رسول خدا کا آخری کلام۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



اللہ علیہ وسلم۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

## بَابُ ۵۵۲ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

## بَابُ ۵۵۳

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

---

سعید بن مسیب نے کتنے ہی اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہیں گھر کی چھت سے لگا لیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔

## رسولِ خدا کا وصال

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک مکہ میں رہے جبکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب (رضی اللہ عنہ) نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

وصال کے وقت رسولِ خدا کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی۔

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلٰثِينَ.

وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس دینار یا تیس صاع اناج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

## • بَابُ ۵۵۴ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

## رسولِ خدا کا مرض وصال میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنانا۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو مسلمانوں کا امیر لشکر بنایا تو بعض لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ ان کی امارت پر بعض حضرات معترض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اگر تمہیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو قبل ازیں تم اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی تو معترض ہوئے تھے۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے پیارے تھے اور ان کے بعد یہ (حضرت اسامہ) مجھے سب لوگوں سے پیارا ہے۔

## • بَابُ ۵۵۵

## وصال کے بعد ایک واقعہ۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ

ابوالخیر نے صنابحی سے دریافت کیا کہ آپ نے کب ہجرت اور مدینہ منورہ کی جانب کی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم یمن سے ہجرت کر کے چلے تو جب جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ پانچ دن ہوگئے جبکہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے سپرد کر دیا تھا۔ ابوالخیر نے پوچھا کیا آپ شب قدر کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ جواب دیا ہاں۔ مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com



فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔

• بَابٌ ۵۵۶ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشْرَةَ غَزْوَةً۔

کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات (گویا ستائیسویں رات ہوتی) ہے۔

## رسولِ خدا کے غزوات کی تعداد۔

ابو اسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں نے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس[19] غزوات۔

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ (ان بزرگوں کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)۔

# كِتَابُ التَّفْسِيرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ۔

• بَابٌ ۵۵۷ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ

# کتاب التفسیر

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

رحمٰن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام رحمت سے ہیں۔ رحیم اور راحم اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے علیم اور عالم ہیں۔

## سورۂ فاتحہ کی تفسیر۔

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا بھی اسی کی قرأت سے ہوتی ہے۔ الدین سے بھلائی اور برائی کا بدلہ مراد ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com